علیٌ ولیُّ اللہ

تہذیب و ترجمہ

الریاض النضرۃ
فی مناقب العشرۃ

مؤلف :-

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محبّ الدّین

طبری شافعی مکّی متوفی سنہ ۶۹۴ھ

مترجم :-

فاضلِ جلیل مولانا محمّد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی

ملتان

ناشر: العمران بک ڈپو

امامیہ مسجد شباب چوک سمن آباد، لاہور

ملنے کا پتہ: حق برادرز

انارکلی، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

علیؑ ولی اللہ

تہذیب و ترجمہ

الریاض النضرۃ
فی مناقب العشرۃ

مؤلف

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محب الدین طبری شافعی مکی متوفی ۶۹۴

مترجم

فاضل جلیل مولانا محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی ملتان

بشس الناشر

مکتبۃ الساجد - ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

العمران بک ڈپو امامیہ مسجد حسنین روڈ شباب چوک سمن آباد لاہور فون: ۷۵۹۷۶۴۵

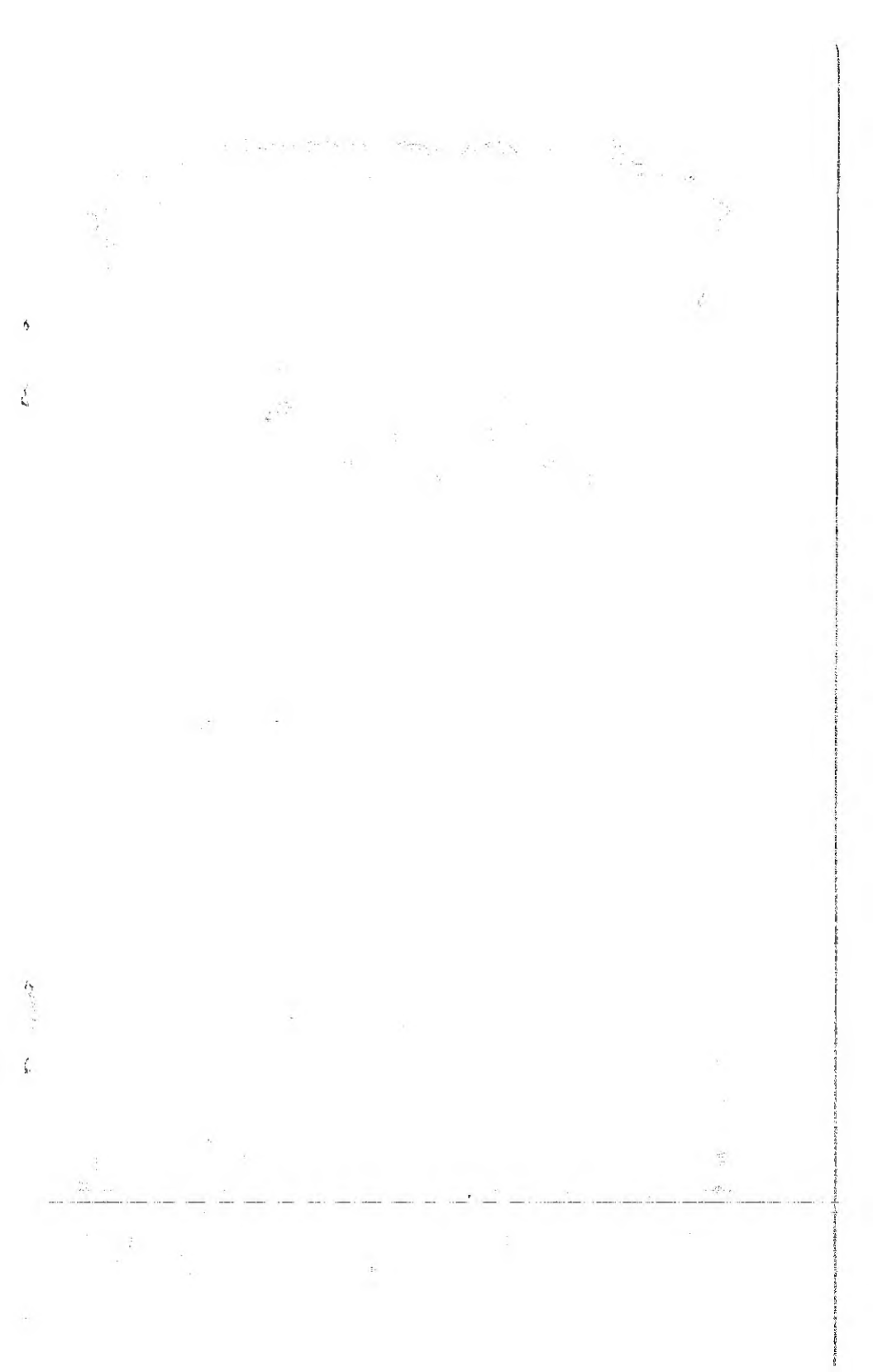

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حرفِ اوّل

کتاب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

* حافظ محب الدین الطبری ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد المکی الشافعی فقیہ الحرم ومحدث الحجاز

متوفی ۶۹۴ھ کی تالیف ہے۔ جو بلاد اسلامیہ میں کئی بار چھپ چکی ہے۔ نہایت مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ ہم نے اس کے باب چہارم کا ترجمہ مع اصل متن کے ساتھ مومنین کے لگاتار اصرار پر اردو میں کیا ہے۔ جو حضرت علی علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہے اردو ترجمہ کا نام "علیؑ دل اللہ" رکھا ہے۔ اس کا جواب کتاب میں آپ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پڑھ کر خود اندازہ لگائیں کہ کیا آنحضرتؐ کے کسی صحابی میں ایسے خصوصیات موجود ہیں جو صرف علیؑ کی ذات میں بیک وقت موجود ہیں اگر ایسے خصوصیات کسی فرد میں موجود نہیں ہیں تو پھر ان کا علیؑ سے مقابلہ کیوں کیا جاتا ہے۔ برا ہو تعصب کا جو انسان کو صحیح و سقیم کی تمیز کرنے سے اندھا کر دیتا ہے۔ مؤلف کتاب شافعی المذہب اور سنی عالم ہیں اور آپ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ لا یجوز لاحد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز کہ پل صراط اس وقت تک کوئی شخص عبور نہیں کر سکے گا جب تک علی علیہ السلام اس شخص کو جنت کا ٹکٹ نہیں دیں گے۔ کیا یہ ایک ہی حدیث علیؑ کی برتری کے لئے کافی نہیں ہے؟ آپ نے ایک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ لایا گیا۔ آپ نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی کہ "پالنے والے میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو" تو اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو بھیجا جس نے آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھ کر بھنا ہوا گوشت کھایا۔ یہ دونوں احادیث

کو پڑھ کر ذرا انصاف سے کام لیں۔ اگر آپ نے انصاف سے کام لیا تو ہمیشہ کے لیے علیؑ کے ہو جائیں گے۔ خداوند عالم کی ذات کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے مجھے اس کتاب اور تفسیر فرات کے ترجمہ کرنے اور شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس کمر توڑ دینے والی گرانی کے زمانے میں کسی کتاب کا شائع کرنا معجزہ سے کم نہیں اس مشکل میں الحاج زائر چہاردہ معصومین علیہم السلام جناب ملک **محمد حیات** صاحب بوسن سلمہ تعالیٰ رئیس اعظم ملتان نے دل کھول کر میری مدد فرمائی، میں آپ کا شکر گزار ہوں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل عطا فرمائے اور آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔ اَللّٰھم تقبل مِنا بجاہ محمد و آل محمد و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین۔

الاحقر

محمد شریف

عفی اللہ عنہ و عن والدیہ

۸۵۔ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

۲۳ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۷۸ء

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۳	حرف اوّل
۷	حضرت علیؑ کا نسب
۹	حضرت علیؑ کی کنیت
۱۵	حضرت علیؑ کا حلیہ مبارک
۱۸	آپ کا اسلام لانا
۲۰	علیؑ کا سب سے پہلے اسلام لانا
۲۲	سب سے پہلے نماز پڑھنا
۲۷	آپ کی ہجرت
//	آپ کی خصوصیات
۲۸	نبیؐ کے بعد آپ سب سے پہلے جنت میں جائینگے
//	خدا کا محبوب ہونا
۳۲	رسولؐ اللہ کا محبوب ہونا
۳۷	علیؑ کا مرتبہ
۳۸	علیؑ رسولؐ سے سب سے زیادہ قریبی تھے
۳۹	جنگ تبوک میں علیؑ کو ثواب اور مال غنیمت رسولؐ اللہ کی طرح ملا
//	علیؑ مثل نبیؐ ہیں
۴۱	مخلوق کی پیدائش سے پہلے علیؑ نبیؐ کے نور کا ایک حصہ ہیں۔
//	علیؑ کا ہاتھ نبیؐ کے ہاتھ کی مانند ہے
۴۲	علیؑ اور نبیؐ پر فرشتے درود بھیجتے تھے
۴۳	خداؑ علیؑ اور نبیؐ کی روح اپنی مشیت سے قبض کریگا
۴۴	رسولؐ اللہ نے کہا جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔
۴۹	رسولؐ اللہ کا علیؑ کو بھائی بنانا
۵۳	خداؑ نے رسولؐ کی اولاد علیؑ کی صلب میں قرار دی
۵۴	جس کا نبیؐ مولا علیؑ اس کا مولا
۵۹	رسولؐ کے بعد آپ ہر مومن کے آقا ہیں
۶۴	مسلمانوں پر علیؑ کا حق
//	جبرائیل علیؑ سے ہیں۔
۶۵	خداؑ کا نبیؐ کی علیؑ کے ذریعے مدد کرنا
۶۶	علیؑ کا نبیؐ کی جانب سے تبلیغ کرنا
۷۰	رسولؐ اللہ کا اپنے قرابتی کے جانور کا علیؑ سے نحر کرنا
۷۱	رسولؐ اللہ کی طرف سے علیؑ کا قربانی کرنا
//	علیؑ کے نکلے کے سوا کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا۔
۷۲	خداؑ نے علیؑ کو عرفہ کا روز بخش دیا
//	علیؑ عرب کے سردار ہیں
۷۳	علیؑ مسلمانوں کے سردار ہیں
//	علیؑ دنیا و آخرت میں سردار ہیں۔
۷۴	علیؑ رسولؐ اللہ کے والی اور وارث ہیں
//	علیؑ کا رسولؐ اللہ کو غسل دینا
۷۵	آنحضرتؐ کا آپ کے فرزند کیلئے نام اور کنیت رکھنے کی اجازت دینا
۷۶	آپ کی خاطر سورج کا واپس ہونا
۷۷	آنحضرتؐ نے اپنی وفات کے وقت آپ کو اپنے کپڑے کے اندر لے لیا
۷۸	علیؑ موت کے وقت آپ سے زیادہ قریب تھے
//	علیؑ سے فاطمہؑ کی شادی ہونا
۸۵	فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے بحکم خدا اور اللہ کی وحی سے ہوئی تھی۔
۸۹	خداؑ نے فرشتوں کی موجودگی میں فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کی
۹۰	رسولؐ اللہ کا علیؑ کو خیبر کے دن علم دینا
۱۰۰	آپ اور آپکی زوجہ اور آپکے دو فرزند ملائکہ ہیں
۱۰۲	حضرت علیؑ کے گھر بیت اللہ کے گھر کے درمیان تھے
۱۰۳	علیؑ آپکی زوجہ اور آپکے فرزندوں سے جنگ کرنیوالا۔
۱۰۴	آپکی آنکھوں میں اس روز سے کبھی تکلیف نہ ہوئی
//	آپ نے سردی کا لباس گرمی اور گرمی کا لباس سردی میں پہنا۔
۱۰۵	رسولؐ اللہ جب آپ کو علم دیتے تو آپ فتح کے بغیر واپس نہ آتے۔
۱۰۶	آنحضرتؐ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے جبرائیل و میکائیل ساتھ ہوتے
۱۰۷	بدر کی جنگ میں فرشتہ کا علیؑ کے نام کی آواز دینا
۱۰۸	جنگ بدر اور تمام لڑائیوں میں فتح علیؑ کے ہاتھ میں دینا
۱۰۹	حدیبیہ میں صلح نامہ علیؑ نے لکھا۔
۱۱۱	رسول صلعم نے قرآن کی تنزیل پر علیؑ نے تفسیر پر جہاد کیا
۱۱۲	علیؑ کے سوا رسولؐ نے مسجد کی طرف کھلنے والے دروازے بند کرا دیئے
۱۱۵	علیؑ جنب کی حالت میں مسجد سے گزرتے تھے
//	علیؑ حجت ہیں۔
۱۱۶	علیؑ حکمت کا دروازہ ہیں۔
//	علیؑ علم کے گھر اور خیبر کا دروازہ ہیں
۱۱۷	آپ سنت کے زیادہ عالم
//	امت سے علم و حلم میں بڑے۔
۱۲۱	تمام صحابہ آپ سے مسئلہ پوچھتے
۱۳۲	حضرت علیؑ کا دعوی سلونی
۱۳۳	علیؑ کی طاقت فیصلہ

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۴	حضرت علیؑ کا قاضی بن ہونا
۱۳۵	علیؑ کے بعض فیصلے
۱۳۶	خدا کی آیت پر عمل کرنے کی خصوصیات
۱۴۰	طائف کے روز نبیؐ سے بات کرنے کی خصوصیات
۱۴۱	علیؑ کا رسولؐ کے کندھوں پر چڑھنا
۱۴۳	روز قیامت علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا۔
۱۴۶	علیؑ کی تین خصوصیات
۱۴۸	علیؑ کی چار خصوصیات
//	پانچ اور خصوصیات
۱۴۹	آپ کی دس خصوصیات
۱۵۶	علیؑ کا رسولؐ کا لباس پہن کر سونا
۱۵۹	آیات کے نازل ہونے کی خصوصیات
۱۶۳	رسولؐ کا علیؑ کے جنتی ہونے کی گواہی دینا
۱۶۵	علیؑ کو جنت میں کیا ملے گا۔
۱۶۸	جنتیوں کیساتھ علیؑ رفیق اور دوست ہونگے
۱۶۹	جنت میں علیؑ کا قصر اور قبہ
۱۷۰	علیؑ منافقین کو حوض کوثر سے بھگائیں گے
۱۷۱	کچھ اور فضائل علیؑ
۱۷۵	خدا اور رسولؐ کی آپ سے محبت
۱۷۷	رسولؐ کے نزدیک علیؑ کا مقام
//	آپ جیسی فضیلت کسی اور کی نہیں
۱۷۸	علیؑ سے محبت رکھنے کی ترغیب
۱۸۵	علیؑ سے رسولؐ کی شفقت، رعایت دعا
۱۸۷	رسولؐ کا علیؑ کو نماز شب کا حکم دینا
۱۸۸	نبیؐ کا علیؑ کو ریشمی لباس پہنانا
۱۸۹	رسولؐ کا علیؑ کو عمامہ پہنانا

صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۱	علیؑ کا ایک قوم کو جلانا
۱۹۲	علیؑ کا فضائل میں پانچ انبیاء کی مانند ہونا
۱۹۳	علیؑ کا جبرئیل کو دیکھنا اور کلام کرنا۔
۱۹۴	علیؑ کیطرف دیکھنا عبادت ہے
۱۹۷	آسمان پر بسنے والے انبیا علیؑ کے مشتاق ہیں
۱۹۸	علیؑ خیر البشر ہیں۔
//	اللہ کے حاملان عرش سے علیؑ کے ذریعے فخر
۱۹۹	علیؑ منفور ہیں۔
۲۰۰	آپ کے علم و فقہ کا ذکر
۲۰۴	آپ کے کرامات
۲۰۶	آپ کا سنت کو زندہ کرنا
۲۰۹	آپ کی بہادری
۲۱۱	آپ کا خدا کے دین میں سختی کرنا
۲۱۲	ایمان میں علیؑ کے قدم راسخ
۲۱۳	آپ کی عبادت
//	آپ کے اذکار اور دعائیں
۲۱۵	آپ کا صدقہ
۲۱۸	میت کو قرض سے آزاد کرنا
۲۱۹	علیؑ زمانہ رسولؐ میں سب سے زیادہ باعزت تھے
//	حضرت کا زہد
۲۲۵	تنگی میں صبر جمیل سے کام لینا
۲۳۱	آپ کا تواضع
۲۳۴	رسولؐ اللہ سے حیا
//	نبیؐ کو احساس دلانا
۲۳۵	علیؑ کا اللہ سے خوف
//	علیؑ کی پرہیزگاری
۲۴۰	آپ کا رعیت میں انصاف
//	رعایا کے حالات دریافت کرنا

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۳	آپ کے ہاتھوں قبیلہ ہمدان کا اسلام لانا
۲۴۴	خارجیوں کو قتل کرنے میں فضیلت
۲۴۹	علیؑ کی خوارج سے جنگ کرنیکی وجہ
۲۵۴	آپ کی خلافت
۲۵۷	آپ کی بیعت اور بیعت نہ کرنے والوں کا ذکر
۲۶۱	ابوبکر کی حضرت علیؑ کے بارے میں احادیث
۲۶۲	حضرت عمر کی احادیث حضرت علیؑ کے بارے میں
۲۶۴	آپ کی شہادت اس سے خود آگاہ
۲۶۷	آپ کے قاتل کا ذکر قتل کی کیفیت
۲۷۱	آپ کے قتل کی تاریخ
۲۷۲	علیؑ کی موت سے بیت المقدس میں معجزہ
۲۷۳	علیؑ کا قاتل اشقی الآخرین
۲۷۴	علیؑ کی وصیت
۲۷۵	بوقت موت حضرت علیؑ کی عمر اور مدت خلافت
۲۷۶	آپ کی اولاد نرینہ کا ذکر
۲۷۷	علیؑ کی بیٹیاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"الباب الرابع في مناقب امیر المومنین علی ابن ابی طالب فیہ اثنا عشر فصلاً اول في نسبه ؛ الثاني في اسمه وکنیته ؛ الثالث في صفته ؛ الرابع في اسلامه ؛ الخامس في معجزته ؛ السادس في خصائصه ؛ السابع في افضلیته ؛ الثامن في الشهادة له في الجنة ؛ التاسع في فضائله ؛ العاشر في خلافته ؛ الحادی عشر في مقتله ؛ الثانی عشر في والدہ ؛

چوتھا باب

امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے مناقب میں

اس میں بارہ فصلیں ہیں

فصل اول - آپ کے نسب میں ؛ دوم - آپکے نام اور کنیت میں ؛ تیسری آپکی صفت میں ؛ چوتھی آپکے اسلام لانے میں ؛ پانچویں آپ کی حجت میں ؛ چھٹی خصائص میں ؛ ساتویں آپکے افضل ہونے میں ؛ آٹھویں اس بات میں کہ آپ جنتی ہیں ؛ نویں فضائل میں ؛ دسویں خلافت میں ؛ گیارھویں آپکی شہادت میں ؛ بارھویں آپ کی اولاد کے بارے میں ؛

(فصل اول)

آپکے نسب کے بارے میں

:- الفصل الاول في ذکر نسبه :-

تقدم ذکر آبائه في ذکر الشجرة في انساب العشرة و هو اقربهم من رسول الله صلی الله علیه وسلم نسبا یجتمع مع رسول الله صلی الله علیه وسلم في عبد المطلب الجد الاولیٰ وینسب الی هاشم فیقال القرشي الهاشمي ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم والدین

عشرہ بشرہ کے انساب میں آپکے آباو اجداد کا نسب نامہ بیان ہو چکا ہے - آپ نسب کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب ہیں آپکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شجرہ نسب جد قریب عبد المطلب میں جا کر ملتا ہے - ہاشم کی طرف منسوب ہیں - آپ قرشی ہاشمی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین

وتوفيت مسلمة بالمدينة وشهدها
النبي صلى الله عليه وسلم وتولى
دفنها واشعرها قميصه واضطجع في
قبرها ذكره الجندي وذكر السلفي انه
صلى الله عليه وسلم صلى عليها ونزع
في قبرها وذكر الطائي في الاربعين
انه صلى الله عليه وسلم نزع قميصه
والبسها اياه وتولى دفنها واضطجع
في قبرها فلما سوى عليها التراب سئل
عن ذلك فقال البستها لتلبس من
ثياب اهل الجنة واضطجعت معها
في قبرها لاخفف عنها من ضغطة
القبر انها كانت احسن خلق الله
صنيعاً الى بعد ابي طالب وبكى وقال
جزاك الله من أم خيراً فلقد كنت
خيراً قال وكانت ربت النبي صلى الله
عليه وسلم قال وولدت لابي طالب
طالباً وعقيلا وجعفرا وعليا واُم
هاني واسمها فاختة وجمانة قال
ابن قتيبة وابو عمر وكان على اصغر
ولد ابي طالب كان اصغر من جعفر

کی طرف سے ہیں۔ آپکی والدہ فاطمہ بن اسد
بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ ابو عمر وغیرہ نے
کہا کہ آپ پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جس نے ہاشمی
فرزند پیدا کیا۔ اسلام لائیں۔ اسلام کی حالت
میں مدینہ میں انتقال فرمایا جس کی نماز جنازہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہوئے
تدفین کے امور خود انجام دیئے۔ اپنی قمیض
پہنائی۔ آپ کی قبر میں لیٹے۔ جندی اور سلفی نے ذکر
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نماز
جنازہ پڑھائی۔ آپ کی قبر میں لیٹ گئے۔ طائی
نے اربعین میں نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قمیض اتار کر آپ کو پہنائی
تدفین کے امور خود انجام دیئے۔ آپ کی قبر
میں لیٹ گئے۔ قبر کی مٹی برابر کی۔ آنحضرت سے
اس بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا اپنی قمیض اسلئے
پہنائی تاکہ آپکو جنت کا لباس پہنایا جائے۔
اور قبر میں آپ کے ساتھ اس لئے لیٹا تاکہ آپ
پر ضغطۃ القبر کے عذاب میں تخفیف ہو۔
ابو حضرت ابو طالب کیبعد سب لوگوں سے زیادہ
میرے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتیں تھیں۔ یہ کہکر
رسول اللہ رو پڑے کہ خدا تمہیں ماں کی جانب

بعشر سنين وكان جعفر أصغر من عقيل بعشر سنين وكان عقيل أصغر من طالب بعشر سنين.

سے بہترین پرورش تو ایک بہترین ماں تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ نے کی تھی۔ جناب ابوطالب سے آپکی مندرجہ ذیل اولاد پیدا ہوئی۔ طالب، عقیل، جعفر، علی، ام ہانی جسکا نام فاختہ تھا اور جمانہ۔ ابن قتیبہ اور ابوعمر نے کہا حضرت علی ابو طالب رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے آپ دس سال جعفر سے چھوٹے تھے اور جعفر عقیل سے دس سال چھوٹے تھے۔ اور عقیل طالب سے دس سال چھوٹے تھے۔

الفصل الثانی فی اسمه وکنیته

دوسری فصل

ولم یزل اسمه فی الجاهلیة علیا وکان یکنی أبا الحسن وسماه رسول الله صلی الله علیه وسلم صدیقا عن ابن أبی لیلی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الصدیقون ثلاثة حبیب بن مری النجار مؤمن آل یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مؤمن آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلا أن یقول ربی الله وعلی بن أبی طالب الثالث وهو أفضلهم خرجه أحمد فی المناقب وکناه رسول الله صلی الله علیه وسلم

آپ کے نام اور کنیت کے بارے میں۔ اسلام سے قبل آپ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کا نام صدیق رکھا۔ ابن ابی لیلی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا صدیق تین ہیں۔ ایک حبیب مری نجار مومن آل یاسین جسنے کہا اے میری قوم رسولوں کی اتباع کرو۔ دوسرے حزقیل مومن آل فرعون جس نے کہا تھا۔ کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

بأبي الريحانتين . عن جابر من عبد الله
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي ابن طالب سلام عليك أبا الريحانتين
فعن قليل يذهب كنانك والله خليفتي
عليك فلما قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال علي هذا أحد الركنين
الذي قال صلى الله عليه وسلم فلما مات
فاطمة . قال هذا الركن الآخر الذي
قال صلى الله عليه وسلم خرجه أحمد
في المناقب وكناه رسول الله صلى الله
عليه وسلم ايضا أبا تراب . وعن
سهل بن سعد ان رجلا جاء ه
فقال هذا فلان أمير من أمراء
المدينة يدعوك لتسب عليا
على المنبر قال أفعل ماذا أقول
له أبا تراب قال فضحك سهل
وقال والله ما سماه اياه الا رسول
الله صلى الله عليه وسلم وان كان
ما كان لعلي اسم أحب اليه منه
دخل علي على فاطمة ثم خرج فأتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة

تیرے علی بن ابی طالب علیہ السلام جو ان سب
سے افضل ہیں۔ اس روایت کو امام احمد بن
حنبل اپنی کتاب مناقب میں بیان کیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی
کنیت دو پھولوں کا باپ رکھی (دو نواسے حسنؑ
حسینؑ) جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ بن ابی طالب سے فرمایا
سلام ہو تم پر اے دو پھولوں کے باپ (حسنؑ
حسینؑ ہیں) تھوڑے عرصے کے بعد
تمہارا رکن رخصت ہو جائیگا۔
خدا کی قسم میرے خلیفہ ہو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد علی علیہ السلام
نے فرمایا۔ ایک رکن رخصت ہو گیا۔ جس کے
بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تھا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی وفات
کے بعد فرمایا یہ آخری رکن ہے جسکے بارے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تھا۔ احمد نے اسکو مناقب میں بیان
کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی کنیت ابو تراب رکھی۔ سہل بن سعد
سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک شخص آیا

فقال این ابن عمك قالت هو ذا
مضطجع في المسجد فخرج النبي
صلى الله عليه وسلم فوجد رداءه
قد سقط عن ظهره فجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يمسح التراب عن
ظهره ويقول اجلس أبا تراب الله
ما كان اسم أحب اليه منه ما سماه
اياه الا رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخرجاه وأبو حاتم واللفظ
له وقال البخاري بعد قوله فوجد
رداءه قد سقط عن ظهره وخلص
التراب الى ظهره فجلس يمسح عن
ظهره ويقول اجلس أبا تراب مرتين
وعنه قال استعمل على المدينة رجل
من آل مروان قال فدعا سهل بن
سعد فأمره أن يشتم عليا فأبى
فقال أما اذا ابيت فقل لعن الله
أبا تراب فقال سهل ما كان لعلي اسم
أحب اليه من أبي التراب ان كان
ليفرح اذا دعي بها فقال له اخبرنا

کہنے لگا مدینہ کا فلاں امیر آپ کو بلاتا ہے۔
تاکہ تم منبر پر بیٹھ کر علیؑ کو گالیاں دو۔ آپ کو
معلوم ہے کہ میں علی کو کیا کہوں گا۔
کہا آپ اس کو ابو تراب کہو گے۔ یہ سن کر سہل
ہنس پڑا۔ کہا خدا کی قسم یہ لقب آپکا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکھا تھا۔ علیؑ کو
یہ لقب سب سے زیادہ پسند تھا۔ ایک روز
علی علیہ السلام جناب فاطمہ کے پاس آئے پھر
کہیں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم جناب سیدہؑ کے پاس تشریف لائے
دریافت کیا تمہارے ابن عم کہاں ہیں۔ عرض
کیا وہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے
دیکھا کہ علیؑ کی پشت سے چادر الگ ہو چکی
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پشت
سے مٹی صاف کرنا شروع کر دی۔ اور فرماتے
تھے۔ اے ابو تراب اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ یہ نام
آپ کو بے حد پسند تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے آپ کا یہ نام رکھا تھا اس
حدیث کو بخاری مسلم اور ابو حاتم نے بیان کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت فاطمۃ فلم یجد علیا فی البیت فقال أین ابن عمك فقالت کان بینی وبینہ شئ

فغاضبنی فخرج ولم یقم عندنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانسان انظر این ھو فقال یارسول اللہ ھو فی المسجد راقد فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مضطجع قد سقط ردائہ عن شقہ وأصابہ تراب فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسحہ ویقول قم أبا تراب قم ابا تراب أخرجاہ وعن عمار بن یاسر قال کنت أنا وعلی رفیقین فی غزاۃ ذی العشیرۃ فلما نزلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأقام بھا رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لھم فی نخل فقال علی یا أبا الیقظان ھل لك ان تأتی ھؤلاء فننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت

بخاری نے بیان کیا کہ چادر پشت مبارک سے اتر چکی تھی۔ اور پشت پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ بیٹھ گئے۔ اور پشت سے مٹی صاف کرتے اور دو مرتبہ فرمایا اے ابو تراب اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ آپ نے روایت کیا کہ مدینہ کا گورنر اولاد مروان کا ایک شخص مقرر ہوا۔ اس نے سہل بن سعد کو بلا کر حکم دیا کہ علیؑ کو گالیاں دو۔ اس نے ایسے کرنے سے انکار کر دیا۔ کہو خدا ابو تراب پر لعنت کرے۔ (معاذ اللہ) لعنت کرے خدا کہنے علی پر لعنت کرنے سہل نے کہا علی کو اس سے بڑھکر اور کوئی لقب زیادہ پسند نہیں تھا۔

کوئی شخص آپ کو جب اس نام سے یاد کرتا تو آپ بہت خوش ہوتے۔ کسی نے پوچھا اسکی وجہ کیا ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی فاطمہ کے گھر آئے مگر علیؑ کو گھر میں نہ پایا فاطمہ سے پوچھا تیرے ابن عم کہاں ہیں؟ عرض کیا میرے اور آپ کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی۔ اسلئے آپ کہیں چلے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص سے کہا دیکھو علیؑ کہاں ہیں عرض کیا یا رسول اللہ

أنا وعلي فاضطجعنا في صور من النخل
في وقع من التراب فنمنا فوالله
ما انبهنا الا رسول الله صلى الله
عليه وسلم يحركنا برجله وقد
تترّبنا عن تلك الدقعاء فيومئذ
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي يا أبا تراب لما رأى عليه
من التراب قال ألا احدثكما
بأشقى الناس فقلنا بلى يا رسول
الله قال أحيمر ثمود الذي عقر
الناقة والذي يضربك في هذه
يعني قرنه حتى تبتل منه هذه
يعني لحيته خرجه أحمد۔

(شرح) الصور۔ بفتح الصاد و
تسكين الواو النخل المجتمع لصفا
والدقعا۔ التراب ودقع بالكسر
لصق بالتراب، وأحيمر تصغير أحمر
وهو لقب قدار بن سالف عاقر
ناقة صالح عليه السلام۔ قال
الجندي وكان يكنى أبا قصم ويلقب
بمحبوب الامة وبالصديق الاكبر

مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف
لائے۔ آپ لیٹے ہوئے تھے آپکی چادر اتر گئی جسم کے
اُس حصّے کو مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ مٹی صاف
کرتے فرماتے اٹھو اے ابوتراب اٹھو اے
ابوتراب اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
روایت کیا ہے۔
عمار بن یاسر سے روایت ہے۔ کہ میں اور
علی جنگ ذی العشیرہ میں ساتھی تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہاں قیام کیا۔ ہم
نے بنو مدلج کو دیکھا کہ کھجوروں کے باغ کے چشمہ
پر کام میں مصروف تھے علی نے کہا اے ابوالیقظان
کیا ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھیں گے۔ کہ
کام کیسے کرتے ہیں۔ ہم وہاں گئے ایک گھنٹے
تک ان کے کام کو دیکھا۔ پھر ہمیں نیند نے گھیر
لیا۔ علیؑ اور میں چل کر چھوٹی کھجوروں کے جھنڈ کے
تلے مٹی پر سو گئے۔ خدا کی قسم ہم اس وقت بیدار نہ
ہوئے جب تک رسول اللہ نے اپنے قدم سے
ہمیں ٹھوکر نہ دی۔ ہمارے جسم خاک آلود ہو چکے
تھے۔ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے علیؑ سے فرمایا۔ اے ابوتراب جب آپکے جسم پر

وعن معاذة العدوية قالت سمعت عليا على المنبر منبر البصرة يقول أنا الصديق الاكبر خرجه ابن قتيبه. وعن علي انه كان يقول أنا عبد الله وأخو رسوله وأنا الصديق الاكبر خرجه القلعي وعن أبي ذر قال سمعت رسول الله عليه وسلم يقول لعلي أنت الصديق الاكبر وأنت الفاروق الذي تفرق بين الحق والباطل وفي رواية وأنت يعسوب الدين خرجهما الحاكمي۔

(شرح) يعسوب الدين۔ سيده و رئيسه ومنه الحديث الآخر هذا يعسوب قريش واصله فحل النحل ويلقب أيضا ببيعة البلد وبالامين وبالشريف وبالهادي والمهتدي وذي الاذن الواعي وقد جاء في الصحيح من شعره أنا الذي سمتني أمي حيدره. وسيأتي في الخصائص ان شاء الله تعالى وحيدرة اسم الاسد وكانت فاطمة أمه لما ولدته

مٹی کر دیکھا۔

فرمایا کیا میں تم دونوں کو آگاہ کروں۔ کہ سب لوگوں سے زیادہ بدبخت کون ہوگا؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا (ایک) ثمود جس نے ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں (دوسرا) وہ شخص ہوگا جو تیرے جسم کے اس حصہ پر یعنی سر کے فرق پر ضرب لگائے گا۔ جس سے تیری ریش تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے بیان کیا۔ خجندی نے کہا آپکی کنیت ابو قصم تھی اور لقب یعسوب اُمت اور صدیق اکبر تھا۔ معاذہ عدویہ کہتی ہے۔ کہ میں نے علیؑ کو مسجد کوفہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میں صدیق اکبر ہوں۔ اس حدیث کو ابن قتیبہ نے بیان کیا۔ علیؑ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں۔ قلعی نے اس کو بیان کیا۔ ابوذر رضؓ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علیؑ سے فرماتے سنا۔ آپ صدیق اکبر اور فاروق ہیں۔ جو حق اور باطل کو الگ کرو گے۔

ایک روایت میں ہے کہ تم دین کے یعسوب ہو

سمته باسم أبيها فلما قدم أبو طالب
كره لاسم فسماه عليا۔

الفصل الثالث فی صفته

وكان رضی اللہ عنه وبعة
من الرجال أدعج العينين عظيمها
حسن الوجه كانه قمر ليلة البدر
عظيم البطن وعن أبي سعيد
الينبي انه قال كنا نبيع الثياب
على عواتقنا ونحن غلمان في السوق
فاذا رأينا عليا قد أقبل قلنا بزرك
أشكم قال على ما تقولون قال
نقول عظيم البطن قال أجل
أعلاه علم وأسفله طعام وكان
رضی اللہ عنه عريض المنكبين
لمنكبه مشاش كمشاش السبع
الضاري لا يبين عضده من
ساعده قد أدمج ادماجا شثن
الكفين عظيم الكراديس أغيد
كان عنقه ابريق فضة أصلع
ليس في رأسه شعر الا من خلفه
عن أبي لبيد قال رأيت علي بن

(سردار ہو) ان دونوں حدیثوں کو حاکمی نے
بیان کیا ہے۔

فصل ۳ آپ کا حلیہ مبارک

حضرت امیر درمیانے قد کے انسان تھے۔ آپکی
آنکھیں سیاہ اور بڑی تھیں خوبصورت چہرے
کے مالک تھے۔ جو چودھویں رات کے چاند کی
مانند روشن تھا۔ اور بڑے شکم والے تھے (مراد
بڑے علم والے) ابوسعید تیمی کا بیان ہے۔
ہم لوگ اپنے بچپن کے زمانے میں اپنے کندھوں
پر کپڑے رکھکر بازار میں فروخت کیا کرتے ایک
روز ہم نے علیؑ کو روتے دیکھا۔ ہم نے کہا۔
بزرگ شکم والے۔ علیؑ نے کہا کیا کہتے ہو۔ ہم
نے کہا ہم کہتے ہیں۔ بڑے پیٹ والا۔ فرمایا ٹھیک
کہتے ہو۔ جس کے اوپر والے حصہ میں علم ہے۔ اور
نچلے حصہ میں خوراک ہے۔
آپ کے دونوں کندھے چوڑے تھے۔
ایک گرون چاندی کے اقتباہ کیطرح تھی آپ
کے سر پر صرف پچھلے حصہ کی طرف بال تھے۔ ابولبید
نے کہا کہ میں علی کو وضو کرتے دیکھا۔ آپ نے
سر سے عمامہ اتارا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا سر مہری
ہتھیلی کی طرح تھا۔ اس پر نشان تھا۔

ابن اسحاق نے اس بیان کیا قیس بن عبادؓ نے

أبي طالب يتوضأ فحسر العمامة
عن رأسه فرأيت رأسه مثل راحتي
عليه مثل خط الاصابع من الشعر
خرجه ابن الضحاك وعن قيس بن
عباد قال قدمت المدينة أطلب
العلم فرأيت رجلا عليه بردان
وله ضفيرتان وقد وضع يده
على عاتق عمر فقلت من هذا قالوا
علي خرجه ابن الضحاك وأيضا ولا
تضاد بينهما اذ يكون الشعر انحس
عن وسط رأسه وكان في جوانبه شعر
مسترسل جمع فظفر بإثنتين وكان
كثير شعر اللحية لم يصفه احد نافيا
الا سوادة بن حنظلة * وروي أنه
كان أصفر اللحية والمشهور أنه
كان أبيضها ويشبه أن يكون خضب
مرة ثم ترك * وعن الشعبي أنه قال
رأيت علي بن أبي طالب ورأسه و
لحيته قطنة بيضاء خرجه ابن الضحاك
وكان اذا مشى تكفأ واذا امسك
بذراع رجل أمسك بنفسه فلم

کہا کہ میں علم کی تلاش میں مدینہ میں آیا۔ ایک
شخص کو جو دو چادریں اوڑھے ہوئے تھا۔ اسکی
دو گیسیں تھیں۔ جس نے اپنا ہاتھ عمر کے کندھے پر
رکھا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا۔ یہ کون
شخص ہے۔
انہوں نے کہا یہ علی ہیں۔ اس حدیث کو ابن ضحاک
نے بیان کیا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تضاد
نہیں ہے۔ کیونکہ سر پر بال کا اطلاق اس وقت
ہوتا ہے۔ جب سر کے درمیان بال ہوں۔ اگر
سر کے اطراف میں بال تھے جن کو جمع کر کے دو گیسیں
بنائی گئیں۔ ڈاڑھی کے بال گھنے تھے کسی نے
بیان نہیں کیا کہ آپ ڈاڑھی پر خضاب لگاتے
تھے۔ صرف سوادہ بن حنظلہ اس بات کا قائل ہے
روایت ہیں کہ آپکی داڑھی کے بال زرد تھے۔
مشہور یہ ہے کہ آپکی ریش مقدس سفید تھی۔
اس میں ایک دفعہ خضاب کیا پھر چھوڑ دیا شعبی
کا بیان ہے۔ کہ میں نے علی بن ابی طالب کو آپکا سر اور
ریش مبارک کپاس کی مانند سفید تھے۔ اس
بات کو ابن ضحاک نے بیان کیا۔ جھک کر چلتے
تھے۔ آپ کا جسم مبارک قریب قریب موٹا تھا۔
کلائی اور ہاتھ بہت مضبوط تھے جب جنگ میں

يستطع أن يتنفس وهو قريب الى السمن
شديد الساعد واليد واذا مشى
الى الحرب هرول نبت الجنان
قوى ما صارع أحدا قط الا صرعه
شجاع منصور على من لاقاه۔

(شرح) ربعة۔ أي مربوع الخلق
لا طويل ولا قصير وجمعه ربعات
بالتحريك وهو شاذ لان فعلة لا
تحرك في الجمع اذا كان صفة وانما
تحرك اذا كان اسما ولم يكن موضع
العين واوا وياء۔ والدعج شدة
سواد العين مع سعتها يقال عين
دعجاء ولا دعج من الرجال
الاسود۔ واشكم۔ بالعجمية البطن
وبزرك۔ بضم الباء والزاى و
سكون الراء عظيم بشش الكفين
بالتسكين عظيمهما يقول منه
ششنت كفه ششنا بالتحريك
اذا خشنت وغلظت۔ الاغيد۔
الوسنان المائل العنق والغيد
النعومة وامرأة غيداء وغادة

جائے تو مرد دل چال سے جاتے تھے۔ مضبوط دل
والے تھے جس سے مقابلہ کیا ہمیشہ اُسے پچھاڑ دیا
بہادر تھے جس سے لڑتے اس کو شکست دیتے تھے۔

أيضا ناعمة بينة الغيد. المشاش.
رؤس العظام اللينة الواحد مشاشة
ودمج الشئ دمجا اذا دخل في
الشئ واستحكم فيه وكذلك
اندمج وادمج بتشديد الدال
يريد والله أعلم أن عظمي عضدٌ
وساعدٌ للنبي صلعم قد اندمجا هكذا
هو في صفة الاسد. والضاري المتعود
الصيد والضرو من اولاد الكلاب
والانثى ضروة. تكهنا. أي تمائل في مشيته

الفصل الرابع في اسلامه

ذكر سنه يوم أسلم

عن أبي الاسود محمد بن عبد الرحمن
أنه بلغه ان علي بن أبي طالب والزبير
أسلما وهما ابنا ثمان سنين. وقال ابن
اسحاق وأسلم علي ابن عشرة وعن
الحسن أسلم علي وهو ابن خمسة عشر
سنه أو ستة عشر وقيل أربعة
عشر وهو يختلف الى الكتاب له
ذؤابة حكاه الخجندي. وعن
ابن عمر أنه أسلم وهو ابن ثلاث

فصل چہارم آپکے اسلام لانے میں۔

اسلام لانے کے وقت آپکی عمر کیا تھی۔

ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن نے کہا کہ جب علی بن ابی طالبؓ و زبیر اسلام لائے تو اسوقت دونوں کی عمر آٹھ سال تھی۔

ابن اسحاق نے کہا کہ علی دس سال کی عمر میں اسلام لائے۔ جس سے روایت ہے۔ کہ علی پندرہ سال کی عمر میں اسلام لائے یا سولہ سال کی عمر میں ایک روایت میں چودہ سال بیان کیا گیا ہے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ تیرہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ خطیب نے اس کو بیان کیا ہے۔

عشرة خرجه القلعي ۞ وعن ابي الحجاج مجاهد بن جبر قال كان من نعمة الله على علي بن أبي طالب وما أراد الله به من الخير ان قريشا أصابتهم أزمة شديدة وكان ابو طالب ذا عيال كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس عم النبي صلى الله عليه وسلم يا عباس ان أخاك أبا طالب كثير العيال وقد أصاب الناس ما ترى من هذه الازمة فانطلق بنا اليه فلنخفف من عياله فآخذ من بنيه رجلا وتأخذ رجلا فنكفيهما عنه فقال العباس نعم فانطلقا حتى أتيا أبا طالب فقالا له اما تريد أن نخفف عنك من عيالك حتى ينكشف عن الناس ما هم فيه فقال لهما أبو طالب اذا تركتما لي عقيلا فاصنعا ما شئتما وفي رواية اذا تركتما لي عقيلا وطالبا فاصنعا ما شئتما فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا فضمه اليه وأخذ العباس جعفرا فضمه اليه فلم

ابو حجاج مجاہد بن جبر سے روایت ہے۔ کہ علی بن ابی طالب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت تھی۔

قریش سخت قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ ابو طالبؓ بہت بڑے عیالدار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عباس سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا تھے اے عباس! تیرے بھائی ابو طالب کثیر العیال ہیں۔ لوگ جس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ انکا آپ کو بخوبی علم ہے۔

فوراً چلو ابو طالب کا بار ہلکا کر دیں۔ آپکا ایک لڑکا میں اور ایک تم لے لو اس سے آپ کا بوجھ ہلکا ہو جائیگا۔ عباس نے کہا ہاں یہ تجویز مناسب ہے۔ دونوں حضرات ابو طالب کے پاس تشریف لائے آپ سے کہا ہم آپکا بار ہلکا کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت تک جب تک لوگ قحط کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ابو طالبؓ نے فرمایا عقیل کو میرے پاس رہنے دو باقی جسکو چاہو لے لو۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ عقیلؓ اور طالبؓ کو رہنے دو۔ باقی جسکو چاہو لے لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے علی علیہ السلام کو لے لیا۔ اور عباس نے جعفرؓ کو۔

یزل علی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی بعثہ اللہ نبیا فاتبعہ علی و آمن
بہ وصدقہ ولم یزل جعفر عند العباس

علی علیہ السلام اسوقت تک ہمیشہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ جبکہ اللہ
تعالیٰ نے رسول اللہ کو نبی بنایا۔ علیؑ نے آنحضرت
کی پیروی کی۔ آپ پر ایمان لائے۔ اور آپکی
نبوت کی تصدیق کی۔ جعفر ہمیشہ عباس کے پاس رہے

ذکر انہ اوّل من اسلم

قد تقدم فی نظیر ھذا الذکر من فضل اسلام ابی
بکر وطرف صالح من ذلک وبیان الخلاف فیہ وذکر المخالفین
عن عمر قال کنت انا و ابو عبیدۃ و ابو
بکر وجماعۃ من اصحابہ اذ ضرب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منکب علی فقال
یا علی انت اول المومنین ایمانا و اول
المسلمین اسلاما و انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسی خرجہ ابن السمان
وعن زید بن ارقم قال کان اول من
اسلم علی بن ابی طالب خرجہ احمد و
الترمذی وصححہ ✻ عن ابی عباس
قال کان علی اول من اسلم بعد خدیجۃ
قال ابن عمر ھذا حدیث صحیح الاسناد
لا مطعن فی روایتہ لاحد وھو
یعارض ما تقدم عن ابن عباس فی
ابی بکر والصحیح ان ابا بکر اول من اظھر

علی سب سے پہلے اسلام لائے

ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ میں خود، ابو عبیدہ
ابو بکر اور آنحضرت کے صحابہ کی جماعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھی
اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا
اے علیؑ اوّل المومنین اسلام ایمان کے لحاظ سے ہو
اور اسلام کے لحاظ سے اوّل المومنین ہو آپکو
مجھ سے وہ نسبت حاصل ہے۔ جو ہارونؑ کو موسیٰؑ
سے حاصل تھی۔ زید بن ارقم سے روایت ہے۔ کہ
سب سے پہلے علی بن ابی طالبؑ اسلام لائے۔ اس
روایت کو احمد بن حنبل اور ترمذی نے بیان کیا
اور اسکو صحیح قرار دیا۔ ابن عباس سے روایت ہے
کہ علیؑ خدیجہؑ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔ ابن
عمر نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس میں کسی
نے اعتراض نہیں کیا یہ اس حدیث سے ٹکراتی ہے۔

الاسلام كما تقدم ذكره في بابه وبه قال
مجاهد ومن حكينا قوله من العلماء ثمة
ومن معاذة العدوية قالت سمعت
عليا على المنبر منبر البصرة يقول أنا
الصديق الاكبر آمنت قبل أن
يؤمن أبو بكر وأسلمت قبل أن يسلم
أبو بكر خرجه ابن قتيبة في المعارف
وعن أبي ذر قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لعلي أنت
أول من آمن بي وصدق خرجه الحاكمي
وعن سلمان انه قال أول هذه الامة
وروداً على نبيها صلى الله عليه وسلم
أولها اسلاما علي بن أبي طالب وقد
روي مرفوعا الى النبي صلى الله عليه
وسلم ولفظه أول هذه الامة
وروداً على الحوض الحديث وفي
رواية أولكم وروداً على الحوض
أولكم اسلاما علي بن أبي طالب خرجه
الثعلبي وغيره وعن أبي عباس
قال السباق ثلاثة سبق يوشع
بن نون الى موسى وصاحب ياسين

جو ابن عباس سے راوی ہے۔ کہ پہلے ابوبکر اسلام
لائے۔ مجاہد نے بھی یہی خیال کیا ہے ہم نے علماء
کے اقوال کو وہاں نقل کر دیا ہے۔ معاذۃ العدویہ
بیان کرتی ہے۔ کہ میں نے علی السلام کو بصرہ کی مسجد
میں منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ میں صدیق اکبر ہوں۔
میں ابوبکر کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا میں
ابوبکر کے اسلام لانے سے پہلے لایا۔ اسکو معارف
میں ابن قتیبہ نے بیان کیا ہے۔ ابوذر رضؓ سے روای
ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو
علی علیہ السلام سے فرماتے ہوئے سنا تم سب سے
پہلے مجھ پر ایمان لائے۔ اور میری تصدیق کی اس
کو حاکمی نے بیان کیا۔ سلیمان سے روایت ہے۔
اس وقت میں سب سے پہلے علی رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور سب سے پہلے اسلام
لائے ایک مرفوع حدیث رسول اللہ سے نقول
ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔
حوض کوثر پر سب سے پہلے علی وارد ہوں گے ایک
روایت میں ہے۔ کہ علی تم سے پہلے حوض پر وارد
ہوں گے۔ علی بن ابی طالب تم سب سے پہلے اسلام
لائے ثعلبی وغیرہ نے بیان کیا۔ ابن عباس سے
روایت ہے۔ سب سے پہلے سبقت کرنے والے تین

الی عیسی وعلی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرجہ ابن الضحاک فی الآحاد والمثانی۔

اشخاص ہیں۔ یوشع بن نون نے موسےٰ پر ایمان لانے میں سبقت کی۔ صاحب یاسین نے عیسیٰ کیطرف اور علیؑ نے نبی کیطرف اسکو ابن ضحاک نے احاد اور مثانی میں بیان کیا

ذکر انہ اوّل من صلی :۔

علی نے سب سے پہلے نماز پڑھی :

عن ابن عباس انہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ وذکر منہا انہ اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجہ ابو عمر وخرج الترمذی منہ ۔ وعن ابن عباس اول من صلی علی رضی اللہ عنہ وخرج ابو القاسم فی الموافقات کذلک ۔ وعن انس قال استبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین و صلی علی یوم ثلاث خرجہ الترمذی و ابو عمر وفی بعض طرقہ بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین و سلم علی یوم الثلاث خرجہ البغوی فی معجمہ وعن الحکم بن عیینۃ قال: خدیجۃ اول من صدق، وعلی اول من صلی الی القبلۃ خرجہ الحافظ السلفی وعن رافع قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الاثنین وصلت خدیجۃ آخر یوم الاثنین وصلی یوم الثلاث من الغد قبل ان یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد سبع سنین واشہر خرجہ الثعلبی

ابن عباس نے کہا علی کی چار ایسی خصوصیات ہیں جس میں اور کوئی آپکا شریک نہیں ہے۔ آپ پہلے عربی و عجمی ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ اسکو ابو عمر اور اس سے ترمذی نے بیان کیا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے سب سے پہلے رسول اللہ کیساتھ نماز پڑھی۔ اسکو ابو القاسم نے الموافقات میں بیان کیا۔ انس سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم نے سوموار کو اعلان نبوت کیا۔ علی نے منگل کو آپکے ساتھ نماز ادا کی۔ ترمذی اور ابو عمر نے نقل کیا۔ ابو عمر کے بعض سلسلہ روایات میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوموار کو منصب رسالت پر فائز ہوئے اور علی منگل کو اسلام لائے۔ بغوی نے اسکو معجم میں ذکر کیا۔ حکم بن عیینہ نے کہا کہ خدیجہؓ نے سب سے پہلے تصدیق کی۔ اور علیؑ سب سے پہلے قبلہ رو ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ

وعنه قال صليت قبل ان تصلي الناس بسبع سنين
وفي رواية اسلمت قبل ان يسلم الناس بسبع سنين وفي
رواية صليت مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلاث سنين قبل أن
يصلي معه أحد من الناس خرجهن
أحمد في المناقب وعنه انه كان
يقول أنا عبد الله وأخو رسول
الله صلى الله عليه وسلم وأنا الصديق
الاكبر ولقد صليت قبل الناس
بسبع سنين خرجهن القلعي و
عن علي قال عبدت الله قبل أن
يعبده أحد من هذه الامة
خمس سنين خرجه ابو عمر. وعن
عفيف الكندي قال كنت امرأ
تاجراً فقدمت الحج فأتيت
العباس بن عبد المطلب لابتاع
منه بعض التجارة وكان امرأ
تاجراً قال فوالله اني لعند بمنى
اذا خرج رجل من خباء قريب
منه فنظر الى السماء فلما رآها
قام يصلي ثم خرجت امرأة من ذلك

نماز پڑھی۔ حافظ سلفی نے ذکر کیا۔
رافع سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے سوموار کو نماز پڑھی۔ اور
خدیجہ نے سوموار کے آخری حصہ میں نماز ادا
کی۔ علی دوسرے روز منگل کو نماز پڑھی۔ صرف
علی ہی سات سال اور کچھ ماہ لوگوں سے پہلے آنحضرت
کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ اس کی قلعی نے
بیان کیا۔
علی نے فرمایا۔ میں لوگوں سے سات سال پہلے رسول
اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا۔
ایک روایت میں ہے۔ کہ میں لوگوں سے سات
سال پہلے رسول اللہ پر اسلام لایا۔ ایک اور
روایت میں ہے کہ میں لوگوں سے تین سال پہلے
رسول اللہ کیساتھ نماز پڑھتا رہا۔
ان احادیث کو احمد نے مناقب میں بیان کیا
علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا
میں خدا کا بندہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں
میں سات سال لوگوں سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ
نماز پڑھتا رہا ہوں۔ ان احادیث کو قلعی نے
بیان کیا ہے۔

النجار فقامت خلفه فصلت ثم خرج
غلام حين راهق الحلم فقام معه
يصلي قال فقلت للعباس يا عباس
ماهذا قال هذا محمد بن عبد الله بن
عبد المطلب ابن اخي قال قلت من
هذه المراة قال خديجة بنت خويلد
قال فقلت من هذا الفتى قال هذا
ابن عمه علي بن ابي طالب قال قلت
فما الذي يصنع قال يصلي وهو يزعم
انه نبي ولم يتبعه احد على امره
الا امراته وابن عمه هذا الفتى وهو
يزعم انه سيفتح عليه كنوز كسرى
وقيصر قال فكان عفيف وهو
ابن الاشعث بن قيس يقول واسلم
بعد ذلك وحسن اسلامه لوكان
الله رزقني الاسلام يومئذ فاكون
ثانيا مع علي بن ابن طالب ۔ وعن
حبة العرني قال سمعت عليا يقول
انا اول رجل صلى مع النبي صلى الله
عليه وسلم خرجهما احمد وعن
حبة ايضا قال رايت عليا ضحى

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ میں نے
تمام اُمت سے پہلے پانچ سال خدا کی عبادت
کی۔ اسوقت اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں
کرتا تھا۔ ابو نعیم نے نقل کیا۔ (دوسرے علی کا مقابلہ
کر سکتے ہیں؟)
عفیف کندی سے روایت ہے۔ کہ میں تاجر اوی
تھا میں حج کے زمانہ میں مکہ میں آیا چونکہ عباس
بن عبد المطلب تاجر آدمی تھا۔ آپکے پاس کچھ
چیزیں خریدنے کیلئے حاضر ہوا۔ خدا کی قسم میں
آپکے پاس منیٰ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک قریب
کے خیمہ سے ایک شخص نکلا۔ آسمان کی طرف نگاہ
کی۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ اسی جگہ سے ایک
ایک عورت نمودار ہوئی۔ وہ آپ کے پیچھے نماز
پڑھنے لگی۔ پھر ایک لڑکا باہر آیا۔ جو بلوغت
کے قریب تھا۔ وہ اس شخص کیساتھ کھڑے ہو کر
نماز پڑھنے لگا۔ میں نے عباس سے کہا یہ کون
شخص ہے۔ کہا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
میرے بھائی کے فرزند ہیں۔ میں نے کہا عورت
کون ہے۔ کہا یہ اس کی بیوی خدیجہ بن خویلد ہیں
میں نے کہا یہ نوجوان کون ہے۔ کہا یہ اس شخص
ابن عم علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ میں نے کہا یہ لوگ کیا

على المنبر لم أره ضحك ضحكا أكثر
منه حتى بدت نواجذه ثم قال ذكرت
قول ابي طالب ظهر علينا أبو طالب
وأنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم ونحن نصلي ببطن نخلة قال
ما هذا التصنعان يا ابن أخي فقال يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى الاسلام
فقال ما بالذي تصنعان أو الذي
تقولان بأس ولكن والله لا تعلو
أستي أبدا وضحك تعجبا من قول
أبيه ثم قال اللهم لا أعرف لك
عبدا من هذه الامة عبدك قبلي
غير نبيك ثلاث مرات لقد صليت
قبل ان يصلي الناس خرجه أحمد
وخرجه في المناقب وزاد لقد
صليت قبل أن يصلي أحد سبعا
حبة العرني ضعيف - قال ابن سماعة
وذكر بعض اهل العلم أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان إذا
حضرت الصلاة خرج الى شعاب
مكة وخرج معه علي بن ابي طالب

کر رہے ہیں۔ کیا نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس شخص
کا خیال ہے کہ میں نبی ہوں۔ اسوقت آپکا پیرو
صرف آپکی عورت اور آپ کے ابن عم یہ نوجوان
کر رہے تھے۔"

اسکو یقین ہے کہ عنقریب آپ کیلئے کسریٰ
اور قیصر کے خزانے کھل جائیں گے۔ عفیف
اشعث بن قیس کا فرزند ہے۔ بعد میں اسلام
لایا۔ جو اچھے اسلام والا تھا۔ کہتا ہے اگر مجھے
خدا اسوقت اسلام لانے کی نعمت سے نوازتا
تو میں علیؑ کیساتھ دوسرا اسلام لانیوالا ہوتا۔
حبۃ العرنی نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام
کو فرماتے سنا میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی
کریم صلعم کیساتھ نماز پڑھی۔ ان دونوں
حدیثوں کو ابو احمد نے نقل کیا۔ نیز حبۃ
العرنی نے ذکر کیا کہ میں نے علیؑ کو منبر پر اتنا
ہنستے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں
تھیں۔ ایسا میں نے آپکو کبھی ہنستے ہوئے
نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا مجھے ابو طالبؑ کی بات
یاد آگئی۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیساتھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہے
تھے۔ ابو طالبؑ تشریف لائے۔ فرمایا تم لوگ کیا کر رہے ہو

مستخفيا من عمه أبي طالب ومن جميع
أعمامه وسائر قومه فيصليان
الصلوات فيها فاذا أمسيا رجعا
فمكثا كذلك ماشاء الله أن يمكثا
ثم ان أبا طالب عثر عليهما يوما وهما
يصليان فقال لرسول الله صلى
الله عليه وسلم يا ابن أخي ما هذا
أراك تدين به قال أي عم هذا
دين الله ودين ملائكته ودين
رسله ودين ابينا ابراهيم او كما
قال صلى الله عليه وسلم وبعثني الله
به رسولا الى العباد وانت يا عم
أحق من بذلت له النصيحة و
دعوته الى الهدى وأحق من
أجابني اليه واعانني عليه او كما
قال فقال أبو طالب اي ابن أخي اني
والله لا استطيع ان أفارق دين
آبائي وما كانوا عليه ولكن والله
لا يخلص اليك شئ تكرهه ما
بقيت * وذكروا انه قال لعلي
اي بني ما هذا الدين الذي أنت عليه

لے میرے بھائی کے فرزند۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو طالبؑ کو اسلام
کی دعوت دی۔ آپ نے کہا جو کچھ تم کر رہے ہو یا کہتے
ہو خطرے کی بات ہے (ہرگز نہیں حضرت
طالب مسلمان تھے اور اسلام پر انتقال فرمایا)
علیؑ اپنے باپ کی بات سے تعجب سے سننے لگے (ابو
طالب کامل الایمان انسان تھے) پھر فرمایا یا اپنے
والے میں اس امت میں کوئی ایسا بندہ نہیں
دیکھتا جو میرے اور تیرے نبی کے سوا تیری
عبادت کرتا ہو۔ تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے سب
لوگوں سے پہلے نماز پڑھی۔ احمد نے اسکو نقل
کیا۔ مناقب میں یہ رسالہ مزید تحریر کئے ہیں۔
میں نے تمام لوگوں سے سات سال نماز پڑھی۔
حبۃ العربی ضعیف ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بعض اہل
علم نے ذکر کیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی گھاٹیوں
کی طرف تشریف لے جاتے۔
علی بن ابی طالبؑ آپکے ساتھ ہوتے تھے۔
آپ اپنے چچا ابو طالبؑ اور تمام اعمام اور
تمام قوم سے مخفیہ جاتے وہاں جاکر نماز پڑھتے۔

ابو طالبؑ نے علیؑ سے کہا بیٹے! یہ کونسا دین ہے جس پر عمل کرتے ہو

قال یا أبت آمنت برسول الله صلی الله علیه وسلم وصدقت بما جاء به وصلیت معه لله واتبعته فزعموا انه قال أما انه لم یدعك الا الی خیر فالزمه خرجه ابن اسحاق

عرض کیا بابا جان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہوں آپ کے ساتھ خدا کی نماز پڑھتا ہوں آپ کا کہا مانتا ہوں حضرت ابو طالب نے فرمایا آنحضرتؐ آپ کو نیکی کی دعوت دیں گے۔ آپؐ کا ساتھ نہ چھوڑو۔

الفصل الخامس فی هجرته

قال ابن اسحاق وأقام علی بمکة بعد النبی صلی الله علیه وسلم ثلاث لیال وأیامها حتی أدی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الودائع التی کانت عنده للناس حتی اذا فرغ منها لحق برسول الله صلی الله علیه وسلم فنزل معه علی کلثوم بن زهدا ولم یقم بقباء الا لیلة او لیلتین۔

فصل ۵ آپ کی ہجرت کے بارے میں۔

ابن اسحاق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے علیؑ مکہ میں تین دن اور تین راتیں قیام فرما رہے۔ رسول اللہ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں وہ لوگوں کو واپس کیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ کلثوم بن زہدم کے پاس قیام کیا۔ قباء میں ایک رات یا دو راتیں رہے۔

الفصل السادس فی خصائصه

(ذکر اختصاصه بأنه اول من اسلم واول من صلی) تقدم احادیث هذا الذکر فی الفصل قبله ذکر انه اول من یجثو للخصومة یوم القیامة :- عن علی قال انا

فصل ۶ آپؐ کے خصوصیات۔

آپ سب سے پہلے آنحضرتؐ پر ایمان لائے اور آنحضرتؐ کیساتھ نماز پڑھی۔ اس قسم کی احادیث پہلے ایک فصل میں ذکر ہوئیں ہیں۔ قیامت میں سب سے پہلے آپ اپنا مقدمہ (اللہ کے حضور میں) پیش کریں گے۔ علی علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے

اول من يجثو للخصومة بين يدي الرحمن يوم القيامة قال قيس فيهم نزلت هذان خصمان اختصموا في ربهم قال هم الذين تبارزوا يوم بدر علي وحمزة وعبيدة بن الحارث وشيبة بن ربيعة وعتبة بن ربيعة والوليد بن عتبة، وفي رواية ان عليا قال فينا نزلت هذه الاية وفي مبارزتنا يوم بدر هذان خصمان اختصموا في ربهم خرجه البخاري۔

پہلے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔ قیس نے کہا ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "یہ دو مخالف خدا کی بارگاہ میں اپنا جھگڑا پیش کریں گے یہ لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔ جو جنگ بدر میں آپس میں مقابلہ کیا تھا۔ علیؑ۔ حمزہؓ۔ عبیدہ بن حارث۔ رأبیعہ اور ولید بن عتبہ، ایک اور روایت میں ہے کہ علیؑ نے فرمایا یہ آیت هذان خصمان في ربهم جنگ بدر کے موقعہ پہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ بخاری نے ذکر کیا"

ذكر انه أول من يقرع باب الجنة بعد النبي صلى الله عليه وسلم

عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي انك اول من يقرع باب الجنة فتدخلها بغير حساب بعدي خرجه الامام علي بن موسى الرضي في مسنده۔

"نبیؐ کے بعد سب سے پہلے آپ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے"

علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ! میرے بعد سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس میں بلا حساب داخل ہوگے۔ اسکو امام علی بن موسےٰ رضاؑ نے اپنی مسند میں بیان کیا۔

ذكر اختصاصه بأجابة الله تعالى له

عن انس بن مالك قال كان عند النبي

خداوند عالم کا محبوب ہونا"

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم
ائتنی بأحب خلقك الیك یأکل معی
ھذا الطیر فجاء علی بن أبی طالب فاذ
کل معه خرجه الترمذی وقال غریب
والبغوی فی المصابیح فی الحسان
وخرجه الحربی وزاد بعد قوله
أھدی الرسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم طیر وکان مما یعجبه أکله و
زاد بعد قوله فجاء علی بن ابی طالب
فقال استاذن علی رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم فقلت ما علیه اذن
وکنت أحب أن یکون رجلا من
الانصار وخرجه عمر بن شاهین
ولم یذکر زیادة الحربی وقال بعد
قوله فجاء علی فردوته ثم جاء فردوته
فدخل فی الثالثة أو فی الرابعة فقال
له النبی صلی اللہ علیه وسلم ما حبسك
عنی ادما ابطاء بك عنی یا علی قال
جئت فردنی أنس قال ما أنس ما حملك
علی ما صنعت قال رجوت أن یکون
رجلا من الانصار فقال یا أنس

علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھونا ہوا پرندہ
موجود تھا۔ آپ نے فرمایا پانے والے میرے
پاس وہ شخص بھیج جو تمہارے نزدیک
تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہو اور میرے ساتھ
یہ پرندہ تناول کرے۔ حضرت علی علیہ
السلام تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ
وہ پرندہ تناول کیا۔ ترمذی نے بیان کیا۔
کہا یہ حدیث غریب ہے۔ بغوی نے مصابیح
میں اس حدیث کو حسان شمار کیا۔ حربی نے
حدیث نقل کرنے کے بعد یہ الفاظ زیادہ
بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں پرندہ بطور ہدیہ
پیش ہوا۔ علی علیہ السلام تشریف
لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں جانے کی اجازت طلب
کی۔ میں (انس) نے کہا اجازت نہیں ہے
میں اس بات کو پسند کرتا تھا۔ انصار میں سے
کوئی آدمی ہو۔ عمر بن شاہین نے حدیث
بیان کی۔ لیکن حربی کی زیادتی بیان نہیں کی۔
انس کا قول نقل کیا کہ (رسول اللہ صلعم) کی
دعا کے بعد علی علیہ السلام تشریف لائے۔

أو في الانصار خير من علي أو أفضل
من علي وخرجه النجار عنه وقال
قدمت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم طيرا فسمى وأكل لقمة وقال
اللهم ائتني بأحب الخلق اليك والي
فأتى علي فضرب الباب فقلت من
انت قال علي قلت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم على حاجة ثم اكل
لقمة وقال مثل الاولى فضرب علي
فقلت من أنت قال علي قلت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
على حاجة ثم أكل لقمة وقال مثل ذلك
قال فضرب علي ورفع صوته فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا
أنس افتح الباب قال فدخل فلما رآه
النبي صلى الله عليه وسلم تبسم ثم قال
الحمد لله الذي جعلك فاني أدعو
في كل لقمة أن يأتيني الله بأحب
الخلق اليه والي فكنت أنت قال

فو الذي بعثك بالحق نبيا اني لاضرب
الباب ثلاث مرات ويردني أنس قال

میں نے آپ کو واپس لوٹا دیا۔ پھر تشریف
پھر لوٹا دیا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ آنحضرتؐ
کی خدمت میں تشریف لائے۔ رسول اللہؐ
نے علیؓ سے دریافت کیا "کیوں دیر لگائی"
عرض کیا۔ میں حاضر ہونے کی نیت سے آتا لیکن
مجھے انس اندر آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔
انس سے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟
عرض کیا میرا مقصد تھا کہ آپ کے پاس
انصار میں سے کوئی آدمی آکر پرندہ تناول
کرے۔ فرمایا انصار میں علیؓ سے اچھا یا
افضل آدمی موجود ہے؟ بخاری نے انس سے
روایت کی ہے۔ انس نے کہا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھونا
ہوا پرندہ پیش کیا۔ آپ نے ایک لقمہ کھا
کر فرمایا پالنے والے میرے پاس وہ شخص
بھیج جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب
ہو۔ علیؓ نے دق الباب کیا۔ میں نے کہا کون
ہو؟ فرمایا علیؓ ہوں۔ میں نے کہا رسول اللہ
کام میں مصروف ہیں۔ رسول اللہؐ نے پھر لقمہ
تناول فرما کر وہی بات دہرائی۔ علیؓ نے دروازہ
کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہو؟ فرمایا

فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لما
رددته قال کنت أحب رجلا من
الانصار فتبسم النبی صلی اللّٰہ
علیہ وسلم وقال ما یلام الرجل علی
قومه۔ وعن سفینه قال اُهدت
امراة من الانصار الی رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم طیرین بین
رغیفین فقدمت الیه الطیرین
فقال صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰهم
ائتنی بأحب خلقك الیك والی
رسولك ثم ذکر معنی حدیث البخاری
وقال فی اخره فأکل مع رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الطیرین
حتی فنیا ؛

میں علیؑ ہوں۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کام میں مصروف ہیں۔ آنحضرتؐ نے لقمہ تناول
فرما کر پہلے کی طرح بات کی۔ علیؑ نے پھر دروازہ
کھٹکھٹایا اور اپنی آواز کو بلند کیا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس سے فرمایا
دروازہ کھول دو۔ انس کا بیان ہے کہ علیؑ تشریف
لائے۔ رسول اللہؐ نے آپکو دیکھکر مسکرا کر فرمایا
شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا میں ہر
لقمہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے کہتا تھا اس شخص کو میرے
پاس بھیج جو تمام مخلوق سے تیرے اور میرے
نزدیک زیادہ محبوب ہو۔ خدا نے تمہیں بھیجا۔ علیؑ
نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو برحق
نبی بنا کر بھیجا۔ میں نے تین دفعہ دروازہ
کھٹکھٹایا لیکن انس نے تینوں دفعہ مجھے اندر
آنے سے روکا ہے رسولؐ نے انس سے فرمایا تم نے علیؑ کو کیوں
روکا؟ عرض کیا میں چاہتا تھا کہ یہ سعادت انصار کا کوئی
آدمی حاصل کرے رسول اللہؐ نے مسکرا کر فرمایا اپنی قوم کی محبت میں
آدمی پر ملامت نہیں کی جاتی سفینہ سے روایت ہے کہ انصار
عورت نے رسول اللہؐ کی خدمت میں پکے ہوئے پرندے دو روٹیوں کے
درمیان رکھکر بھیجے رسولؐ نے فرمایا پالنے والے میرے پاس اس شخص کو بھیج
جو تجھے رسولؐ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔ پھر راوی بخاری
کی حدیث کا مضمون بیان کیا اور آخر میں کہا کہ علیؑ نے رسولؐ کیساتھ
دونوں پرندے کھائے حتیٰ کہ ختم ہو گئے۔

ذکر اختصاص باحبیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عائشۃ سئلت ای الناس احب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا ان کان ما علمت صواما قواما فخرجہ الترمذی وقال حسن غریب وعنہا رضی اللہ عنہا ذکر عندہا علی فقالت ما رأیت رجلا کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ ولا امرأۃ احب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امرأتہ خرجہ الخلعی والحافظ الدمشقی۔

وعن معاذۃ العفاریۃ قالت کان لی انس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرج معہ فی الاسفار و اقوم علی المرضی واری الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ھذا احب الرجال الی اکرمھم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ خرجہ الخجندی۔

وعن مجمع قال دخلت مع ابی علی عائشۃ فسألتہا عن مسراھا یوم الجمل فقالت کان قدرا من اللہ وما لتہا عن علی فقالت سألت عن

"رسول اللہ کا محبوب ترین آدمی"

عائشہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ کو کون شخص زیادہ پیارا تھا۔ کہنے لگیں فاطمہ۔ پوچھا گیا۔ مردوں میں سے کون تھا۔ کہنے لگیں فاطمہ کا شوہر تم نہیں جانتے جو بڑا روزے دار اور بہت تہجد گذار تھا۔ اس حدیث کو ترمذی نے اپنی کتاب میں نقل کیا۔ اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے عائشہ کے پاس علی کا ذکر ہوا۔ کہنے لگیں مردوں میں علی اور عورتوں میں فاطمہ رسول اللہ کو زیادہ محبوب تھیں۔ اس حدیث کو مخلص اور حافظ دمشقی نے نقل کیا۔

أحب الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وزوج أحب الناس كان اليه وعن معاوية بن ثعلبة قال جاء رجل الى أبي ذر وهو في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أبا ذر ألا تخبرني بأحب الناس اليك فاني أعرف ان أحب الناس اليك أحبهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اي ورب الكعبة احبهم الى احبهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم هو ذاك الشيخ وأشار الى علي خرجه الملاء ؛ وقد تقدم لابي بكر مثل هذا في المتفق عليه فيحمل هذا على ان عليا أحب الناس اليه من اهل بيته وعائشة أحب اليه مطلقا جمعا بين الحديثين ويؤيده ما رواه الدولدني ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة انكجك أحب أهل بيتي الى وخرجه عبد الرزاق ولفظه انكجك أحب أهلي الى

معاذیہ غفاریہ کا بیان ہے مجھے رسول اللہ سے خاص انس تھا جب آپ جنگلوں میں تشریف لے جاتے تو میں آپکے ساتھ ہوتی مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی۔

میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ عائشہ کے گھر میں تھے۔ علیؑ آنحضرت کے پاس نہیں میں نے سنا رسول اللہ عائشہ سے فرماتے تھے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ عزت والے علیؑ ہیں علیؑ کی منزلت کو جانو اور آپ کی تعظیم کیا کرو

مجمع نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا میں نے آپ سے جنگ جمل میں جانے کی وجہ پوچھی۔ فرمانے لگیں خدا کی تقدیر میں ایسا لکھا تھا۔ میں نے آپ سے علیؑ کے بارے میں پوچھا فرمانے لگیں علیؑ رسول اللہ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے، معاویہ بن ثعلبہ نے کہا کہ ابوذر مسجد رسولؐ میں تھے ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا پسندیدہ شخص کون ہے؟ میں جانتا ہوں جو شخص آپکا پسندیدہ ہوگا وہ رسول اللہ کا بھی پسندیدہ ہوگا۔ ابوذرؓ نے کہا رب کعبہ کی قسم میرے نزدیک اور رسول اللہ کے نزدیک فلاں بزرگ پسندیدہ ہیں آپ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔

ذکر اختصاصه بانه من النبی صلی اللہ علیه وسلم بمنزلة الراس من الجسد

عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی منی بمنزلة رأسی من جسدی خرجه الملاء

ذکر اختصاصه بأنه من النبی صلی اللہ علیه وسلم بمنزلة هارون من موسیٰ

عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لعلی أنت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی أخرجاه وأخرجه الترمذی وأبو حاتم ولم یقولا الا انه لا نبی بعدی ؛ وعنه قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علیا في غزوة تبوك فقال یا رسول اللہ تخلفني في النساء والصبیان قال اما ترضی أن تکون منی بمنزلة

رسول اللہ سے علیؑ کو وہ خصوصیت جو سر کو جسم سے ہوتی ہے

براؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو میرے جسم سے سر کو حاصل ہے۔

علیؑ کو رسولؐ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بخاری، مسلم، ترمذی اور ابو حاتم نے اس حدیث کو روایت کیا۔

سعد سے روایت ہے جنگ تبوک کے موقع پر رسولؐ اللہ نے علیؑ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بناتے ہیں فرمایا تم اس بات پر راضی نہیں

هارون من موسى الا انه لا نبي
بعدي خرجه أحمد ومسلم و أبو حاتم
وفي رواية غيرانه ليس معي نبي
خرجهما ابن الجماح ؛ وعنه قال
لما نزل رسول الله صلى الله عليه
وسلم الجرف طعن رجال من المنافقين
في امرة علي وقالوا انما خلفه استثقالا
لا فخرج علي فلحق سلاحه حتى أتى النبي
صلى الله عليه وسلم بالجرف فقال
يارسول الله ما تخلفت عنك
في غزاة قط قبل هذه قد زعم
المنافقون انك خلفتني استثقالا
فقال كذبوا ولكن خلفتك بما ورائي
فارجع فاخلفني في أهلي أفلا ترضى
أن تكون مني بمنزلة هارون من
موسى الا انه لا نبي بعدي خرجه ابن
اسحاق وخرج معناه الحافظ الدمشقي
في معجمه ؛ وعن سفيان وقد قال
له المهدي حدثني بأحسن فضيلة
عندك لعلي قال حدثني سلمة بن كهيل
عن حجية بن عدي عن علي قال قال

جو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے
جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ احمد، مسلم اور ابو حاتم
نے اس حدیث کو بیان کیا اور روایت
میں ہے کہ فرمایا میرے ساتھ کوئی نبی نہیں ہو
گا۔ دونوں حدیث کو ابن جراح نے بیان کیا۔
سعد سے روایت ہے جرف میں قیام کیا تو منافقین
نے علیؑ کی نیابت میں چہ میگوئیاں کیں کہ آنحضرتؐ
علیؑ کو بوجھ سمجھ کر ساتھ نہیں لے گئے۔ علیؑ ہتھیار لگا کر
رسول اللہ کی خدمت میں جرف میں گئے عرض کیا یا رسول
اللہ میں اس جنگ کے سوا کسی دوسری جنگ میں پیچھے نہیں رہا۔
منافق کہتے ہیں کہ آپ مجھے ایک بوجھ سمجھ کر ساتھ نہیں لے
گئے۔ فرمایا جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے تمہیں اپنا قائمقام
بنایا ہے۔ واپس جاؤ۔ میرے اہل و عیال میں میرے
نائب بنے رہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ
تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو
موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔
سفیان سے روایت ہے کہ مجھے مہدی نے کہا ہے علیؑ
کی وہ فضیلت بتایئے جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ
اچھی ہو۔ سفیان نے کہا مجھے سلمہ بن کہیل حجیہ بن
عدی وہ علیؑ سے روایت کرتے ہیں

رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي خرجه الحافظ السلفي في النسخة البغدادية وعن أسماء بنت عميس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اقول لما قال اخي موسى اللهم اجعل لي وزيرا من أهلي أخي عليا اشدد به أزري وأشركه في أمري كي نسبحك كثيرا ونذكرك كثيرا انك كنت بنا بصيرا خرجه احمد في المناقب والمراد بالامر غير النبوة بذكر ما تقدم وقد تعلق بعض الرافضة بهذا الحديث في انه الخليفة بعده ولا دلالة فيه ۞ وقد سبق الكلام مستوفيا في شرح لفظه ومعناه في فصل خلافة أبي بكر ۞ وعن عمر وقد سمع رجلا يسب عليا فقال اني لاظنك من المنافقين سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ نے علیؓ سے فرمایا۔ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا پالنے والے میں وہی بات کہونگا جو میرے بھائی موسیٰؑ نے کہی تھی میرے بھائی علیؓ کو میرا وزیر بنا۔ مجھے اسکے ذریعہ طاقت دے میرے کام میں اسکو شریک بنا۔ تاکہ ہم تیری تسبیح اور ذکر زیادہ سے زیادہ کریں تو ہمارے حالات سے آگاہ ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے علیؓ کی خلافت ثابت ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔

عمر سے روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو علیؓ گالیاں دیتے ہوئے سنا۔ اس شخص سے کہا تم منافق معلوم ہوتے ہو۔ میں نے رسول اللہ کو علیؓ سے فرماتے ہوئے سنا تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يقول لعلى أنت منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى خرجه ابن السمان وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلى ثلاث خصال لو دوت ان لى واحدة منهن بنيا أنا وابو عبيدة وابو بكر جماعة من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم اذ ضرب النبى صلى الله عليه وسلم منكب على فقال يا على أنت اول المومنين ايمانا واول المسلمين اسلاما وانت منى بمنزلة هارون من موسى خرجه ابن السمان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کے بارے میں تین ایسی باتیں بیان فرمائیں میں چاہتا تھا ان میں ایک بات مجھے نصیب ہو جاتی۔ میں خود ابو عبیدہ ابوبکر اور صحابہ کی ایک جماعت رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھی۔ آنحضرتؐ نے علیؓ کے شانے پر ہاتھ مار کر فرمایا یا علیؓ تم ایمان کے لحاظ سے پہلے مومن اسلام لانے میں پہلے شخص ہو۔ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسےٰ سے حاصل تھا۔

ذكر اختصاصه بانه من النبى صلى الله عليه وسلم كمنزلة النبى صلى الله عليه وسلم من الله عز وجل

علی کو نبی سے وہ مرتبہ حاصل تھا جو نبیؐ کو خدا سے تھا

قال جاء أبو بكر وعلى يزورون قبر النبى صلى الله عليه وسلم بعد وفاته ببعة ايام قال على لابى بكر تقدم يا

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے چند دن بعد ابوبکر اور علی آنحضرت کی قبر کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے علیؓ نے

خليفة رسول الله فقال ابوبكر ما كنت لاتقدم رجلا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على منى بمنزلتى من ربى خرجه ابن السمان في الموافقة ۔

ابوبکر سے کہا رسول اللہ کے خلیفہ آگے بڑھو۔ ابوبکر نے کہا میں ایسے شخص سے آگے کیسے جا سکتا ہوں جسکے بارے میں رسول اللہ نے کہا ہو علیؑ کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے۔ جو میرے رب کو مجھ سے۔

ذكر اختصاصه بأنه أقرب الناس قرابة من النبى صلى الله عليه وسلم

علی رسول اللہ کے سب سے زیادہ قریبی تھے

عن الشعبى ان أبا بكر نظر الى على بن أبى طالب فقال من سره أن ينظر الى أقرب الناس قرابة من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأعظمهم عنه غنا واحظهم عنده منزلة فلينظر وأشار الى على بن أبى طالب خرجه ابن السمان ۔

شعبی سے مروی ہے کہ ابوبکر نے علیؑ کی طرف دیکھکر فرمایا جو شخص رسول اللہ کا زیادہ قریبی اور آپ کے نزدیک زیادہ منزلت والا شخص دیکھنا چاہیئے انکو علیؑ کی طرف سے دیکھنا چاہیئے۔ آپ نے علیؑ کیطرف اشارہ کیا۔ خدا کی طرف سے جبرائیل کا اگاہ کرنا کہ علیؑ کو رسول سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسےٰ سے تھا

ذكر اخبار جبريل عن الله بأن عليا من النبى صلى الله عليه وسلم بمنزلة هارون من موسى

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے جبرائیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یا محمد! خداوند عالم سلام کے بعد کہتا ہے کہ علیؑ کو تم سے وہ منزلت

من أسماء بنت عميس قالت هبط

جبریل علیہ السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویقول لک علی منک بمنزلۃ ھارون من موسی لکن لا نبی بعدک خرجہ الامام علی بن موسی۔

حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کو امام رضا علیہ السلام نے بیان کیا۔

ذکر اختصاصہ بأن لہ من الاجر ومن المغنم مثل ما للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک ولم یحضرھا

جنگ تبوک میں علیؑ کو ثواب اور مال غنیمت رسول اللہ کی مانند ملا۔ آپ جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غزوۃ تبوک أما ترضی أن یکون لک من الاجر مثل مالی ولک من المغنم مثل مالی خرجہ الخلعی۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ نے جنگ تبوک کے موقعہ پر علیؑ سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو ثواب اور مال غنیمت میری مانند ملے گا۔

ذکر اختصاصہ بأنہ مثل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیؑ مثل نبیؐ ہیں

عن المطلب بن عبد اللہ أبی

عبد المطلب بن عبد اللہ ابو حنطب سے

حيطب قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لوفد ثقيف حين
جاؤه لتسلمن أو لابعثن عليكم
رجلا منى أو قال مثل نفسى فليضر
بن أعناقكم وليسبين ذراريكم
وليأخذن أموالكم قال عمر فوالله
ما تمنيت الامارة الا يومئذ فجعلت
أنصب صدرى رجاء أن يقول هو
هذا قال فالتفت الى على فأخذ بيده
وقال هو هذا هو هذا خرجه عبد
الرزاق فى جامعه وأبو عمر وابن
السمان ؛ وعن زيد بن نفيع
قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لينتهين بنو ربيعة أو لابعثن
اليهم رجلا كنفسى يمضى فيهم أمرى
يقتل المقاتلة ويسبى الذرية
قال فقال أبو ذر فما راعنى الا برد
كف عمر فى حجرتى من خلفى فقال
من تراه يعنى قلت ما يعنيك ولكن
يعنى خاصف النعل يعنى عليا خرجه
أحمد فى المناقب وعن أنس بن مالك

سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے
ثقیف کے وفد سے فرمایا۔ تمہیں اسلام
لانا چاہیئے ورنہ میں تمہارے پاس اپنا
آدمی بھیجوں گا۔ یا فرمایا اپنی مثل آدمی
بھیجوں گا جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔
تمہاری اولاد کو قید کرے گا تمہارا مال
لے لے گا۔ عمر نے کہا مجھے اس روز سرداری
کرنے کا شوق ہوا۔ میں سینہ تان کر
رسول اللہ کے آگے ہوتا تھا تاکہ آپ
یہ عہدہ مجھے عطا فرمائیں۔ رسول اللہ
نے علی کا ہاتھ پکڑ کر دو دفعہ فرمایا یہ
وہ شخص ہے۔ زید بن نفیع سے مروی
ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنو ربیعہ
کو باز آجانا چاہیئے ورنہ میں انکے پاس
اپنے نفس کی مانند آدمی بھیجونگا جو ان میں
میرا حکم نافذ کریگا ان سے جنگ کریگا اور انکی
اولاد کو قید کریگا۔ ابوذرؓ نے کہا عمر نے
پیچھے سے میری گود میں ہاتھ ڈال کر کہا اس سے
کون مراد ہے۔ میں نے کہا آپ وہ شخص نہیں ہیں
بلکہ جوتے کو ٹھیک کرنے والے علیؑ مراد ہیں۔
انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من نبی الا و له نظیر في اُمته علی نظیری خرجه الخلعی و قد تقدم مستوعبا في مناقب الاعداد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کی امت میں اس کا ایک نظیر ہوتا ہے۔ میری نظیر علیؑ ہیں۔

ذکر اختصاص علی بانه قسیم النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی نور کان علیه قبل خلق الخلق

مخلوق کی پیدائش سے پہلے علیؑ نبیؐ کے نور کا ایک حصہ ہیں

عن سلمان قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول کنت أنا و علی نورا بین یدی اللّٰہ تعالی قبل أن یخلق آدم بأربعة عشر ألف عام فلما خلق اللّٰہ آدم قسم ذلك النور جزأین فجزء أنا و جزء علی خرجه أحمد في المناقب۔

سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے۔ میں اور علیؑ خدا کے سامنے نور کی شکل میں موجود تھے جب آدم کو پیدا کیا تو نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ میں ہوں۔ اور دوسرا حصہ علیؑ ہیں۔

ذکر اختصاصه بأن کفه مثل کف النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم

علیؑ کا ہاتھ نبیؐ کے ہاتھ کی مانند ہے

عن حبشی بن جنادة قال کنت جالسا عند أبي بکر فقال من کانت له عدة عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

حبشی بن جنادہ نے کہا میں ابوبکر کے پاس موجود تھا آپ نے کہا جس شخص سے رسول اللہ نے کوئی وعدہ کیا ہو بیان کرے ایک

علیه وسلم فقام رجل فقال یا خلیفة رسول الله وعدنی ثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وعده بثلاث حثیات من تمر فاحثها له قال فحثاها قال ابوبکر عدوها فوجدوا فی کل حثیة ستین تمرة لا تزید واحدة علی الاخری فقال ابوبکر صدق الله ورسوله قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة اهجرة ونحن خارجون من الغار تزید المدینة یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدد سواء خرجه ابن السمان فی الموافقة۔

شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ آنحضرتؐ نے کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا کہا اس کو علیؓ کے پاس لے جاؤ، کہا یا ابوالحسنؓ یہ شخص کہتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اسکو تین مٹھی کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ تین مٹھی کھجوریں اسکو دے دو۔ آپ نے تین مٹھیاں بھر کر اسکو دے دیں۔ ابوبکر نے کہا اس کو گنو۔ لوگوں نے گنا ایک مٹھی میں ساٹھ کھجوریں ہوتی تھیں نہ کم نہ زائد۔ ابوبکر نے کہا خدا کے رسولؐ نے سچ کہا۔ آنحضرتؐ نے ہجرت کی رات مجھ سے کہا جب ہم غار سے نکل کر مدینہ جا رہے تھے میرا اور علیؓ کا ہاتھ گنتی میں برابر ہے۔

ذکر اختصاصه بصلاة الملائکة علی النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه لکونهما کانا یصلیان قبل الناس،

علیؓ اور نبیؐ پر فرشتے درود بھیجتے تھے کیونکہ وہ دونوں لوگوں سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے

عن ابی ایوب قال قال رسول

ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد صلت الملائکۃ علی وعلی علی لانا کنا نصلی لیس معنا احد یصلی غیرنا خرجہ ابوالحسن الخلعی۔

فرشتے مجھ پر اور علیؑ پر درود بھیجا کرتے تھے کیونکہ ہم خدا کی نماز پڑھا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ اور کوئی شخص نماز نہیں پڑھا کرتا تھا۔

ذکر اختصاصہ بانہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ ارواحھما بمشیتہ دون ملک الموت

علیؑ اور نبیؐ کی روح خدا خود اپنی مشیت سے قبض کریگا ملک الموت کا اسمیں دخل نہیں ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی مرّ بملک جالس علی سریر من نور واحدی رجلیہ فی المشرق والاخری فی المغرب وبین یدیہ لوح ینظر فیہ والدنیا کلھا بین عینیہ والخلق بین رکبتیہ ویداہ تبلغ المشرق والمغرب فقلت یا جبرئیل من ھذا قال ھذا عزرائیل تقدم فسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی فقلت وھل تعرف ابن عمی علی قال وکیف لا اعرفہ وقد وکلنی اللہ بقبض ارواح الخلائق

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شب معراج میرا ایک فرشتے سے گذر ہوا جو نور کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اسکا ایک قدم مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا اس کے سامنے ایک تختی تھی جس میں دیکھتا تھا تمام کائنات اسکی آنکھوں کے سامنے اور تمام مخلوق اس کے گھٹنوں کے درمیان تھی اسکا ہاتھ مشرق اور مغرب میں پہنچ جاتا تھا میں نے جبرائیلؑ سے کہا یہ کون ہے کہا یہ عزرائیلؑ ہیں آپ جاکر اسکو سلام کریں میں نے جاکر سلام کیا اس نے کہا اے احمدؐ آپ پر سلام ہو آپکے ابن عم علیؑ کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ میرے ابن عم علیؑ کو

ماخلا روحك وروح ابن عمك
علی بن ابی طالب فان اللہ یتوفاکما
بمشیئتہ خرجہ الملاء فی سیرتہ۔

جانتے ہیں کہا میں علیؑ کو کیونکر نہ جانوں خداوند
عالم نے مجھے تمام مخلوق کی روحیں نکالنے کا حکم دیا ہے
آپکی اور آپکے ابن عم علی بن ابی طالب کی روح
نکالنے کا مجھے حکم نہیں ہے آپ دونوں کو اپنی مشیت سے مارےگا۔

ذکر اختصاصہ بان من آذاہ

فقد آذی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ومن أبغضہ فقد أبغضہ و
من سبہ فقد سبہ ومن أحبہ
فقد أحبہ ومن تولاہ فقد تولاہ
ومن عاداہ فقد عاداہ ومن أطاعہ
فقد أطاعہ ومن عصاہ فقد عصاہ
عن عمر بن شاس الاسلمی وکان
من أصحاب الحدیبیۃ قال خرجت
مع علی الی الیمن فجفانی فی سفری
حتی وجدت فی نفسی علیہ فلما
قدمت اظہرت شکایتہ فی المسجد
حتی بلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ناس من اصحابہ
فلما رآنی أبد أنی عنیہ یقول حدد
الی النظر حتی اذا جلست قال یا
عمرو واللہ لقد آذیتنی قلت أعوذ

جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے نبیؐ کو تکلیف دی

جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے نبیؐ کو تکلیف دی
جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے نبیؐ سے بغض رکھا
جس نے علیؑ کو گالیاں دیں اس نے نبیؐ کو گالیاں دیں
جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے نبیؐ کو دوست رکھا جس نے
علیؑ سے تولا کیا اس نے نبیؐ سے تولا کیا جس نے علیؑ سے
عداوت کی اس نے نبیؐ سے عداوت کی جس نے علیؑ کی طاعت
کی اس نے نبی کی طاعت کی جس نے علیؑ کی نافرمانی کی
اس نے نبیؐ کی نافرمانی کی عمر بن شاش اسلمی جو صلح
حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہؐ کے ساتھ تھے نے کہا
میں علیؑ کیساتھ یمن گیا آپنے راستے میں میرے ساتھ
زیادتی کی میں یہ بات دل میں رکھی جب مدینہ میں
واپس آیا تو مسجد نبوی میں علیؑ کی شکایت کی
صحابہ کے ذریعہ رسول اللہؐ کو یہ بات معلوم ہوئی
جب مجھے دیکھا تو آنکھیں کھول کر دیکھا جب میں بیٹھ گیا
تو فرمایا تم نے مجھے اذیت دی ہے میں نے عرض کیا یا
رسول اللہؐ میں آپکو اذیت دینے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں

بالله أن أوذيك يا رسول الله قال
بلى من آذى عليا فقد آذاني خرجه
أحمد وخرجه أبو حاتم مختصرا ❊
وعنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من أحب عليا فقد
احبني ومن أبغض عليا فقد أبغضني
ومن آذى عليا فقد آذاني فقد
آذى الله خرجه أبو عمر ❊ وعن
أم سلمة قالت اشهد اني سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من أحب عليا فقد احبني
ومن احبني فقد أحب الله ومن
أبغض عليا فقد أبغضني ومن أبغضني
فقد أبغض الله عز وجل خرجه المخلص
وخرجه الحاكمي عن عمار بن ياسر
وزاد في أوله من تولاه فقد تولاني
ومن تولاني فقد تولى الله ومن أحبه
الحديث ❊ وعن ابن عباس قال
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى علي بن أبي طالب فقال له أنت
سيد في الدنيا سيد في الاخرة من

فرمایا ہاں تم نے مجھے اذیت دی ہے جس نے
علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی
نیز روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست
رکھا جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے
بغض رکھا جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے
مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے
خدا کو اذیت دی۔
ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں خدا کو گواہ
کر کے کہتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے
ہوئے سنا جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے
دوست رکھا جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا
کو دوست رکھا جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے
مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے
خدا سے بغض رکھا۔ عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ
آپ نے اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ
زیادہ کئے ہیں "جس نے علیؑ سے تولا اس نے مجھ سے
تولا کیا جس نے مجھ سے تولد کیا اس نے خدا سے
تولد کیا۔ الی اخرہ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ رسول اللہؐ نے مجھے علیؑ کے پاس بھیجا آپ کے حق
میں فرمایا تم دنیا میں اور آخرت میں سردار ہو۔

أحبك قد اجنى وحبيب الله و
عدوك عدوى وعدوى عدو الله
الويل لمن أبغضك خرجه أحمد في
مناقب ۔ وعن ابن عباس انه مر لبعد
ما حجب بصره بمجلس من مجالس
قريش وهم يسبون عليا فقال
لقائده ما سمعت هؤلاء يقولون
قال سبوا عليا قال فرونى اليهم فردّه
قال ايكم الساب الله قالوا سبحان الله
من سب الله فقد اشرك قال ايكم
الساب لرسول الله صلى الله عليه
وسلم قالوا سبحان الله من سب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد كفر
قال فأيكم الساب لعلى قالوا أما هذا
فقد كان قال فأنا أشهد بالله لسمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من سب عليا فقد سبنى ومن سبنى
فقد سب الله ومن سب الله عزوجل
أكبه الله على منخريه ثم تولى عنهم

جس نے تم کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔
تمہارا دوست خدا کا دوست ہے۔ تمہارا
دشمن میرا دشمن میرا دشمن خدا کا دشمن ہے
جس نے آپ سے بغض رکھا اسکے لیئے ہلاکت ہے
جب ابن عباس نابینا ہوگئے تو آپ کا قریش
سے گذر ہوا وہ لوگ علیؑ کو گالیاں دے رہے
تھے آپ نے اپنے قائد سے کہا کہ یہ لوگ کیا
کہہ رہے ہیں۔ کہا علیؑ کو گالیاں دے رہے ہیں۔
فرمایا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ آپ کو انکے
پاس لے گیا۔ فرمایا خدا کو کون گالیاں دے رہا
تھا۔ انہوں نے کہا پناہ بخدا خدا کو گالیاں
دینے والا مشرک ہے فرمایا رسول اللہ کو کون
گالیاں دے رہا تھا کہنے لگے معاذ اللہ رسول اللہؐ
کو گالیاں دینے والا تو کافر ہے فرمایا علیؑ کو کون
گالیاں دے رہا تھا کہنے لگے ہاں یہ کام ہو رہا تھا فرمایا
میں خدا گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ
صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے علیؑ کو گالیاں دیں
اس نے مجھے گالیاں دیں جس نے مجھے گالیاں دیں
اس نے خدا کو گالیاں دیں ایسے شخص کو خداوند

فقال لقائده ما سمعتهم يقولون
قال ما قالوا شيئا قال فكيف رأيت وجوههم

نتھنوں کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔ پھر آپ نے
انکو چھوڑ دیا اور اپنے قائد سے فرمایا یہ لوگ کیا

حيث قلت ما قلت قال
نظروا اليك بأعين محمرة
نظر التيوس الى شفار الجازر
قال زدني فداك أبي
جزر الحواجب ناكسوا أذقانهم
نظر الذليل الى العزيز القاهر
قال زدني فداك أبي قال عندي
غير هما قال لكن عندي
أحياؤهم حزني على أمواتهم
والمبتون مسبة للغابر
خرجه أبو عبد الله الملاء وعن
أبي عبد الله الجدلي قال دخلت
على أم سلمة فقالت لي أتسب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلت معاذ الله قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من سب عليا فقد سبني خرجه
أحمد ۵ وعن أبي ذر الغفاري قال
قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لعلي من أطاعك فقد
أطاعني ومن أطاعني أطاع الله

کہتے تھے۔ اس نے کہا۔ کچھ نہیں کہا۔
فرمایا میرے کہنے کے بعد اُن کے چہروں
کی کیا حالت تھی۔ کہا سے آپ کو سرخ
آنکھوں سے اس طرح دیکھتے تھے۔
جس طرح مینڈھا قصاب کے چھرے
کو دیکھتا ہے۔ کہا اور فرمائیے۔ کہا گردنیں
نیچے کئے ہوئے ابرو چڑھائے ہوئے
اس طرح دیکھتے تھے جس طرح کمزور
مضبوط ظالم کی طرف دیکھتا ہے۔
کہا اور فرمائیے۔ کہا ان دو اشعار کے
سوا کچھ نہیں۔ لیکن یہ شعر ملاحظہ ہو۔
زندہ مردوں کا غم کرتے ہیں مردہ زندوں
کو گالیاں دیتے ہیں۔
ابو عبد اللہ جدلی نے کہا میں ام سلمہ
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا
تم رسول اللہ کو گالیاں دیتے ہو۔ میں نے
عرض کیا۔ خدا کی پناہ۔ فرمایا۔ میں
نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا
جس نے علیؑ کو گالیاں دیں۔ اس
نے مجھے گالیاں دیں۔
ابوذر غفاریؓ نے رسول اللہ
سے روایت کی ہے۔ آپ نے علیؑ
سے فرمایا۔ جس نے تمہاری
طاعت کی اس نے میری طاعت
کی۔ جس نے میری طاعت کی۔
اس نے خدا کی طاعت کی۔

ومن عصاك عصاني خرجه أبو بكر
الاسماعيلي في معجمه وخرجه
الخجندي بزيادة ولفظه من
أطاعني فقد أطاع الله ومن
أطاعك فقد أطاعني ومن
عصاني فقد عصى الله ومن عصاك
فقد عصاني ۞ وعنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول يا علي من فارقني فقد فارق
الله ومن فارقك فقد فارقني
خرجه أحمد في المناقب والنقاش ۞
وعن عروة بن الزبير ان رجلا
وقع في علي بن أبي طالب بمحضر
من عمر فقال له عمر أتعرف صاحب
هذا القبر هذا محمد بن عبد الله
بن عبد المطلب وعلي بن أبي طالب
بن عبد المطلب لا تذكر عليا الا
بخير فانك ان تنقصه آذيت
صاحب هذا في قبره صلى الله
عليه وسلم خرجه أحمد في المناقب
وابن السمان في الموافقة ۞

جس نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے
میری نافرمانی کی۔ خجندی نے زیادہ
بیان کیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں جس
نے میری طاعت کی۔ اس نے خدا
کی طاعت کی۔ جس نے تمہاری
طاعت کی۔ اس نے میری طاعت
کی۔ جس نے میری نافرمانی کی۔ اس
نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس
نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے
میری نافرمانی کی۔ الموذر سے
روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علیؑ
جو شخص آپ سے جدا ہوا وہ
خدا سے جدا۔ جو تم سے جدا ہوا
وہ مجھ سے جدا ہوا۔
عروہ بن زبیر سے مروی ہے
کہ ایک شخص نے عمر کی موجودگی
میں علیؑ کے حق میں گستاخی کی
آپ نے اس شخص سے
کہا۔ اس قبر والے کو جانتے
ہو۔ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب
ہیں۔ اور علی بن ابی طالب بن
عبدالمطلب ہیں۔ علیؑ کو اچھائی
سے یاد کیا کرو۔ اگر علی کی شان
میں گستاخی کرو گے تو قبر میں سونے
والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دو گے۔

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي حبيبك حبيبي وحبيبي حبيب الله وعدو لك عدوي وعدوي عدو الله والويل لمن ابغضك بعدي خرجه الحاكمي -

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا۔ "تیرا دوست میرا دوست ہے میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ تیرا دشمن میرا دشمن۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ میرے بعد جس شخص نے تم سے بغض رکھا۔ اس کے لئے ہلاکت ہے

ذکر اختصاصه باخاء النبي صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ کا علیؑ کو بھائی بنانا

عن ابن عمر قال اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه فجاء علي تدمع عيناه قال رسول الله آخيت بين اصحابك ولم تؤاخ بيني وبين احد قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي في الدنيا والاخرة خرجه الترمذي وقال غريب والبغوي في المصابيح في الحسان ؛ وعنه قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه حتى بقي علي وكان رجلا شجاعا ماميا على امره اذا اراد شيأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ترضى

ابن عمر سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ علیؑ اس حالت میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آنحضرت نے فرمایا! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت نے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ علی اکیلے رہ گئے۔ علیؑ بہت بہادر تھے۔ جس کام کو کرتے تھے۔ اُسے کر کے ہی چھوڑتے تھے۔

ان اکون اخاک قال بلی یارسول اللہ
رضیت قال فانت اخی فی الدنیا والآخرۃ
خرجہ الخلعی ۔ وعن علی انہ کان یقول
انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولہا
احد غیری الا کذاب خرجہ ابو عمر
وخرجہ الخانمی وزاد وانا الصدیق
الاکبر ولقد صلیت قبل الناس
بسبع سنین ۔ وعن علی قال طلبنی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی
فی حائط نائما فحرکنی برجلہ وقال
قم فواللہ لا رضینک انت اخی وابو
ولدی تقاتل علی سنتی من مات علی
عہدی فہو فی کنز الجنۃ ومن مات
علی عہدک فقد قضی نحبہ ومن
مات بحبک موتک ختم اللہ لہ بالامن والایمان ما طلعت شمس او
غربت خرجہ احمد فی المناقب ۔ وعن
علی قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اولاد عبد المطلب فہم
یومئذ کلہم یاکل الجذعۃ ویشرب
الفرق قال فصنع لہم مدا من طعام

آنحضرتؐ نے آپ سے فرمایا۔
تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ
تم تمہارا بھائی ہو جاؤں۔ عرض کیا
یا رسول اللہؐ راضی ہوں۔ فرمایا۔ تم
دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو
علیؓ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔
میں خدا کا بندہ ہوں۔ اس کے رسول
کا بھائی۔ میرے سوا اس بات کا
دعوی کرنے والا کذاب ہے خلعی نے
حدیث کے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے
ہیں "میں صدیق اکبر ہوں۔ سب
لوگوں سے سات سال پہلے میں
نے نماز پڑھی ہے علیؓ سے مروی
ہے۔ رسول اللہ نے مجھے تلاش کیا
مجھے ایک باغ میں سوتے ہوئے پایا۔
اپنے پاؤں سے جگایا۔ فرمایا۔ اٹھو۔ تم
میرے بھائی ہو۔ میرے فرزندوں کے
باپ ہو۔ تم میری سنت پر جہاد کروگے
جو شخص میرے عہد پر مرگیا وہ جنت
میں جائیگا جو شخص تمہارے عہد مرگیا۔ اس نے
اپنا عہد پورا کیا۔ تیری موت کے بعد جس نے
تم کو دوست رکھ کر انتقال کیا۔ اس کا اللہ
تعالیٰ خاتمہ امن اور ایمان کے ساتھ کریگا
علیؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے
اولاد عبد المطلب کو جمع کیا یا بلایا ایک

گروہ تھا۔ جو پورا اونٹ کھا جاتا تھا۔ اور پانی

کی مشک پی جاتا تھا۔ آنحضرتؐ نے ایک مد کا کھانا تیار کیا انہوں نے کھایا

فأكلوا حتى شبعوا قال وبقي الطعام
كأنه لم يمس ثم دعا بغمر فشربوا
حتى رووا وبقي الشراب كأنه لم يمس
أو لم يشربوا فقال يا بني عبد المطلب
إني بعثت إليكم خاصة وإلى الناس
عامة وقد رأيتم من هذه الآية
ما رأيتم فأيكم يبايعني على أن يكون
أخي وصاحبي فلم يقم إليه أحد قال
فقمت وكنت أصغر القوم قال
اجلس ثم قال ذلك ثلاث مرات
كل ذلك أقوم إليه فيقول اجلس
حتى كان في الثالثة فضرب بيده
على يدي خرجه أحمد في المناقب؛
وفي طريق آخر قال لما نزل قوله
وأنذر عشيرتك الأقربين دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
رجالا من أهله إن كان الرجل
منهم ليأكل الجذعة وإن كان
ليشرب الفرق فقدم إليهم رجلا
فأكلوا حتى شبعوا فقال لهم من
يضمن عني ديني ومواعيدي ويكون

کھانا ویسے کا ویسا باقی رہا۔ پھر پانی
طلب فرمایا۔ جسکو پی کر سب سیراب ہو
پانی ویسے کا ویسا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔
کہ کسی نے اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔
پیا تک نہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے
اولاد عبد المطلب میں خاص طور پر تمہاری
طرف اور عام طور اور لوگوں کے پاس
نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ حضرات نے یہ
معجزہ دیکھ لیا ہے کہ کھانا اور پانی
استعمال کرنے کے بعد ویسے کا ویسا
موجود ہے۔) آپ میں سے کون شخص
اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ وہ
بھائی اور ساتھی ہو۔ کوئی شخص اس بات
پر تیار نہ ہوا۔ صرف میں اس بات کے
تیار ہوا۔ حالانکہ میں سب سے عمر میں
چھوٹا تھا۔ آنحضرت نے مجھے فرمایا۔ تم
بیٹھ جاؤ۔ رسول اللہ نے تین مرتبہ یہ اعلان
فرمایا۔ میں ہر مرتبہ ساتھ دینے کے لئے تیار
ہوتا تھا۔ مگر آنحضرت مجھے بٹھا دیتے تھے۔
تیسری مرتبہ آنحضرت نے میرے ہاتھ پر
مارا (مجھ سے بیعت لی)

ایک اور سلسلہ روایت میں لکھا ہے کہ جب آیت وانذر عشیرتک
الاقربین اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرانا نازل ہوئی رسول
اللہ نے اپنے رشتہ داروں کو بلایا۔ آپکی خدمت
میں صاع بھر کھانا پکا کر پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا
اس بات کا کون ضامن ہوتا ہے کہ وہ میرا قرض ادا کریگا۔
اور میرے وعدے پورے کریگا۔ وہ شخص میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

معي في الجنة ويكون خليفتي في أهلي
فعرض ذلك على أهل بيته فقال أنا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تقضي ديني وتنجز مواعيدي خرجه
أحمد في المناقب ؛ وعن ابن عباس
وقد سئل عن علي قال كان أشدنا
برسول الله صلى الله عليه وسلم
لزوما وأولنا به لحوقا خرجه ابن
الضحاك ؛ وعن عمر بن عبد الله
عن أبيه عن جده ان النبي صلى الله
عليه وسلم آخى بين الناس وترك
عليا حتى بقي آخرهم لا يرى له أخا
فقال يا رسول الله آخيت بين الناس
وتركتني قال ولم ترا في تركتك إلا
تركتك لنفسي أنت أخي وأنا أخوك
فإن أذكرك قل أنا عبد الله و
أخو رسوله لا يدعيها بعدي إلا
كذاب خرجه أحمد في المناقب ؛
وعن جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم على باب الجنة
مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله

میرے رشتہ داروں میں میرا
خلیفہ ہوگا۔ آنحضرتؐ نے اپنے
رشتہ داروں پر یہ چیز پیش کی
صرف علیؓ نے عرض کیا میں یہ کام
میرا انجام دوں گا۔ رسول اللہؐ
نے فرمایا۔ تم میرے قرض کو ادا کرو گے
اور میرے وعدے پورے کرو گے۔

ابن عباس سے مروی ہے آپ
سے علی کے بارے میں پوچھا گیا۔
آپ نے کہا "اکثر رسول اللہ کے
ساتھ رہا کرتے اور سب سے پہلے
رسول اللہ کا ساتھ دیا۔

عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے وہ
آپ کے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہؐ نے لوگوں میں بھائی
چارہ قائم کیا اور علیؓ کو کسی کا بھائی نہ بنایا
علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے
لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا
مگر مجھے چھوڑ دیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا
میں نے تجھے اپنی ذات کیلئے بچا رکھا
ہے تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا
بھائی ہوں۔ تم کہو میں خدا کا بندہ
ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں
میرے بعد اس بات کا دعویٰ صرف جھوٹا شخص
ہی کرے گا جابر سے روایت ہے رسول اللہؐ
نے فرمایا جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

علی أخو رسول الله ۞ وفي رواية مكتوب على باب الجنة محمد رسول الله علي أخو رسول الله قبل أن يخلق السموات بألفي سنة خرجهما أبو أحمد في المناقب ۞ وخرج الاول النسائي في معجمه وقد تقدمت احاديث المؤاخاة بين الصحابة مستوعباني باب العشرة

علیؓ رسول اللہ کے بھائی ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے محمدؐ رسول اللہ ہیں۔ اور علیؓ رسول اللہ کے بھائی ہیں۔ آسمانوں کو پیدا کرنے کے دو ہزار سال پہلے۔

ذكر اختصاصه بأن الله جعل ذرية نبيه في صلبه

خدا نے رسول کی اولاد علیؓ کی صلب میں قرار دی

تقدم في الذكر قبله قوله صلى الله عليه وسلم أنت أخي وأبو ولدي ۞ وعن عبد الله بن عباس قال كنت أنا والعباس جالسين عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ دخل علي بن أبي طالب فسلم فرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام وقام اليه وعانقه وقبل بين عينيه وأجلسه عن يمينه فقال العباس

رسولؐ نے علیؓ سے فرمایا۔ تم میرے بھائی ہو اور میرے فرزندوں کے باپ ہو۔ یہ حدیث پہلے ذکر ہو چکی ہے۔

عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ میں اور عباس رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ علیؓ تشریف لائے آنحضرت کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اٹھ کر آپ کو گلے لگایا۔ آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ دائیں طرف بٹھایا۔

یارسول اللّٰہ أتحب ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عم واللّٰہ للّٰہ أشد حبا لہ منی ان اللّٰہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب ھذا خرجہ أبو الخیر الحاکمی

عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے چچا سے فرمایا۔ خدا تجھ سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہے۔ خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کی صلب میں قرار دی ہے اور میری اولاد اس شخص (علیؑ) کی صلب میں قرار دی ہے۔

ذکر اختصاصہ بانہ مولی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مولاہ

جس کا نبیؐ مولا علیؑ اس کا مولا

عن رباح بن الحارث قال جاء رھط الی علی بالرحبۃ فقالوا السلام علیک یا مولانا قال و کیف أکون مولاکم و أنتم عرب قالوا سمعنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ قال رباح فلما مضوا تبعتھم فسألت من ھولاء قالوا نفر من الانصار فیھم أبو أیوب الانصاری خرجہ أحمد وعنہ قال بینما علی جالس اذ جاء رجل فدخل علیہ أثر السفر

رباح بن حارث سے مروی ہے۔ کہ مسجد کوفہ کے صحن میں ایک گروہ حضرت علیؑ کی خدمت میں آیا عرض کیا مولا آپ پر سلام ہو۔ فرمایا تم عرب ہو میں تمہارا مولا کیسے ہو گیا ہوں عرض کیا ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہؐ سے سنا تھا۔ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔ رباح نے کہا جب یہ لوگ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے چلا گیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے کہا۔ یہ انصار ہیں ان میں ابو ایوب انصاری بھی ہیں۔ رباح سے مروی ہے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا ایک شخص خدمت میں حاضر ہوا جس پر سفر کے آثار نمایاں تھے۔

فقال السلام عليك يا مولاي
قال من هذا قال أبو أيوب الانصاري
فقال علي ارجوا له ففرجوا فقال
أبو أيوب سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه
فعلي مولاه خرجه البغوي في معجمه

عرض کیا میرے مولا آپ پر سلام
ہو۔ پوچھا کون ہے کہا ابوایوب
انصاری ہیں۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔
آپ کو جگہ دے دو۔ انہوں نے
جگہ دے دی ابو ایوب انصاری نے
کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے
سنا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی
مولا ہیں۔

وعن البراء بن عازب قال كنا عند
النبي صلى الله عليه وسلم في سفر
فنزلنا بغدير خم فنودي فينا
الصلاة جامعة وكسح لرسول
الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرة
فصلى الظهر وأخذ بيد علي و
قال ألستم تعلمون اني أولى
بالمؤمنين من أنفسهم قالوا بلى
فاخذ بيد علي وقال اللهم من كنت
مولاه فعلي مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه قال فلقيه
عمر بعد ذلك فقال هنيئا لك يا
ابن أبي طالب اصبحت وأمسيت
مولى كل مؤمن ومؤمنة ؛ وعن
زيد بن أرقم مثله خرجه أحمد في

براء بن عازب کا بیان ہے۔ میں
رسول اللہ کے ساتھ سفر میں تھا غدیر خم
کے مقام پر قیام کیا۔ نماز جامعہ کا
اعلان ہوا۔ درخت کے نیچے رسول
اللہ کے لئے جگہ صاف کی گئی۔ آپ نے
ظہر کی نماز پڑھی۔ علی کے ہاتھ پکڑ کر
فرمایا کیا تم نے جانتے کہ میں مومنین
کی جان کا مالک ہوں عرض کیا ایسا ہی ہے فرمایا
جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں
اے معبود! تو اس کو دوست رکھ جو
علی کو دوست رکھے جو علی کو دوست
رکھے۔ اور اس کو دشمن رکھ جو علی
کو دشمن رکھے۔ اس کے بعد عمر نے
علی سے عرض کیا۔ ابو طالب کے
فرزند آپ کو مبارک ہو آپ
ہر مومن اور مومنہ کے مولا
ہو گئے۔

مسندہ وخرج الاول ابن السمان و
خرج احمد فی کتاب المناقب مطولا
عن عمر وزاد بعد قولہ وعاد من
عاداہ وانصر من نصرہ وأحب من
أحبہ قال شعبۃ أو قال أبغض من
أبغضہ وخرج ابن السمان عن
عمر منہ من کنت مولاہ فعلی
مولاہ وخرجہ المخلص الذہبی
عن حبشی بن جنادۃ وقال بعد وانصر
من نصرہ وأعن من أعانہ ولم یذکر
ما بعدہ ۔ وعن أبی الطفیل قال قال
علی أنشد اللہ کل امرئ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم
غدیر خم لما قام فقام ناس فشہدوا
انہم سمعوہ یقول ألستم تعلمون
أنی أولی بالمؤمنین من أنفسہم
قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت
مولاہ فان ہذا مولاہ اللہم وال من
والاہ وعاد من عاداہ فخرجت فی
نفسی من ذلک شئ فلقیت زید بن
أرقم فذکرت ذلک لہ قال قد سمعتہ

زید بن ارقم نے اس طرح بیان
کیا۔ عمر کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ
ہیں۔ "تو اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو
دشمن رکھے اسکی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے
اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے
شعبہ نے کہا یا یہ کہا اس سے بغض رکھ
جو علیؑ سے بغض رکھے"۔
ابن سمان نے عمر سے روایت کی
ہے جس کا میں مولا ہوں اس کے
علیؑ مولا ہیں۔ حبشی بن جنادہ سے
مروی ہے کہ آپ نے اس کے بعد فرمایا
اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے۔
اس کی اعانت کر جو علیؑ کی اعانت
کرے۔ اس کے بعد کچھ بیان نہیں کیا
ابو طفیل نے کہا کہ علیؑ نے فرمایا میں ہر
آدمی کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں
جس نے غدیر خم کے مقام پر رسول اللہؐ
کا اعلان سنا ہو وہ اس بات سے آگاہ
کرے، گواہوں نے گواہی دی کہ ہم نے
رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ "کیا تم
نہیں جانتے کہ میں مومنین کی جان کا مالک ہوں"
انہوں نے کہا ہاں ایسا ہے یا رسول اللہ فرمایا
جسکا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں۔
اے معبود! اسے دوست رکھ جو اسے
دوست رکھے۔ تو اسے دشمن رکھ جو اسے
دشمن رکھے میرا دل یہ سن کر مطمئن نہ ہوا میں
میں زید بن ارقم سے ملا اس سے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت

من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یقول ذلک لہ قال أبو نعیم قلت
لفطر یعنی الذی روی عنہ الحدیث کم
بین القول وبین موتہ قال مائۃ یوم
خرجہ أبو حاتم وقال یرید موت
علی بن أبی طالب وخرج الترمذی عنہ
من ذلک من کنت مولاہ فعلی مولاہ
وقال حسن غریب وخرجہ أحمد عن
سعید بن موھب ولفظہ قال نشد
علی فقام خمسۃ أو ستۃ من اصحاب
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فشھدوا ان
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال
من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ وعن
زید بن أرقم قال استنشد علی الناس
فقال أنشد اللّٰہ رجلا سمع النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من
والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ
عشر رجلا فشھدوا ۔ وعن زیاد
بن أبی زیاد قال سمعت علی بن أبی
طالب ینشد الناس فقال أنشد اللّٰہ

حدیث سنی ہے۔ ابو نعیم کا بیان
ہے کہ میں نے راوی حدیث فطر
سے پوچھا کہ اس حدیث کے بیان کرنے
اور حضرت علی کی مدت کے درمیان
کتنا فاصلہ ہے۔ کہا سو دن کا وقفہ
ہے۔ ابو حاتم نے کہا مدت سے علیؑ
کی موت مراد ہے۔ ترمذی نے
من کنت مولاہ کی حدیث کو
حسن غریب کہا ہے۔ سعید بن وھب
نے کہا۔ کہ حضرت علی علیہ السلام نے
لوگوں سے قسم دے کر پوچھا۔ پانچ
یا چھ صحابی اٹھ کر کھڑے ہو گئے
اور انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے
من کنت مولاہ والی حدیث رسول اللہؐ
سے سنی تھی۔ زید بن ارقم سے مروی
ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں
کو قسم دے کر پوچھا۔ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس کس
نے یہ حدیث سنی تھی جس میں مولاہوں
اس کے علیؑ مولا ہیں۔ اے اللہ تو اس
کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے۔
اور تو اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی
کرے بارہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر
اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے یہ
حدیث سنی تھی۔

رجلا مسلما سمع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما
قال فقام اثنی عشر رجلا بدریا فشهدوا
وعن بریدة قال غزوت مع علی
الیمن فرأیت منه جفوة فلما قدمت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذکرت علیا فتنقصته فرأیت وجه
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر
وقال یا بریدة الست اولی بالمؤمنین
من انفسهم قلت بلی یا رسول اللہ
قال من کنت مولاه فعلی مولاه خرجه
احمد ۔ وعن عمر انه قال علی مولی
من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مولاه ۔ وعن سالم قیل لعمر انك
تصنع بعلی شیأ ما تصنعه باحد من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انه مولای ۔ وعن عمر قال جاءه
اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض
بینهما یا ابا الحسن فقضی علی بینهما
فقال احدهما هذا یقضی بیننا وثب
الیه عمر واخذ بتلبیبه وقال ویحك

زیاد بن ابی زیاد سے مروی ہے کہ
حضرت علیؓ نے لوگوں سے قسم دے
کر پوچھا۔ فرمایا میں مسلمان آدمی سے
قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ غدیر خم کے
مقام پر کس کس نے رسول
کو (من کنت) فرماتے ہوئے سنا تھا۔
بارہ بدری صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی
رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی تھی۔ بریدہ
سے روایت ہے میں نے علیؓ کے ساتھ مل
کر یمن کی جنگ لڑی تھی۔ آپ نے میرے ساتھ
زیادتی کی۔ جب میں جنگ سے واپس ہوا تو رسول اللہؐ
سے آپکی شکایت کی شکایت کے بعد رسول اللہؐ
کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اے بریدہ
کیا میں تم لوگوں کی جان کا مالک نہیں ہوں
میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ مالک ہیں۔
فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؓ مولا
ہیں عمر نے کہا جس کے رسول اللہؐ مولا ہیں۔
اس کے علیؓ مولا ہیں حضرت عمر سے کسی شخص نے پوچھا
کہ آپ جسقدر علیؓ کی عزت کرتے ہیں اسقدر کسی
اور صحابی کی نہیں کرتے کہا اس لئے کہ آپ میرے
مولا ہیں حضرت عمر کے پاس دو دیہاتی جھگڑا
لے کر آئے آپ نے علیؓ سے کہا دونوں کا فیصلہ
کیجئے آپ نے فیصلہ کیا ایک کہنے لگا یہی
فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر نے لپک کر
اس شخص کا گریبان پکڑ لیا۔ کہا تمہارے
لئے ہلاکت ہو جائے۔

اتدری من هذا هذا مولای ومولی
کل مؤمن ومن لم یکن مولاه فلیس
بمومن ؛ وعن وقد نازعه رجل فی
مسئلة فقال بینی وبینک هذا الجالس
واشار الی علی بن ابی طالب فقال
الرجل هذا الابطن فنهض عمر عن
مجلسه واخذ بتلبیبه حتی شاله من
الارض ثم قال اتدری من صغرت
مولای ومولی کل مسلم خرجهن ابن السلمان

شرح :- غدیر خم موضع بین
مکة والمدینة بالجحفة وبیان معنی
الحدیث بیان متعلق من ذهب الی
امامة علی رضی الله عنه والجواب
عنه وحمل الحدیث علی المعنی المناسب
لما تقدم فی امامة أبی بکر قد تقدم
فی فصل خلافة أبی بکر

یہ کون شخص ہے۔ یہ میرے
اور ہر مومن کے مالک ہیں۔ جو شخص
آپ کو اپنا مالک تصور نہ کرے
وہ مومن نہیں ہے۔ ایک شخص
نے کسی مسئلہ میں حضرت عمر سے
جھگڑا کیا۔ آپ نے کہا میرے
اور میرے درمیان یہ بیٹھنے والا
شخص فیصلہ کرے گا۔ آپ نے
علیؓ کی طرف اشارہ کیا۔ اس شخص
نے کہا یہ بڑے پیٹ والا
(فیصلہ کرے گا۔) حضرت نے
اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس
کا گریبان پکڑ کر اُچھال کر
زمین پر گرا دیا اور کہا یہ
میرے اور ہر مومن کے آقا
ہیں۔ توضیح غدیر مکہ اور مدینہ
کے درمیان جحفہ میں ایک
جگہ ہے۔

ذکر اختصاصه بأنه من النبی صلی الله علیه وسلم وانه ولی کل مؤمن بعده

رسول اللہؐ کے بعد آپ
ہر مومن کے آقا ہیں۔

قد تقدم طرف من أحادیث أنه

من النبي صلى الله عليه وسلم وعن
عمران ابن حصين قال بعث رسول
الله صلى الله عليه وسلم سرية واستعمل
عليها عليا قال فمضى على السرية فاصاب
جارية فانكروا عليه وتعاقد اربعة
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
وقالوا اذا لقينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم اخبرناه بما صنع علي فقال
عمران وكان المسلمون اذا قدموا
من سفر بدا برسول الله صلى الله
عليه وسلم وسلموا عليه ثم انصرفوا الى
رحالهم فلما قدمت السرية سلموا
على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام احد الاربعة فقال يا رسول
الم تران عليا صنع كذا وكذا فاعرض
عنه ثم قام الثاني فقال مثل مقالته
فاعرض عنه ثم قام الثالث فقال
مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام
الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
والغضب يعرف في وجهه فقال

عمران بن حصین سے مروی
ہے۔ کہ آنحضرت نے ایک
لشکر علیؓ کی سرکردگی میں روانہ
فرمایا۔ اس جنگ میں ایک
لونڈی دستیاب ہوئی۔
جس کو حضرت علیؓ نے لے
لیا۔ مگر رسول اللہؐ کے چار
صحابہ نے اس پر اعتراض
کیا۔ آپس میں طے کیا کہ جب
رسول اللہؐ سے ملیں گے تو
علیؓ کی شکایت کریں گے۔
عمران نے کہا جب مسلمان
جنگ سے واپس آتے
تو پہلے آنحضرتؐ کو سلام کرتے
پھر اپنے گھروں کو جاتے جب
لشکر واپس آیا تو آنحضرت کی
خدمت میں حاضر ہوا چار
میں سے ایک نے کہا یا رسول
اللہؐ علیؓ نے فلاں فلاں
زیادتی کی ہے۔ آنحضرتؐ نے
اس سے رخ موڑ لیا۔ دوسرے
نے شکایت کی۔ اس سے
بھی سلوک کیا تیسرے کی شکایت
پر بھی برتاؤ کیا چوتھے آدمی نے
اپنے تینوں ساتھیوں کی بات کی تائید
کی۔ رسول اللہؐ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے
آپ کے رخ انور سے

ما تریدون من علی ثلاثا ان علیا
منی وانا منه وهو ولی کل مومن بعدی
خرجه الترمذی وقال حسن غریب
وابوحاتم وخرجه احمد وقال فیه فاُ
قبل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
علی الرایح وقد تغیر وجهه فقال
دعوا علیا دعوا علیا علی منی وانا منه
وهو ولی کل مومن بعدی ؛ وعن بریدة
قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم سریة واُمر علیها رجلا وانا
فیها فاصبنا سبیا فکتب الرجل الی
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
ابعث لنا من یخمسه فقال فبعث
علیا وفی السبی وصیفة هی من افضل
السبی قال فخمس وقسم قال فخرج
ورأسه یقطر قلنا یا اُبا الحسن ما هذا
قال اَلم تروا الی الوصیفة التی کانت
فی السبی فانی قسمت وخمست صارت
فی الخمس ثم صارت فی اهل بیت
النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم صارت
فی آل علی ووقع بها فکتب الرجل

ناراضگی کے آثار نمایاں تھے۔
تین دفعہ فرمایا علیؑ سے کیا چاہتے
ہو۔ علیؑ مجھ سے ہے میں
علیؑ سے ہوں۔ علیؑ میرے بعد
ہر مومن کے آقا ہیں۔ ترمذی
نے بیان کیا کہا یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ امام احمد حنبل نے یوں بیان
کیا ہے۔ کہ رسول اللہ چوتھے شخص
کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ
کے چہرے مبارک کا رنگ بدلا
ہوا تھا۔ فرمایا علیؑ کو چھوڑ دو۔
علیؑ کو چھوڑ دو (دو دفعہ فرمایا)
علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے
ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کے
سردار ہیں۔ بریدہ سے مروی
ہے۔ رسول اللہ نے ایک شخص
کی سرکردگی لشکر روانہ کیا میں
اس لشکر میں شامل تھا۔ قیدی ہاتھ آئے۔
ہمارے قائد نے رسول اللہ کی خدمت میں لکھا
کہ کسی شخص کو ہمارے پاس بھیجو جو اس مال سے
خمس نکالے آنحضرت نے علیؑ کو بھیجا قیدیوں
میں ایک خوبصورت لونڈی تھی علیؑ نے خمس
نکال کر مال تقسیم کیا پھر آپ تشریف لائے آپ
کے قطرے پانی گرتے تھے ہم لوگوں نے کہا
یا ابوالحسن یہ کیا ہوا فرمایا قیدیوں میں لونڈی
نہیں دیکھتے میں نے مال تقسیم کیا لونڈی خمس
میں آگئی پھر

آل علیؑ کے حصہ میں آگئی۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو خط لکھا

الى النبي صلى الله عليه وسلم فقلت
البينة اصدقه قال فجعلت اقرأ الكتاب
واقول صدق قال فامسك يدي
والكتاب وقال تبغض عليا قلت نعم
قال فلا تبغضه وان كنت تحبه فازدد له
حبا فوالذي نفسي بيده لنصيب
آل علي في الخمس أفضل من وصيفة
قال فما كان من الناس أحد بعد
قول رسول الله صلى الله عليه وسلم
أحب الي من علي ؛ وفي رواية فلما
أتيت النبي صلى الله عليه وسلم دفعت
الكتب فنشرني عليه فرأيت الغضب
في وجهه صلى الله عليه وسلم فقلت
يا رسول الله هذا مكان العائذ
بعثتني مع رجل وأمرتني أن أطيعه
ففعلت ما امرت فقال رسول الله صلى
الله صلى الله عليه وسلم لا تقع في علي
فانه مني وانا منه وهو وليكم بعدي
خرجها أحمد ؛ وعنه قال بعث رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليا على خالد ليقبض الخمس وكنت

میں یہ خط لے کر آنحضرتؐ کی
خدمت میں آیا۔ عرض کیا مجھے بطور
مصدق کے روانہ کیا ہے۔ میں خط
پڑھتا جاتا تھا۔ اور ساتھ ہی اس
کی تصدیق کرتا جاتا تھا۔ راوی کا
بیان ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ
پکڑ لیا اور خط لے آیا۔ فرمایا۔
تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے
کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا علیؑ
سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے کہا۔
ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا اس سے بغض
نہ رکھا کرو۔ اگر آپ سے محبت
کرتے ہو۔ تو اس میں اضافہ کرو۔
قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے۔ اولاد
علیؑ کا خمس میں حصہ لونڈی سے بڑھ کر
ہے۔ رسول اللہؐ کے فرمان کے بعد علیؑ سب سے
زیادہ میرے محبوب تھے۔ ایک روایت
میں ہے۔ میں بریدہ رسول اللہؐ کی خدمت میں
حاضر ہوا خط آپ کے حوالے کیا خط آپ کے
سامنے پڑھا گیا۔ میں نے آنحضرتؐ کے
رخ انور میں ناراضگی کے آثار دیکھے عرض
کیا۔ یا رسول اللہؐ میں پناہ مانگتا ہوں۔
آپ نے مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا۔
میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی رسول اللہؐ
نے فرمایا علیؑ کے درپے نہ ہو وہ مجھ سے
ہے۔ اور میں اس سے ہوں۔ بریدہ سے روایت
ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے خمس لینے کے لئے علیؑ کو
خالد کے پاس بھیجا میں علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔

أبغض عليا فاصطفى منه سبية فأصبح وقد اغتسل فقلت لخالد أما ترى الى هذا فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال يا بريدة اتبغض عليا قلت نعم قال لا تبغضه فان له في الخمس اكثر من ذلك الفرد به البخاري ٭ وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم من كنت وليه فعلي وليه أخرجه أبو حاتم ٭ وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جمع الله الاولين والآخرين يوم القيامة ونصب الصراط على جسر جهنم ما جازها حتى كانت معه براءة بولاية علي بن أبي طالب خرجه الحاكم في الاربعين والموالاة بالولاية والله أعلم الموالاة والنصرة والمحبة ٭ وعن ابن مسعود قال أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد علي وقال هذا ولي وأنا وليه واليت من والاه وعاديت من عاداه خرجه الحاكم

علیؓ نے خمس سے ایک لونڈی چن لی۔ صبح کو علیؓ نے غسل کیا۔ میں نے خالد سے کہا۔ اس شخص کو دیکھو اس نے کیا کیا ہے؟ جب ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ مجھ سے فرمایا تم علیؓ سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا علیؓ سے بغض نہ رکھو۔ علیؓ کا خمس میں اس سے بھی زیادہ حق ہے۔ بریدہ آنحضرت سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں اسکے علیؓ ولی ہیں۔ علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو خداوند اولین اور آخرین کو جمع کریں گے۔ اور جہنم کو پل صراط پر نصب کرے گا جب تک علیؓ کی ولایت کا ٹکٹ نہیں ہوگا۔ کوئی شخص اس کو عبور نہیں کر سکے گا۔ ولایت سے مراد موالات، نصرت اور محبت ہے۔ اللہ اعلم۔ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ میرا ولی ہے اور میں اس کا ولی ہوں میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جو اس کو دوست رکھتا ہے۔ میں اس سے دشمنی کرتا ہوں جو اس سے دشمنی کرے۔

ذکر حق علی علی المسلمین

عن عمار بن یاسر و ابی ایوب قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد خرجہ الحاکمی۔ وعن ابی مقدم صالح قال لما حضرت عبداللہ بن عباس الوفاۃ قال اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالب خرجہ احمد فی المناقب۔ الکلام علی ھذا الحدیث وبیان متعلق الرافضۃ منہ الجواب عنہ والجمع بینہ وبین ما تقدم فی خلافۃ ابی بکر تقدم فی فصل خلافۃ ابی بکر۔

مسلمانوں پر علیؑ کا حق

عمار یاسر اور ابو ایوبؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کا مسلمانوں پر اسقدر حق ہے جس قدر والد کا بیٹے پر۔ ابو مقدم صالح بیان کرتے ہیں۔ کہ جب عبداللہ بن عباس کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو کہا اے پالنے والے میں علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کا واسطہ دے کر تیرا قرب چاہتا ہوں۔

ذکر اختصاصہ بان جبریل منہ

عن ابی رافع قال لما قتل علی اصحاب الالویۃ یوم احد قال جبریل یا رسول اللہ ان ھذہ لھی المواساۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ منی وانا منہ فقال جبریل وانا

جبرائیلؑ علیؑ سے ہیں

ابو رافع سے روایت ہے کہ احد کی لڑائی میں جب علیؑ اصحاب الویہ کو قتل کیا جبرائیل نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اس کو مواسات کہتے ہیں۔ فرمایا کیوں نہ ہو۔ فرمایا علیؑ مجھ سے ہے۔ اور میں اس سے ہوں۔ جبرائیل نے کہا۔ یا رسول اللہؐ میں تم دونوں سے ہوں۔

منكما يا رسول الله خرجه أحمد
في المناقب،

ذكر اختصاصه بتأييد الله نبيه صلى الله عليه وسلم به وكتبة ذلك على ساق العرش وعلى بعض الحيوان

عن أبي الحمراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري بي الى السماء نظرت الى ساق العرش الايمن فرأيت كتابا فهمته محمد رسول الله أيدته بعلي ونصرته به خرجه الملا في سيرته وعن ابن عباس كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاذا بطائر في فيه لوزة خضراء فألقاها في حجر النبي صلى الله عليه وسلم فقبلها ثم كسرها فاذا في جوفها دودة خضراء مكتوب فيها بالاصفر لا اله الا الله محمد رسول الله نصرته بعلي خرجه أبو الخير

خداوند تعالیٰ کا نبیؐ کی علیؑ کے ذریعہ مدد کرنا عرش اور بعض حیوانوں پر اس کا لکھا ہونا

ابو الحمراء سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میں نے شب معراج میں عرش کی دائیں طرف دیکھا۔ ایک کتاب کو دیکھا جس میں لکھا ہوا تھا۔ میں نے علیؑ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور نصرت کی۔

ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک پرندہ آیا جس کے منہ میں سبز بادام تھا۔ اس نے اس کو نبیؐ کی گود میں گرا دیا۔ آنحضرتؐ نے اس کو اٹھا کر چوما اور پھر توڑا۔ اس سے ایک سبز رنگ کا ایک کیڑا نکلا جس پر زرد رنگ سے یہ لکھا ہوا تھا۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد رسول اللہ ہیں۔ میں نے آپ کی علیؑ کے ذریعے مدد کی۔

القزوینی الحاکی۔

ذکر اختصاصه بالتبلیغ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم

عن أبی سعید او أبی هریرة قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أبا بکر فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقة علی فعرفه فأتاه فقال ثانی قال خیرا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعثنی براة فلما رجعا انطلق ابوبکر الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ما لی خیر قال انت صاحبی فی الغار غیر انه لا یبلغ غیری او رجل منی یعنی علیا۔

(شرح) بغام الناقة صوت لا تفصح به تقول منه بغمت تبغم بالکسر وبغت الرجل اذا لم تفصح له عن معنی ما تحدثه۔ ضجنان جبل بناحیه مکة وعن جابر انهم حین رجعوا من الجعرانة الی المدینة بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أبا بکر علی الحج فأقبلنا

علیؑ کا نبیؐ کی جانب تبلیغ کرنا

ابو سعید یا ابو ھریرہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر کو روانہ (مکہ کی طرف) کیا جب ہم ضجنان میں پہنچے تو علیؑ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی حضرت ابو بکر اونٹنی کی آواز کو پہچان کر آپ کے پاس آئے پوچھا میرے بارے کیا حکم ہے فرمایا بھلائی ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ برات دے کر بھیجا ہے جب ہم مدینہ میں واپس آئے تو ابو بکر رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا بھلائی ہے۔ تم میرے غار کے ساتھی ہو۔ میرا پیام غیر نہیں پہنچا سکتا۔ میرا اپنا یعنی علیؑ ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ ضجنان مکہ کے علاقہ کی پہاڑی کا نام ہے۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ جب یہ لوگ حج سے مدینہ واپس آئے تو رسول اللہ نے ابو بکر کو حج

معه حتى اذا كان بالعرج ثوب بالصبح
فلما استوى بالتكبير سمع الرغوة خلف
ظهره فوقف على التكبير فقال هذه
رغوة ناقة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلعله ان يكون رسول الله صلى
الله عليه وسلم فنصلي معه فاذا على
عليها فقال له أبو بكر اميرا ام رسول
فقال لا بل رسول ارسلني رسول الله
صلى الله عليه وسلم ببراءة اقرؤها
على الناس في مواقف الحج فقدمنا
مكة فلما كان قبل التروية بيوم قام
أبو بكر فخطب الناس حتى اذا فرغ قام
على فقرأ براءة حتى ختمها ثم خرجنا
معه حتى اذا كان يوم عرفة قام ابو بكر
فخطب الناس فعلمهم مناسكهم حتى اذا
فرغ قام على فقرأ على الناس براءة
حتى ختمها ثم كان يوم النحر فافضنا
فلما رجع ابو بكر خطب الناس فحدثهم
عن افاضتهم وعن نحرهم وعن مناسكهم
فلما فرغ قام على فقرأ على الناس
براءة حتى ختمها فلما كان يوم النفر

پر روانہ کیا۔ ہم لوگ آپ کے
ساتھ تھے۔
عرج پر وارد ہوئے۔ صبح کی اذان
ہوئی۔ تکبیر کہنے لگے۔ اپنے پیچھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی
کی آواز سنی۔ آپ نماز پڑھانے سے
رک گئے۔ خیال کیا ممکن ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہوں اور
ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔
اچانک علیؑ تشریف لائے۔ آپ سے
ابوبکر نے پوچھا۔ امیر بنی آئے ہو
یا پیام رساں ہو کر آئے ہو۔ فرمایا
پیام رساں ہو کر آیا ہوں۔ مجھے رسول
اللہ نے سورہ برات دے کر بھیجا ہے
میں مواقف حج میں یہ آیات لوگوں
کو سناؤں گا۔ ہم لوگ مکہ میں
آ گئے۔ ترویہ کے روز سے ایک
دن پہلے ابوبکر نے لوگوں کو خطبہ دیا۔
اور آئن کو حج کے احکام تعلیم فرمائے
پھر علی نے لوگوں کو سورہ برات
پڑھ کر سنائی۔ قربانی کے روز ہم نے
افاضہ کیا۔ جب ابوبکر واپس آئے
تو لوگوں کو افاضہ، قربانی اور احکام
حج کی تعلیم دی۔

الاول قام ابوبكر فخطب الناس فحدثهم
كيف ينفرون وكيف يرمون وعلمهم
مناسكهم فلما فرغ قام علي فقرأ
على الناس براءة حتى ختمها فخرجهما
ابو حاتم وخرج الثاني النسائي

(شرح) الجعرانة، موضع
بقرب مكة معروف يعتمر منه
أهل مكة في كل عام مرة في ذي
القعدة لان النبي صلى الله عليه وسلم
اعتمر منها بعد مرجعه من الطائف
لثنتي عشرة ليلة بقيت من القعدة و
فيها لغتان اسكان العين والتخفيف
وكسرها مع تشديد الراء، والعرج
منزل بطريق مكة واليه ينسب العرجي
الشاعر وهو عبد الله بن عمر بن عثمان
بن عفان ذكره الجوهري والصواب
عبد الله بن عمر بن عمر بن عثمان بن
عفان۔ والتثويب۔ في الصبح ان يقول
الصلاة خير من النوم ثم قديراد به
الايذان بالصلاة ولعله المراد هنا
والرغوة۔ والرغاء بمعنى وهو صوت

جب ابوبکر فارغ ہو گئے تو علیؓ
نے سورہ برأت پڑھ ختم کی جب
پہلے کوچ کا علم ہوا۔ تو ابوبکر نے
کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور لوگوں
کو سمجھایا کہ کس طرح کوچ کرنا چاہئے
اور کس طرح پتھر مارنے چاہئیں۔
لوگوں کو احکام حج کی تعلیم دی
آپ کے فارغ ہونے کے بعد
علیؓ نے لوگوں کو سورہ برات پڑھ
کر سنائی۔

شرح انہ ایک جگہ کا نام ہے۔
جو مکہ کے قریب ہے اور مشہور ہے
اہل مکہ ہر سال وہاں سے ماہ
ذیقعد میں عمرہ کی نیت کرتے
ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے طائف سے واپسی پر وہاں
سے نیت کی تھی۔ ماہ ذیقعد کی بارہ
راتیں باقی تھیں۔ عرج مکہ کی راہ
میں ایک منزل کا نام ہے۔
عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان عرجی
شاعر اس کی طرف منسوب ہے جس کو
جوہری نے ذکر کیا۔ آپکا درست سلسلہ نسب
یوں ہے۔ عبداللہ بن عمر بن عمر بن عثمان بن عفان

تثویب فی الصبح کے معانی الصلوٰۃ خیر
من النوم کہنا ہے۔ کبھی کبھی نماز کی اذان مراد
لی جاتی ہے یہاں یہی مراد ہے۔
اونٹ کی زوردار آواز کو کہتے ہیں۔

ذوات الخف يقول رغا البعير يرغو رغاء اذا ضج ۞ وعن علي رضي الله عنه قال لما نزلت عشرة آيات من براءة على النبي صلى الله عليه وسلم دعا النبي صلى الله عليه وسلم أبا بكر فبعثه بها ليقرأها على اهل مكة ثم دعاني فقال لي ادرك أبا بكر فحيثما لقيته فخذ الكتاب منه وذهب به الى أهل مكة فاقرأه عليهم فلحقته بالجحفة فلما رآني فرح وظن أني قد جئت لأمر حدث فيه فقال ما لك جئت في أمر حدث فيه قلت لا ولكن بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم لأقرأ الكتاب على أهل مكة فقال فامض لما أمرك به رسول الله صلى الله عليه وسلم فمضيت معه أياما حتى قرأت عليهم الكتاب ثم انصرفنا راجعين الى المدينة فوجدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خطب الناس بعد انصرافه فقال في خطبته ألا إن العهود التي كانت بينكم وبين المشركين فهي تحت قدمي هاتين ألا لا يطوفن بالبيت عريان ولا يحج بعد العام مشرك ومن كان له عهد عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو إلى مدته ومن لم يكن له عهد فليسر أربعة أشهر ثم لا يكون بعد ذلك إلا الإسلام أو السيف ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر أما رأيت العضباء قال بلى قال فإنها ناقتي التي كنت عليها يوم الهجرة فاركبها فركبها ثم لحق أبا بكر فلما رآه أبو بكر ظن أنه جاء في أمر حدث فيه فقال ما لك جئت في أمر حدث فيه قال

بالخطيب قال ما بدلى أن يذهب بها أنا أو تذهب بها أنت قال فان كان ولا بد فاذهب أنا قال اطلق فان الله سيد لسانك ويهدى قلبك قال ثم وضع يده على فمه فخرجها أحمد وعن حبشى بن جنادة وكان قد شهد حجة الوداع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على منى وأنا منه ولا يؤدى عنى الا أنا أو على خرجه الحافظ السلفى .....

میں کوئی مقرر یا خطیب نہیں ہوں آپ خود تشریف لے جائیں اگر میرا جانا ضروری ہے تو پھر میں خود جاتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم جاؤ۔ خدا تمہارے آپ کی زبان کو درست رکھے گا اور تمہارے دل کو ہدایت دیگا پھر رسول اللہ صلعم نے اپنا ہاتھ آپ کے دہن اقدس پر رکھ دیا۔ حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ میں خود تبلیغ کروں یا علیؑ تبلیغ کرے .....

ذكر اختصاصه بإقامة النبى صلى الله عليه وسلم اياه مقامه فى نحر بقية بدنه واشراكه اياه فى هديه صلى الله عليه وسلم

رسولؐ اللہ کا اپنے قربانی کے جانور کا علیؑ سے نحر کرانا اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کرنا

من جابر حديثه الطويل وفيه فنحر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا وستين بدنة بيده وأعطى عليا فنحر ما غبر منها وأشركه فى هديه ثم أمر من كل بدنة ببضعة فجعلت فى قدر فطبخت فأكلا من لحمها وشربا من مرقها أخرجه مسلم

جابر سے طویل حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ نے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کئے ان کے علاوہ جو باقی بچ گئے وہ علیؑ کو نحر کرنے کے لئے عطا فرمائے اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ کو حکم دیا کہ ہر ایک اونٹ سے کچھ گوشت لے کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا جائے۔ جب گوشت گل گیا تو دونوں نے کھا کر گوشت کھایا اور شوربا پی لیا۔

ذکر اختصاصہ بالقیام علی بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن علی امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمھا وجلودھا واوان لا اعطی الجزار منھا شیأ

رسول اللہ کی طرف سے علیؑ کا قربانی کرنا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور ذبح کرنے کا حکم دیا کہ میں اس کے گوشت اور چمڑے کو صدقہ کے طور پر بانٹ دوں اور ذبح کرنے والے کو اس میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

ذکر اختصاصہ بانہ لایجوز احد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز

عن قیس بن حازم قال التقی ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابوبکر فی وجہ علی فقال لہ مالک تبسمت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایجوز احد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز خرجہ ابن السمان فی الموافقۃ

علیؑ کے ٹکٹ کے سوا کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا

قیس بن حازم نے کہا، ابوبکر اور علیؑ کی آپس میں ملاقات ہو گئی علیؑ کو حضرت ابوبکر نے دیکھا اور مسکرا دیا علیؑ نے پوچھا آپ کیوں مسکراتے ہیں، کہا کہ میں نے رسول اللہ سے فرماتے سنا کہ کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا جب تک علیؑ اس کو ٹکٹ نہ دیں گے۔

ذکر اختصاصه بمغفرة من آباه یوم عرفة

عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم عشیة عرفة فقال ان الله عزوجل قد باهی بکم و غفر لکم عامة ولعلی خاصة وانی رسول الله غیر محاب بقرابتی خرجه أحمد

خدا نے علیؑ کو عرفہ کے روز بخش دیا۔

فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا خداوند عالم آپ حضرت کے ذریعہ فخر کرتا ہے۔ آپ حضرات کو عام طور اور علیؑ کو خاص طور پر بخش دیا ہے۔

ذکر اختصاصه بسیادة العرب وحث الانصار علی حبه

عن الحسن بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادعوا لی سید العرب یعنی علیا قالت عائشة ألست سید العرب قال أنا سید ولد آدم و علی سید العرب فلما جاءه أرسل الی الانصار فأتوه فقال لهم یا معشر الانصار ألا أدلکم علی ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی أبدا قالوا بلی یا رسول الله قال هذا علی فاحبوه بحبی واکرموه بکرامتی فان جبریل علیه السلام أخبرنی بالذی

علیؑ عرب کے سردار ہیں آنحضرتؐ آپکی محبت پر انصار کو آمادہ کرنا۔

حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے عرب کے سردار علیؑ کو بلا کر لاؤ۔ عائشہ نے عرض کیا کہ آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہیں ایک شخص کے بارے میں تشریف لائے تو انصار کو بلوا کر فرمایا۔ کہ میں تمہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں اگر اسکو دامن پکڑو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ فرمایا یا رسول اللہ ایسا کون شخص ہے؟ فرمایا تمہارے سامنے علیؑ موجود ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو۔ مجھے اس بات سے جبرائیل نے آگاہ کیا۔ اور میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آگاہ کیا۔

قلت لكم عن الله عز وجل خرجه الفضائلي والخجندي والمراد سيد شباب العرب لانه تقدم في خصائص أبي بكر انه سيد كهول العرب بجمايين الحديثين

ذكر اختصاصه بسيادة المسلمين وولاية المتقين وقيادة الغر المحجلين

عن عبد الله بن سعد بن زارة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري بي انتهيت الى ربي عز وجل فأوحى الي أو أمرني شك الراوي في علي ثلاث انه سيد المسلمين وولي المتقين وقائد الغر المحجلين خرجه الحاصلي ۔

وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك سيد المسلمين وامام المتقين وقائد الغر المحجلين ليعسوب الدين خرجه علي بن موسى الرضا

ذكر سيادته في الدنيا والآخرة

عن ابن عباس قال نظر رسول الله

آپ عرب کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اور ابوبکر عرب کے بڈھوں کے سردار ہیں۔ اب دونوں حدیث میں اختلاف نہیں ہے۔

علی مسلمانوں کے سردار، متقین کے ولی اور غرّ المحجلین کے قائد

عبداللہ بن سلابن زرارہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں معراج کے موقعہ پر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا۔ تو خدا نے مجھے وحی کی یا مجھے حکم دیا۔ راوی کو شک ہوا۔ کہ آپ نے کون سا لفظ فرمایا۔ علیؑ میں تین خصوصیات ہیں۔ آپ مسلمانوں کے سردار ہیں۔ متقی کے امام غرّ المحجلین کے قائد اور دین کے یعسوب ہیں۔ امام موسیٰ رضا علیہ السلام نے بیان کیا۔

علیؑ دنیا و آخرت میں سردار ہیں

ابن عباس سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم الی علی بن أبی طالب فقال أنت سیدٍ فی الدنیا وسید فی الآخرۃ خرجہ أبو عمر وأبو الخیر الحاکمی

علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ تم دنیا میں بھی سردار ہو۔ اور آخرت میں بھی۔

ذکر اختصاصہ بالولایۃ والارث

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی ووارثی خرجہ البغوی فی معجمہ ۔ وعن أنس قال قلنا لسلمان سل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وصیہ؟ فقال سلمان یارسول من وصیک؟ قال: یا سلمان من کان وصی موسی قال یوشع بن نون قال فان وصیی ووارثی یقضی دینی وینجز موعدی علی بن أبی طالب خرجہ فی المناقب

علیؑ رسول اللہ کے ولی اور وارث ہیں۔

بریدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ولی اور وارث ہوتا ہے۔ علی میرے وصی اور وارث ہیں۔ انس سے مروی ہے کہ ہم نے سلمانؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھو کہ آپ کے وصی کون ہیں۔ آپ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ کے وصی کون ہیں۔ فرمایا موسےٰ کے وصی کون تھے۔ عرض کیا۔ یوشع بن نون۔ فرمایا۔ میرے وصی میرے وارث میرے قرض ادا کرنے والے اور میرا وعدہ پورا کرنیوالے علیؑ بن ابی طالب ہیں

ذکر اختصاصہ بغسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما توفی

قال ابن اسحاق لما غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی أسندہ الی صدرہ وعلیہ قمیصہ یدلکہ بہ صب وراءہ ولا یفضی بیدہ الی رسول اللہ

علیؑ کا رسولؐ اللہ کو غسل دینا

ابن اسحاق نے کہا کہ جب رسولؐ اللہ کو غسل دیا گیا تو علی علیہ السلام نے آپ کو سینے سے لگایا ہوا تھا آنحضرتؐ پر قمیض تھی جس کے اوپر سے آپ کو غسل دیتے تھے آپ کے جسم کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے

صلی اللہ علیہ وسلم ویقول بأبی وأمی
ما أطیبک حیا وصیتا ولم یر من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیٔ یری من
المیت وکان العباس والفضل وقثم
یساعدون علیا فی تقلیب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان أسامۃ
بن زید وشقران یصبان الماء علیہ

فرماتے جاتے میرے ماں باپ آپ
پر قربان ہوں۔ زندگی اور موت میں آپ
کس قدر پاکیزہ ہیں علیؑ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی آنحضرت کی وہ چیز نہ
نہ دیکھی جو میت کی دیکھی جاتی ہے عباس
فضل اور قثم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو پھیرنے میں علیؑ کی مدد کرتے تھے اسامہ
بن زید اور شقران آنحضرت پر پانی ڈالتے
تھے۔

ذکر اختصاصہ بالرخصۃ فی تسمیۃ ولدہ باسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تکنیتہ بکنیتہ

عن محمد بن الحنفیۃ عن أبیہ
علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان ولد لک غلام فسمہ
باسمی وکنہ بکنیتی وھو لک رخصۃ
دون الناس خرجہ المخلص الذھبی
وعن علی قال قال لی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد
نحلتہ اسمی وکنیتی خرجہ أحمد

آنحضرت کا آپ کے فرزند کے لئے اپنے نام اور کنیت رکھنے کی اجازت

محمد بن حنیفہ اپنے باپ علیؑ سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ کا ایک فرزند پیدا
ہوگا۔ اس کا نام اور کنیت میرے نام اور
کنیت پر رکھنا۔ یہ اجازت صرف
ایک کے لئے ہے۔ لوگوں کو اس کی اجازت
نہیں ہے۔

علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔ تمہارا ایک فرزند پیدا ہوگا۔ میں نے
اس کو اپنا نام اور کنیت دے دی ہے (قائم
آل محمد)

ذکر اختصاصہ برد الشمس علیہ

عن الحسن بن علی قال کان رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجر علی وھو یوحی الیہ فلما سری عنہ قال یا علی صلیت العصر قال لا قال اللھم انک تعلم ان کان فی حاجتک وحاجۃ نبیک فرد علیہ الشمس فردھا علیہ فصلی وغابت الشمس خرجہ الدولابی قال وقال علماء الحدیث وھو حدیث موضوع ولم ترد الشمس لاحد وانما حبست لیوشع بن نون قد خرجہ الحاکمی عن اسماء بنت عمیس ولفظہ قالت کان رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجر علی فکرہ ان یتحرک حتی غابت الشمس فلم یصل العصر فنزع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر لہ علی انہ لم یصل العصر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل ان یرد الشمس علیہ فاقبلت الشمس لھا خوار حتی ارتفعت قدر ما کانت

آپ کی خاطر سورج کا واپس ہونا

حسن بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا سر مبارک علیؓ کی گود میں تھا۔ آنحضرت پر وحی ہو رہی تھی۔ جب وحی ختم ہو گئی۔ فرمایا یا علی عصر کی نماز پڑھی ہے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا یا لینے والے ان کو جانتا ہے۔ علیؓ تیرے اور تیرے نبیؐ کے کام میں مصروف تھے۔ آپکی خاطر سورج واپس کر۔ سورج واپس ہوا۔ آپ نے نماز عصر پڑھی۔ اور پھر سورج غائب ہو گیا۔ دولابی نے یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ علماء حدیث کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ سورج کسی کی خاطر نہیں لوٹا تھا یوشع بن نون کے لئے رُک گیا تھا۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر علی کی گود میں تھا۔ آپ نے نماز کی خاطر اُٹھنا چاہا۔ مگر اُٹھنے سے پہلے سورج غروب ہو گیا۔ نماز عصر نہ پڑھ سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے ڈر گئے۔ علی نے آپ سے عرض کی۔ کہ میں نے نماز عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکی خاطر سورج واپس ہونے کی دعا کی۔ گڑگڑاہٹ کی آواز کیسا تھ لوٹ آیا۔ عصر کے وقت جتنا بلند ہوتا ہے بلند ہوا

في وقت العصر قال فصلى ثم رجعت وخرج أيضا عنها ان علي بن أبي طالب قد قع الى النبي صلى الله عليه وسلم وقد أوحى الله اليه أن يجلله بثوب فلم يزل كذلك الى ان أدبرت الشمس يقول غابت أو كادت تغيب ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم سري عنه فقال أصليت يا علي قال لا قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم رد الشمس على علي فرجعت الشمس حتى بلغت نصف المسجد

علیؑ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر سورج غروب ہو گیا۔ اسماء سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی ہو رہی تھی علیؑ آپ پر چادر تانے ہوئے تھے۔ سورج ڈھل گیا یا غائب ہو گیا یا غائب ہونے کو تھا جب وحی ختم ہوئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے نماز عصر کے پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ عرض کیا میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ رسول اللہ خداوند کی بارگاہ میں عرض کی پالنے والے علیؑ کے لئے سورج لوٹا دے۔ سورج لوٹ کر مسجد کے نصف حصہ تک آگیا تھا۔

ذكر اختصاصه بادخال النبي صلى الله عليه وسلم اياه معه في ثوبه يوم توفي واحتضانه اياه الى ان قبض

آنحضرت نے اپنی وفات کے وقت آپ کو اپنے کپڑے کے اندر لے لیا وفات تک اپنے گلے لگائے رکھا۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حضرته الوفاة ادعوا لي حبيبي فدعوا له أبا بكر فنظر اليه ثم وضع رأسه ثم قال ادعوا لي حبيبي فدعوا الله

عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا۔ میرے دوست علی کو بلاؤ۔ صحابہ کرام ابوبکر کو بلا لائے آپ نے ابوبکر کو دیکھ کر سر نیچے رکھ لیا۔ پھر فرمایا۔ میرے دوست کو بلاؤ۔ عمر کو بلا لائے۔ آپ کو دیکھ کر سر نیچے کو

علیا فلما رآہ ادخلہ معہ فی الثوب الذی کان علیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض وید ہ علیہ اخرجہ الرازی

ذکر اختصاصہ بالقربیۃ العہد بہ یوم مات

عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت والذی احلف بہ ان کان علی لاقرب الناس عہدا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی مرارا واظنہ کان بعثہ لحاجۃ فجاء بعد فظننت ان لہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من ادنانا الی الباب فاکب علیہ علی فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض من یومہ ذلک صلی اللہ علیہ وسلم فکان من اقرب الناس بہ عہدا اخرجہ احمد

ذکر قدم اختصاصہ بتزویج فاطمۃ علیہا السلام

عن انس بن مالک رضی اللہ

دیکھ لیا۔ پھر فرمایا میرے دوست کو بلا لاؤ۔ علی کو بلا لائے۔ علیؓ کو دیکھ کر آپ کو اپنے کپڑے کے اندر داخل کر لیا موت تک آپ کو گلے لگائے رہے موت کے بعد آپ کا ہاتھ علیؓ کے اوپر تھا

علی موت کے وقت آپ سے زیادہ قریب تھے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کی میں قسم کھاتی ہوں علیؓ تمام لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ قریب العہد تھے۔ صبح کے وقت رسول اللہ کے پاس جاتے تھے۔ آپ نے کئی بار فرمایا۔ علی آگئے ہیں میں سمجھی آپ کو کسی کام کے لئے بھیجا ہے علی تشریف لائے میں نے سمجھا آپ کو علیؓ سے کوئی کام ہے ہم گھر سے نکل کر دروازے پر بیٹھ گئے۔ دروازہ سے میں سب سے زیادہ قریب تھی علی نے اپنے آپ کو آنحضرت پر گرا دیا۔ رسول اللہ نے آپ سے راز کی باتیں کیں اور سرگوشیاں کرنی شروع کر دیں۔ آپ نے اسی روز انتقال کیا۔ عہد کے لحاظ سے آپ سب لوگوں سے قریب تھے۔

علیؓ سے فاطمہ کی شادی ہونا

انس بن مالک سے مروی ہے۔ رسول اللہ

عنه قال جاء ابوبکر الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقعد بین یدیہ فقال یارسول
اللہ قد علمت مناصحتی وقدمی فی
الاسلام وانی وانی قال وماذاک
قال تزوجنی فاطمۃ قال فسکت عنہ
قال فرجع ابوبکر الی عمر فقال ھلکت
واھلکت قال وماذاک قال خطبت
فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاعرض عنی قال مکانک حتی آتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فاطلب مثل
الذی طلبت فاتی عمر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقعد بین یدیہ فقال
یارسول اللہ قد علمت مناصحتی
وقدمی فی الاسلام وانی وانی قال
وماذاک قال تزوجنی فاطمۃ فسکت
عنہ فرجع الی ابی بکر فقال انہ ینتظر
امر اللہ بہا فقم بنا الی علی حتی نامرہ
یطلب مثل الذی طلبنا قال علی فاتیانی
وانا اعالج قسیلا لی فقالا انا جئناک
من عند ابن عمک نخطبۃ قال علی
فنہانی الامر فقمت بجردائی حتی اتیت

کی خدمت میں جناب ابوبکر حاضر ہوئے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے خدمات اور
اسلام لانے کا آپ کو علم ہے۔ میں نے
فلاں فلاں کام کئے ہیں۔ فرمایا۔ اس سے
تمہارا کیا مقصد ہے۔ عرض کیا فاطمہ کی
میرے ساتھ شادی کر دو۔ آپ نے منہ
موڑ لیا۔ ابوبکر عمر کے پاس آکر کہنے لگا
میں ہلاک و برباد ہو گیا۔ عمر نے کہا کیوں
کہا میں نے فاطمہ کے نکاح کا پیغام دیا
آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔ عمر نے کہا آپ
یہاں رہیں۔ آپکی طرح رسول اللہ کے
پاس جاتا ہوں۔ اور فاطمہ سے شادی
کرنے کا پیغام دیتا ہوں۔ عمر رسول اللہ
کی خدمت میں آکر آپ کے سامنے
بیٹھ گئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے
خدمات اور اسلام لانے کا آپ کو علم ہے
میں نے فلاں فلاں کام انجام دیئے ہیں فرمایا
مدعا بیان کرو عرض کیا فاطمہ کی شادی
میرے ساتھ کر دو۔ آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔
اور کوئی جواب دیا عمر نے ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ آپ
کو فاطمہ کے بارے میں خدا کے حکم کا انتظار رہے۔
آؤ علیؓ کے پاس چلیں آپ سے کہیں کہ
وہ ہماری طرح جاکر فاطمہؓ سے شادی کرنے
کی رسول اللہ سے درخواست کریں۔ علیؓ نے کہا

النبي صلى الله عليه وسلم فقعدت بين
يديه فقلت يا رسول الله قد علمت
قدمي في الاسلام وصاحبتي واني
واني قال وما ذاك قلت تزوجني
فاطمة قال وما عندك قلت فرسي
وبزتي قال أما فرسك فلابد لك
منها وأما بزتك فبعها قال فبعتها بار
بعمائة وتسعين قال فجئت بها
حتى وضعتها في حجر رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقبض منها قبضة
فقال أي بلال ابغنا بها طيبا وأمرهم
أن يجهزوها فجعل لها سريرا مشرطا
بالشرط ووسادة من أدم حشوه
ليف وقال لعلي اذا اتتك فلا تحدث
شيأ حتى آتيك فجاءت مع أم أيمن
حتى قعدت في جانب البيت وأنا
في جانب وجاء رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ههنا أخي قالت أم
أيمن أخوك وقد زوجته ابنتك
قال نعم ودخل رسول الله صلى الله
عليه وسلم البيت فقال لفاطمة ائتني

سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ میری
نیکیاں اور قدم اسلام آپ پر واضح ہے میں
وہ ہوں اور میں یہ ہوں۔ رسول اللہ نے
فرمایا مطلب بیان کرو۔ عرض کیا فاطمہ کی شادی
مجھ سے کردو۔ فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟
گھوڑا اور زرہ ہے فرمایا گھوڑا تمہارے لیے
ضروری ہے۔ زرہ کو فروخت کردو۔ میں نے
اس کو چار سو اسی درہم میں فروخت کیا
تمام رقم لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی گود میں ڈال دی۔ بلال کو کچھ رقم دے
کر فرمایا۔ خوشبو لے آؤ اور باقی صحابہ کو حکم
دیا کہ فاطمہ کا جہیز تیار کرو۔ ایک پلنگ
اور چمڑے کا تکیہ جو کھجوروں کے پتوں
سے بھرا ہوا تھا لایا گیا۔ علی سے فرمایا اگر
آجائیں (فاطمہ) تو ان سے اس وقت تک
کوئی بات نہ کرنا جب میں نہ آ لوں۔ سیدہ
ام ایمن کے ساتھ تشریف لائیں۔ گھر کے
ایک کونے میں بیٹھ گئیں میں گھر کے دوسرے
کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا یہاں میرے
بھائی موجود تھے۔ ام ایمن نے کہا آپ نے اپنی
بیٹی کی شادی علی سے کردی ہے فرمایا
رسول اللہ گھر میں تشریف لائے فاطمہ سے فرمایا

بسارفقامت الی قعب فی البیت فاتت به بسارفاخذه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومج فیه ثم قال تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدیها وعلی راسها وقال اللهم انی اعیذها بک وذریتها من الشیطان الرجیم ثم قال لها ادبری فادبرت فصبت بین کتفیها وقال اللهم انی اعیذها بک وذریتها من الشیطان الرجیم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتونی بسار قال علی فعلمت الذی یرید فقمت فملأت القعب ماء واتیته به فاخذه ومج فیه ثم قال لی تقدم فصب علی راسی وبین ثدیی ثم قال اللهم انی اعیذه بک وذریته من الشیطان الرجیم ثم قال ادبر فادبرت فصب بین کتفی وقال اللهم انی اعیذه بک وذریته من الشیطان الرجیم ثم قال لعلی ادخل باهلک بسم اللہ والبرکة اخرجه ابو حاتم واخرجه احمد فی المناقب من حدیث ابی یزید المدائنی وقال

فرمایا! پانی لاؤ۔ آپ پیالے میں پانی لے آئیں۔ آنحضرت نے پیالہ لے لیا۔ اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ سیدہ سے فرمایا آگے آیئے۔ آپ نزدیک تشریف لائیں۔ خاتم الانبیاءؐ نے اپنی بیٹی کے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر اقدس پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے میں اس کی اور اس کی اولاد کی شیطان مردود کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت کرو۔ آپ نے پشت کردی۔ آپ نے بیٹی کے دونوں شانوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیے۔ فرمایا پالنے والے اس کی اور اس کی اولاد کی تم سے شیطان مردود کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ رسول اللہؐ صلعم نے فرمایا: پانی لاؤ۔ علی علیہ السلام نے کہا میں آنحضرت کا مطلب سمجھ گیا۔ میں نے پانی کا پیالہ بھر کر آپکی خدمت میں حاضر کیا آپ نے لے کر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ فرمایا میرے نزدیک آجاؤ۔ میں آپ کے نزدیک ہوگیا۔ آپ نے میرے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے اس کی اور اس کی اولاد کی تم سے شیطان لعین کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت کرو۔ میں نے پشت کردی۔ آپ نے میرے دونوں شانوں کے درمیان پانی چھڑکا۔ پھر فرمایا کہ خدا کے نام اور برکت سے اپنی بیوی کے پاس تشریف لے جاؤ۔ اس کو ابو حاتم نے روایت کیا۔ احمد حنبل نے مناقب میں ابو یزید مدائنی کی حدیث نقل کی ہے:۔

فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم الى علي
لا تقرب امرأتك حتى آتيك فجاء
النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بماء
فقال فيه ما شاء الله ان يقول ثم نضح
منه على وجهه ثم دعا فاطمة فقامت
اليه تعثر في ثوبها وربما قال في
مرطها من الحياء فنضح عليها أيضا
وقال لها اني لم آل ان انكحك أحب
أهلي الي فرأى رسول الله صلى الله
عليه وسلم سوادا وراء الباب فقال
من هذا قالت أسماء. قال أسماء بنت
عميس قالت نعم قال أمع بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم جئت كرامة
لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم
قالت فدعا لي دعاء انه لاوثق عملي عندي
قال ثم خرج ثم قال لعلي دونك اهلك
ثم ولى في حجرة فما زال يدعو لهما
حتى دخل في حجرته. وأخرج عبد الرزاق
في جامعه من هذا الحديث عن عكرمة
قال لما زوج النبي صلى الله عليه وسلم
عليا فاطمة قال لها ما آلوت ان

کہ رسول اللہ صلعم نے علی علیہ السلام کو بلوا
لیا۔ فرمایا اس وقت تک اپنی بیوی کے
پاس نہ جانا جب تک میں نہ آلوں۔ رسول اللہ
صلعم تشریف لائے۔ پانی طلب فرمایا۔
اس پر کچھ پڑھا۔ اس کو علی کے چہرے
پر چھڑکا۔ فاطمہ کو بلایا۔ حیا اور شرم کے مارے
آپ اپنی چادر میں ریجھ پڑتی تھیں۔ نیز
آپ پر پانی چھڑکا۔ آپ سے فرمایا! میں
نے اپنے اہل کے محبوب آدمی سے آپ
کا عقد کیا ہے۔ دروازے کے عقب میں
رسول اللہ نے سیاہی دیکھی۔ پوچھا کون
ہے۔ سمأ نے عرض کیا میں اسمأ ہوں۔
فرمایا اسمأ بنت عمیس۔ عرض کیا ہاں۔
فرمایا! رسول اللہ صلعم کی عزت کی خاطر
آئی ہو۔ عرض کیا ایسا ہی ہے۔ اسمأ نے
کہا" رسول اللہ صلعم نے میرے حق میں
دعا کی میرے نزدیک میرا بہترین عمل یہی
تھا۔" اس کے بعد رسول اللہ باہر تشریف
لے گئے۔ علی سے فرمایا اپنی بیوی کے پاس
جاؤ۔ آپؐ حجرے میں تشریف لائے۔
دونوں کے حق میں دعا فرماتے رہے
آخرکار اپنے حجرہ میں تشریف لائے۔
عبدالرزاق نے اپنی کتاب جامع میں اس
حدیث کو عکرمہ سے روایت کیا ہے۔ کہ
جب رسول اللہ نے علی کی فاطمہ سے شادی
کی تو فرمایا میں نے تمہاری شادی اپنے
اہل کے اس شخص سے کی ہے۔

انكحتك أحب أهلي الي وأخرج الدولابي جملة معناه عن أسماء بنت عميس وقدم فيه عليا في النضح والدعاء كما تقدم عن أحمد وقال ثم قال لام أيمن ادعي لي فاطمة فجاءت خرقة من الحياء فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أسكني فقد انكحتك أحب أهل بيتي الي ثم نضح صلى الله عليه وسلم عليها ودعا لها ثم رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا بين يديه فقال من هذا قالت أنا قال أسماء بنت عميس قلت نعم قال جئت في زفاف بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تكرمينه قلت نعم فدعا لي

(شرح) الفيل - الودي الصغار والجمع فسلان - والنضح الرش ونضح البيت رشه - والخرقة المستحية من الخرق بالتحريك الدهش من الخوف والحياء تقول منه خرق بالكسر فهو خرق ؛ وعن أنس رضي الله عنه قال لما زوج النبي

جو مجھے بہت محبوب تھا۔ دولابی نے اس حدیث کو اسماء بنت عمیس سے نقل کیا ہے۔ اس میں پانی چھڑکنے اور دعا کرنے میں علی کا ذکر پہلے کیا ہے۔ جیسا احمد نے علی کا ذکر پہلے کیا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ پھر رسول اللہ نے ام ایمن سے کہا۔ فاطمہ کو بلاؤ۔ آپ حیا و شرم کے مارے لڑکھڑاتی ہوئی آئیں۔ فرمایا آرام سے رہو۔ میں نے تمہارا عقد اس شخص سے کیا ہے جو مجھے اپنے اہل میں زیادہ محبوب تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سامنے سیاہی دیکھی۔ فرمایا کون ہو؟ میں نے عرض کی میں ہوں۔ فرمایا اسماء بنت عمیس ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں میں رسول رسول اللہ صلعم کی بیٹی کے زفاف آپ کی عزت بڑھانے کی خاطر آئی ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلعم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی تو ام ایمن سے فرمایا!

صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة قال یا أم
أیمن زفی ابنتی الی علی ومریہ أن لا
یعجل علیها حتی آتیها فلما صلی
العشاء أقبل برکوة فیها ماء فتفل
فیها ما شاء اللہ وقال اشرب یا علی
وتوضأ واشربی یا فاطمة وتوضئ ثم
أجاف علیهما الباب فبکت فاطمة فقال
ما یبکیک وقد زوجتک أقدمهم
سلما وأحسنهم خلقا أخرجه أبو
الخیر الحاکمی ۞ وعن بریدة رضی
اللہ عنه قال خطب ابوبکر وعمر فاطمة
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
انها صغیرة فخطبها علی فزوجها
أخرجه أبو حاتم والنسائی ۞ وعن
جابر رضی اللہ عنه قال حضرنا عرس
علی فما رأیت عرسا کان أحسن منه
حشونا البیت طیبا وأتینا بتمر وزیت
فأکلنا وکان فراشهما لیلة عرسهما
إهاب کبش أخرجه أبو بکر بن فارس ۞
وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال
لما زوج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

میری بیٹی کے زفاف میں علی کے پاس جاؤ
اس سے کہو فاطمہ کے بارے میں جلد نہ کریں
جب تک میں نہ آؤں۔ آپ نے نماز عشاء
پڑھنے کے بعد ایک پانی کا کوزہ اٹھایا۔ اس میں
لعاب دہن ڈالا۔ علی سے فرمایا پانی پی لو اور وضو
کرو۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا پانی پی
لو اور وضو کرو۔ آپ نے دونوں کا دروازہ بند
کر لیا فاطمہ سلام اللہ علیہا رونے لگیں فرمایا
کیوں روتی ہو۔ میں نے تمہارا عقد اس شخص
سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا اور
جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔
بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
ابوبکر اور عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و
سلم سے اپنے بیٹی فاطمہ کا رشتہ طلب کیا۔
آنحضرت نے فرمایا یہ ابھی چھوٹی ہے۔ جب
علی نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا رشتہ مانگا تو
آنحضرت نے آپ سے علی کی شادی کر دی
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
علی کی شادی پر موجود تھے۔ ہم نے اس سے
اچھی شادی کبھی نہ دیکھی۔ ہم لوگوں نے گھر
کو خوشبو سے بھر دیا تھا۔ کھجور اور زیتون
منگوا کر کھایا۔ علی اور فاطمہ کی شادی کی
رات دونوں کا بچھونا دنبہ کی کھال کا تھا

ابن عباس سے مروی ہے۔ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ

فاطمة بعلي قالت يا رسول الله زوجتني برجل فقير لا شيء له فقال صلى الله عليه وسلم أما ترضين يا فاطمة ان الله اختار من أهل الارض رجلين جعل احدهما اباك والآخر بعلك أخرجه الملاء في سيرته

کی شادی علی علیہ السلام سے کی۔ سیدہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ نے میری شادی غریب آدمی سے کر دی ہے جس کے پاس بالکل دولت نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا! اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو۔ خداوند عالم نے زمین سے دو انسانوں کو منتخب کیا ہے۔ ایک تم ہو دوسرے تمہارے شوہر۔

ذكران تزويج فاطمة من علي كان بامر الله عزوجل ووحي منه

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے بحکم خدا اور اللہ کی وحی سے ہوئی تھی

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال خطب ابوبكر الى النبي صلى الله عليه وسلم ابنته فاطمة فقال صلى الله عليه وسلم يا ابابكر لم ينزل القضاء بعد ثم خطبها عمر مع عدة من قريش كلهم يقول له مثل قوله لابي بكر فقيل لعلي لو خطبت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة لحليق ان يزوجكها فقال وكيف وقد خطبها اشراف قريش

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کا پیغام دیا آنحضرت نے فرمایا ابھی آسمانی فیصلہ نہیں ہوا۔ عمر اور دوسرے قریش کے کئی آدمیوں نے پیام دیا۔ سب کو وہی جواب دیا جو ابوبکر کو دیا تھا۔ حضرت علی سے کہا گیا کہ اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیام دیں تو بہت ممکن ہے کہ آپ ؑ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی آپ سے کر دیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اشراف قریش نے پیام دیا اور آپ نے رد کر دیا

ثم يزوجها قال فخطبها فقال صلى الله عليه وسلم قد أمرني ربي عز وجل بذلك قال أنس ثم دعاني النبي صلى الله عليه وسلم بعد أيام فقال لي يا أنس اخرج وادع لي أبا بكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وطلحة والزبير وعدة من الانصار قال فدعوتهم فلما اجتمعوا عنده صلى الله عليه وسلم وأخذوا مجالسهم وكان علي غائبا في حاجة النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم الحمد لله المحمود بنعمته ؛ المعبود بقدرته المطاع بسلطانه ؛ المرهوب من عذابه وسطواته ؛ النافذ أمره في سمائه وأرضه الذي خلق الخلق بقدرته ؛ وميزهم بأحكامه ؛ وأعزهم بدينه ؛ وأكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهرة

علی علیہ السلام نے پیام عقد دیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے اس بات کا خداوند تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ انس کا بیان ہے کئی روز بعد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلایا فرمایا جاکر مندرجہ ذیل حضرات کو بلا لاؤ۔ ابوبکر صدیق۔ عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، طلحہ، زبیر، دوسرے کئی انصار۔ میں سب کو بلا کر لایا۔ سب رسول اللہ کے پاس جمع ہو گئے۔ علی رسول اللہ کا کوئی کام کرنے گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مندرجہ ذیل خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔

خدا کا شکر ہے اپنی نعمت کی وجہ سے محمود ہے۔ قدرت کی وجہ سے معبود، اپنے سلطان کی وجہ سے مطاع ہے عذاب اور دبدبہ کی وجہ سے دنیا آپ سے ڈرتی ہے۔ آسمانوں اور زمین پر اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے۔ اپنی قدرت سے مخلوق کو پیدا کیا۔ اپنے احکام سے ان کو ممتاز کیا۔ اپنے دین سے ان کو معزز بنایا۔
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے ان کو بزرگی عطا کی۔
اس کا نام برکت والا ہے۔ اس کی عظمت بہت بلند ہے۔ مصاہرت کو سبب لاحق بنایا۔

سببا للاحقاد وأمرا مفترضا وشج به
الارحام والزم الأنام فقال عز من
قائل وهو الذي خلق من الماء بشرا
فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا
فأمر الله تعالى يجري الى قضائه و
قضاؤه يجري الى قدره ولكل قضاء
قدر ولكل قدر أجل ولكل أجل
كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده
أم الكتاب ثم ان الله عز وجل أمرني
أن أزوج فاطمة بنت خديجة من
علي بن أبي طالب فاشهدوا اني قد زوجته
على أربعمائة مثقال فضة ان رضي
بذلك علي بن أبي طالب ثم دعا بطبق
من بسر فوضعه بين أيدينا ثم قال
انهبوا فنهبنا فينا نحن ننتهب اذ
دخل علي على النبي صلى الله عليه وسلم
فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه
ثم قال ان الله أمرني أن أزوجك فاطمة
على اربعمائة مثقال فضة ان رضيت
بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول
الله قال أنس فقال النبي صلى الله عليه وسلم

اس کو امر فرض قرار دیا۔ اس ارحام کو ولایا
اور لوگوں کو جمع کیا۔ اس بات کا کہنے والا
عزت والا ہے۔ خدا وہ ذات ہے جس نے
انسان کو پانی سے پیدا ہے۔ اور اس کو
نسب و صہر قرار دیا۔ تمہارا رب اس بات
پر قادر ہے۔ حکم کا اس کی قضا کو جاری کرتا
ہے۔ اس کی قضا قدرت کی طرف جاری ہوتی
ہے۔ ہر قضا کے لئے قدرت ہے۔ اور ہر
کے لئے ایک اجل۔ ہر اجل کے لئے ایک
نوشتہ ہے۔ جس نوشتہ کو اللہ تعالے چاہتا
ہے باقی رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مٹا
دیتا ہے۔ اس کے پاس ام الکتاب ہے
خطبہ کے بعد فرمایا! خدا نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں فاطمہ بنت خدیجہ کی شادی علی ابن
ابی طالب سے کروں آپ حضرات گواہ رہیں کہ
میں نے چار سو مثقال چاندی پر فاطمہ کی شادی
علی علیہ السلام سے کر دی ہے۔ آپ نے
کھجوروں کا تھال منگوایا ہمارے سامنے رکھ
دیا۔ فرمایا ان کو لوٹ لو ہم نے ان کو لوٹ لیا
ہم لوٹ میں مشغول تھے کہ اس دوران علیؑ
تشریف لائے۔ رسول اللہؐ نے علی کو دیکھ
کر مسکرا دیا۔ فرمایا مجھے نے حکم دیا ہے کہ
میں چار صد مثقال چاندی کے حق مہر پر
فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی تم سے کر
دوں اگر تم اس پر راضی ہو۔ عرض کیا
یا رسول اللہ صلعم میں راضی ہوں۔
انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

جمع الله شملكما واسعد جدكما وبارك عليكما واخرج منكما كثيرا طيبا قال انس فوالله لقد اخرج منهما كثيرا طيبا اخرجه ابو الخير القزويني الحاكمي

(شرح) اوشج بالارحام - اى شك بعضها في بعض يقال رحم واشجة اى مشتبكة وعنه قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فغشيه الوحي فلما افاق قال تدري ما جاء به جبريل قلت الله ورسوله اعلم قال امرني ان ازوج فاطمة من علي فانطلق فادع لي ابا بكر وعمر وعثمان وعليا وطلحة والزبير ونفرا من الانصار ثم ذكر الحديث بتمامه وقال وشج به الارحام وقال فلما اقبل علي قال له يا علي ان الله امرني ان ازوجك فاطمة وقد زوجتكها على اربعمائة مثقال فضة ارضيت قال رضيت يا رسول الله قال ثم قام علي فخر ساجدا شكرا قال النبي صلى الله عليه وسلم جعل الله منكما الكثير

خدا تم دونوں کو انتشار سے بچائے۔ تم دونوں کی جد نیک کرے۔ تم دونوں کو برکت عطا کرے تم دونوں سے بہت زیادہ پاکیزہ اولاد کو پیدا کرے۔ انس نے کہا خدا کی قسم دونوں سے بہت زیادہ پاک و پاکیزہ اولاد پیدا ہوئی۔

انس سے مروی ہے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں موجود تھا۔ آپ پر وحی طاری ہو گئی۔ وحی سے فارغ ہوئے تو فرمایا جانتے ہو جبرئیلؑ کیا حکم لائے تھے۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ خدا نے مجھے فاطمہ سے علی کی شادی کرنے کا حکم دیا ہے تم جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور انصار میں سے کچھ لوگ بلا کر میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی جب علی شریف لائے فرمایا خدا نے مجھے حکم دیا ہے میں فاطمہ کی شادی تم سے کر دوں۔ میں چار صد مثقال چاندی پر اس کی تم سے کرتا ہوں۔ تم اس پر راضی ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں راضی ہوں۔ پھر علی کھڑے ہو کر شکریہ کے سجدہ میں گر پڑے۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا خداوند تعالیٰ تم دونوں کو پاک و طاہر اولاد پیدا کرے۔

الطیب وبارک اللہ فیکما قال انس فواللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب اخرجہ ابو الخیر ایضا وعن عما وقد ذکر عندہ علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل جبریل فقال ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمۃ ابنتک من علی اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ

خدا تمہیں برکت دے۔ انس نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے دونوں سے کافی اولاد پاکیزہ پیدا کی عمر کے پاس علی کا ذکر ہوا۔ کہا آپ رسول اللہ ؐ کے داماد ہیں جبرائیل آنحضرت کے پاس آئے۔ عرض کیا خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے کردو

ذکر ان اللہ زوج فاطمۃ علیا بمشہد من الملائکۃ

خدا نے فرشتوں کی موجودگی میں فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کی

عن انس رضی اللہ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ہذا جبریل یخبرنی ان اللہ عزوجل زوجک فاطمۃ واشہد علی تزویجہا اربعین الف ملک واوحی الی شجرۃ طوبی ان انثری علیہم الدر والیاقوت فنثرت علیہم الدر والیاقوت فابتدرت الیہ الحور العین یلتقطن

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ علی علیہ السلام سے فرمایا میرے پاس جبرائیل موجود ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے تمہاری شادی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کردی ہے۔ اس پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔ درخت طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ فرشتوں پر موتی اور یاقوت نچھاور کریں طوبیٰ نے موتی اور یاقوت نچھاور کئے موتی اور یاقوت کے تھالوں سے حوریں

من اطباق الدر واليا قوت فهم يتهادونه عليهم يوم القيامة أخرجه الملاء في سيرته

ذكر اختصاصه باعطائه الراية يوم خيبر وفتحها

عن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطاها فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجو أن يعطاها فقال أين علي بن أبي طالب قالوا يشتكي عينيه يا رسول الله قال فارسلوا اليه فلما جاء بصق في عينيه ودعا له فبرئ حتى كان لم يكن به وجع وأعطاه الراية فقال علي يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم أدعهم الى الاسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لأن يهدى الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم أخرجاه وأبو حاتم

دوڑ دوڑ کر موتی اور یاقوت چلتی تھین فرشتے یہ موتی اور یاقوت ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیتے رہیں گے۔

رسول اللہ کا علیؓ کو خیبر کے دن علم دینا اور آپکا خیبر فتح کرنا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کل میں علم اس شخص کو دوں گا جس کے اللہ تعالیٰ فتح دیگا۔ لوگوں نے رات انتہائی بے چینی سے گزاری کہ دیکھئے کل کیا ہوتا ہے صبح کے وقت لوگ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر شخص علم لینے کی خواہش رکھتا تھا آپ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب کہاں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ فرمایا آپ کو بلاؤ علی حاضر ہوئے آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور آپ کے حق میں دعا فرمائی۔ آپ ٹھیک ہو گئے ایسے ٹھیک ہوئے جیسے آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ آپ کو علم دے دیا۔ علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ان سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جبتک کہ وہ ہماری مانند ہو جائیں اپنی فوج سے چلے جائیے جب ان کے میدان میں جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دو اور انہیں اس بات سے آگاہ کرو کہ ان پر خدا کے کیا کیا حقوق ہیں۔ خدا کی قسم اگر ایک آدمی بھی راہ راست پر آجائے تو آپ کے لئے یہ بات سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔ بخاری مسلم اور ابو حاتم نے اس حدیث کو بیان کیا

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لادفعن الراية اليوم الى رجل يحب الله ورسوله فتطاول القوم فقال أين علي فقالوا يشتكي عينه فدعاه فبزق في كفيه ومسح بهما عين علي ثم دفع اليه الراية ففتح الله عليه أخرجه أبو حاتم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر لاعطين هذه الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله عليه قال عمر فما أحببت الامارة الا يومئذ فتشارفت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا فأعطاه اياها وقال امش ولا تلتفت فسار على شيأ ثم وقف ولم يلتفت فصرخ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال على على ما أقاتل فقال صلى الله عليه وسلم قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماءهم

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس بات کا انتظار کیا۔ فرمایا علی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا آپ کو آنکھ کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے بلوایا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن اپنی ہتھیلیوں پر لگا کر علی کی آنکھ پر مَس کیا۔ علم آپ کے حوالے کیا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کی لڑائی کے روز فرمایا میں علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اس کے ہاتھ فتح دیگا۔ عمر نے کہا مجھے اس روز سرداری کا شوق پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے علی کو طلب کیا۔ علم آپ کے حوالے کیا فرمایا کہیں نہ دیکھو۔ چلے جاؤ۔ علیؑ کچھ چلے پھر ٹھہر گئے۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زور سے آواز دی۔ علی نے کہا کب تک ان سے لڑوں فرمایا اس وقت تک لڑو جب تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ نہ کہیں۔ جب کلمہ پڑھ لیں تو پھر ان کا قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا منع ہے

وأموالهم الا بحقها وحسابهم على
الله عز وجل أخرجه مسلم وأبو حاتم
بتغيير بعض اللفظ ؛ وعن سلمة بن الا
كوع رضي الله عنه قال كان على قد
تخلف عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم في خيبر وكان به رمد فقال
أنا أتخلف عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فخرج على فلحق بالنبي صلى
الله عليه وسلم فلما كانت الليلة
التي فتحها الله في صباحها قال صلى
الله عليه وسلم لاعطين الراية او
ليأخذن الراية غدا رجل يحبه
الله ورسوله او قال يحب الله
ورسوله يفتح الله عليه فاذا نحن
بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي
فاعطاه رسول الله صلى الله
عليه وسلم ففتح الله عليه أخرجاه ؛
وعنه قال خرجنا الى خيبر وكان
معي عامر يرتجز بالقوم وهو يقول
والله لولا الله ما اهتدينا - ولا تصدقنا ولا صلينا
ونحن عن فضلك ما استغنينا - فثبت الاقدام ان لاقينا
وألقين سكينة علينا

ان سے حساب اللہ تعالیٰ لے گا۔
بعض الفاظ کے فرق سے اس حدیث کو
مسلم اور ابو حاتم نے بیان کیا ہے۔
سلمہ بن اکوع سے مروی ہے۔ جنگ خیبر
کے موقع پر علی آنکھ کی تکلیف کی وجہ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
سے پیچھے رہ گئے۔ فرمایا میں رسول اللہ
سے پیچھے رہ گیا ہوں پھر روانہ ہو کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے
جا ملے۔ جس رات کو صبح کو اللہ تعالیٰ
نے خیبر فتح کیا۔ فرمایا میں کل علم دوں
گا یا فرمایا کل مجھ سے علم وہ شخص لے
گا جس کو خدا اور اس کا رسول دوست
رکھتا ہے۔ یا فرمایا جو اللہ اور اس کے
رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
اس کے ذریعے فتح دے گا۔
اچانک علیؓ آ گئے۔ ہمیں آپ کے آنے
کی امید نہ تھی۔ رسول اللہ نے آپ کو
علم دیا۔ آپ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے
فتح دی۔ سلمہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ
جنگ خیبر میں شامل ہوئے میرا چچا
عامر یہ رجز پڑھتا تھا ؎
اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی ہم نہ آنحضرتؐ کو
کی تصدیق کرتے نہ نماز پڑھتے۔ اے خدا
ہمیں آپ کے فضل کی امید ہے۔ جنگ
میں ہمیں ثابت قدم رکھ ہمیں سکون دے

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قالوا عامر فقال غفر اللہ لک یا عامر وما استغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل خصہ الا استشھد قال عمر یا رسول اللہ لو متعتنا بعامر فلما قدمنا خیبر خرج مرحب یخطر بسیفہ وھو ملکھم وھو یقول

قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقلبت تلتھب

فنزل عامر فقال

قد علمت خیبر انی عامر ۔ شاکی السلاح بطل مغامر

فاختلفا بضربتین فوقع سیف مرحب فی ترس عامر فذھب یسفل لہ فوقع سیفہ علی نفسہ فقطع اکحلہ فکان فیھا نفسہ واذا نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا یہ اشعار پڑھنے والا کون ہے۔ عرض کیا عامر ہے۔ فرمایا اے عامر! خداوند تجھے بخشش دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جس شخص کا نام لیکر بخشش کی دعا کی وہ شخص جنگ میں شہید ہوا۔ عمر نے کہا یا رسول اللہ صلعم عامر کو ہمارے پاس رہنے دیں۔

جب ہم خیبر کے پاس پہنچے تو خیبر کا مالک یہ رجز پڑھتا ہوا تلوار لہراتا ہوا باہر آیا۔

خیبر جانتا ہے۔ میں ہتھیاروں سے لیس بہادر مرحب ہوں۔ جب جنگ کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔

عامر نے گھوڑے سے اتر کر یہ رجز پڑھا۔ خیبر جانتا ہے میں ہتھیار پوش بہادر عامر ہوں۔ دونوں میں تلواریں چلنے لگیں۔

مرحب کی تلوار عامر کے گھوڑے کو لگی تلوار اٹھانے لگے جس کی وجہ سے اس کی اپنی تلوار اس کی شہ رگ پر لگی

يقولون بطل عمل عامر قتل نفسه
فأتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم وأنا أبكي فقلت يا
رسول الله بطل عمل عامر
فقال يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قال هذا قال
قلت ناس من أصحابك فقال
صلى الله عليه وسلم بل له
أجره مرتين ثم أرسلني رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى
علي فألفيته وهو أرمد فقال
لاعطين الراية اليوم رجلا يحب
الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله فجئت به أقوده وهو
أرمد حتى أتيت به النبي صلى
الله عليه وسلم فبصق في عينيه
فبرئ وأعطاه الراية وخرج
مرحب فقال : قد علمت خيبر
انى مرحب ، فقال علي
أنا الذي سمتني أمي حيدرة ، ليث غابات كريه المنظرة
أوفيهم بالصاع كيل السندرة

اور فوت ہو گئے۔ آنحضرتؐ کے اصحاب
کی ایک جماعت کہنے لگی عامر کا عمل ضائع
ہو گیا۔ کیونکہ اس نے خود کشی کی ہے
میں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل ضائع
ہو گیا۔ فرمایا کون کہتا ہے۔ عرض کیا
آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کہتی
ہے۔ فرمایا اس کو دو دفعہ ثواب
ملے گا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلعم نے
علی کے پاس روانہ کیا۔ آپ کی آنکھ دکھ
رہی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا میں آج
اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ اور
اس کے رسول کو دوست رکھتا ہو۔ اور
اس کو اللہ اور اس کے رسول دوست
رکھتے ہوں۔ میں علی کو آشوب چشم کی
حالت میں پکڑ کر لایا۔ میں نے آپ کو نبی
کریم صلعم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ
نے آپ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا
آپ ٹھیک ہو گئے۔ آپ کو علم عطا کیا
مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا مقابلہ میں آیا
قد علمت خيبر اني مرحب
علی نے یہ رجز پڑھا :۔
میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا۔
باسیبت کچھار کا شیر ہوں۔

قال فضربه فقلق رأسه فقتله وكان الفتح على يد علي بن أبي طالب أخرجه أبو حاتم وقال هكذا روى في فرس عامر وانما هو في عامر وأخرجه مسلم بتغيير بعض لفظه وأخرجه أحمد عن بريدة الاسلمي ولم يذكر فيه قصة عامر وقال بعد قوله شاكي السلاح بطل مجرب أطعن احيانا وحينا أضرب وقال فاختلف هو وعلي ضربتين فضربه علي على عاتقه حتى عض السيف منها باضراسه وسمع أهل العسكر صوت ضربته قال وما ينام الناس مع علي حتى فتح الله له ولهم

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ الراية وهزها ثم قال من يأخذها بحقها فجاء فلان فقال أنا فقال امض ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي كرم وجه محمد

حضرت علی نے ایسی ضرب مرحب کے سر پر لگائی جس سے اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا۔ علی علیہ السلام کے ذریعہ خیبر فتح ہوا۔ ابو حاتم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے بریدہ اسلمی سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں عامر کے قصہ کا ذکر نہیں ہے۔ علی کے رجز میں ہتھیار پوشن تجرکار کے بعد یہ شعر لکھا ہے کہ میں کبھی نیزہ لگا ہوں اور کبھی تلوار کا وار کرتا ہوں۔

علی اور مرحب میں مقابلہ ہونے لگا۔ آپ نے مرحب کے کندھے اور گردن کے درمیان اس قدر زور سے تلوار ماری جس کو لوگوں نے سنا جو مرحب کی داڑھوں میں پیوست ہو گئی۔

حضرت علی اور لوگ اس وقت تک نہ سوئے جب تک قلعہ خیبر فتح نہ ہوا۔

ابو سعید خدری رضہ اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے علم لے کر بلایا۔ فرمایا اس کو لے کر کون پورا اترے گا۔ ایک شخص آیا اور کہا میں لینا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم جاؤ۔ فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو عزت دی۔

لاعطينها رجلا لا يفر هاك
يا علي فانطلق حتى فتح الله
عليه خيبر وفدك وجاء بعجوتها
وقديدها خرجه احمد ★ وعن
بريدة رضي الله عنه قال لما
كان حيث نزل رسول الله
صلى الله عليه وسلم بحصن اهل
خيبر اعطى رسول الله صلى الله
عليه وسلم اللواء عمر بن الخطاب
وبعض معه من بعض من الناس
فلقوا اهل خيبر فانكشف
عمر واصحابه فرجعوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لاعطين الراية غدا رجلا يحب
الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله فلما كان الغد
تصادرها ابو بكر وعمر فدعا
عليا وهو ارمد فتفل في عينيه
واعطاه اللواء وبعض معه من
الناس من بعض ثم ذكر قتل

میں علم اس شخص کو دوں گا جو جنگ
سے فرار نہیں کرے گا۔ یا علیؓ علم
تم لے لو اور لڑنے کے لئے چلے جاؤ۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے خیبر اور فدک
فتح کیا۔ آپ وہاں سے کھجوریں اور سوکھا
ہوا گوشت لائے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خیبر کے قلعہ کے پاس قیام کیا۔ علم عمر بن خطاب
کے حوالے کیا۔ حضرت عمر کے ساتھ اور لوگ
بھی خیبر فتح کرنے کی خاطر روانہ ہوئے
اہل خیبر سے لڑائی ہوئی۔ حضرت عمر اور آپ
کے ساتھی شکست کھا کر واپس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
کل میں علم اس شخص کو دوں گا۔ جو خدا اور اس
کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ خدا اور
اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔
دوسرے عمر اور ابوبکر علم کے حصول کی امید
میں آئے۔ مگر آنحضرت نے علیؓ کو بلایا
اور علم آپ کے حوالے کیا۔ آپ کی
آنکھیں دکھتی تھیں۔ ان میں اپنا
لعاب دہن لگایا۔ آپ کے ساتھ کچھ
لوگ گئے۔ آپ نے مرحب کو قتل
کیا۔

مرحب وقال فما يتام آخر
الناس حتى فتح الله لهم وله
أخرجه الغيلاني والحافظ الدمشقي
في الموافقات وعنه قال حاصرنا
خيبر فأخذ اللواء أبو بكر فانصرف
ولم يفتح له ثم أخذه عمر من
الغد فمضى ورجع ولم يفتح
له وأصاب الناس يومئذ شدة
فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إني دافع اللواء إلى
رجل يحبه الله ورسوله
ويحب الله ورسوله لا يرجع
حتى يفتح عليه فبتنا طيبة أنفسنا
ان الفتح غدا فلما أصبح صلى
الله عليه وسلم قام قائما فدعا
باللواء والناس على مصافهم
فدعا عليا وهو أرمد فتفل
في عينه ودفعه إليه ففتح له
قال بريدة وأنا ممن تطاول
لها أخرجه أحمد في المناقب *
وعن سلمة رضي الله عنه قال

حضرت علیؓ اور تمام لوگ اس وقت تک
نہ سوئے جب خیبر فتح نہ ہُوا۔ بریدہ نے کہا
ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا۔ علم ابو بکر نے لیا بغیر
فتح کے واپس آگئے۔ دوسرے روز
عمر علم لے کر قلعہ فتح کرنے گئے مگر ناکام
ہو کر لوٹ آئے۔ اس روز لوگوں نے
بے حد تکلیف محسوس کی۔ رسول اللہ نے
فرمایا۔ میں علم اس شخص کو دینے والا ہوں
جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دوست
رکھتا ہے۔ وہ خود خدا اور اس کے
رسول کو دوست رکھتا ہے۔ بغیر فتح
کے واپس نہیں آئے گا۔ ہم لوگوں
نے رات خوشی خوشی بسر کی کہ کل
فتح ہونے والی ہے۔ صبح کو رسول
اللہ نے علم طلب کیا۔ لوگ
اپنی اپنی جگہوں میں موجود تھے۔ علیؓ
کو بلایا آپ کی آنکھوں میں تکلیف
تھی۔ اُن میں اپنا لعاب دہن
لگایا۔ آپ کو علم دیا۔ آپ
نے خیبر فتح کیا۔ بُریدہ نے کہا۔
میں ان لوگوں میں سے تھا جس
کو علم لینے کی آرزو تھی سلمہ
رضی اللہ عنہ نے کہا۔

بعث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم أبا بکر الصدیق برایۃ
وکانت بیضاء الی بعض حصون
خیبر فقاتل ورجع ولم یکن
فتح وقد جھد فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین
الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ
یفتح اللہ علی یدیہ لیس بفرار
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی وھو ارمد فتفل فی
عینیہ ثم قال خذ ھذہ الرایۃ
فامض بھا حتی یفتح اللہ علیک
قال سلمۃ فخرج واللہ بھا یھرول
ھرولۃ وأنا خلفہ نتبع أثرہ
حتی رکز رایتہ فی رضم من
حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ
یھودی من رأس الحصن
فقال من أنت قال أنا علی
بن أبی طالب قال یقول
الیھود علوتم وما أنزل
علی موسی أو کما قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ابوبکر صدیق کو خیبر کے ایک قلعہ کی طرف
فتح کے لئے آپ نے جنگ کی۔
مگر بغیر فتح کئے واپس آگئے۔ اگرچہ
آپ نے بہت محنت کی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا۔ جو
خدا اور اس کے رسول کو دوست
رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں
فتح دے گا۔ وہ شخص بھاگنے والا
نہیں ہے۔ رسول اللہ نے علی کو بلایا
آپ آشوب چشم مبتلا تھے۔ آنحضرت
نے اپنا لعاب دہن آپ کی آنکھوں
میں لگایا۔ فرمایا علم لے کر چلے جاؤ۔
اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے گا۔ سلمہ نے
کہا خدا کی قسم آپ علم کو لہراتے ہوئے
خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ میں آپ
کے پیچھے تھا۔ آپ نے قلعہ کے نیچے
ایک پتھر کے شگاف میں علم گاڑ دیا۔
ایک یہودی نے قلعہ کی چھت سے
نمودار ہو کر پوچھا آپ کون ہیں فرمایا
میں ابن ابی طالب ہوں۔ یہودی نے کہا
موسیٰ پر جیسا نازل ہوئی تھی۔ اس
کی رو سے تم فتح پاؤ گے۔

فما رجع حتى فتح الله على يديه أخرجه ابن اسحاق ★

وعن أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خرجنا مع علي حين بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم براية فلما دنا من الحصن خرج اليه أهله فقاتلهم ففر رجل من يهود وقد طرح ترسه من يده فتناول علي بابا كان عند الحصن فترس به نفسه فلم يزل بيده حتى فتح الله عز وجل عليه ثم ألقاه من يده حين فرغ فلقد رأيتني في نفر معي سبعة أنا ثامنهم نجتهد على أن نقلب ذلك الباب فما نقلبه أخرجه أحمد وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ان علي بن أبي طالب حمل الباب يوم خيبر حتى صعد المسلمون

خداوند نے آپ کے ہاتھوں فتح و نصرت عطا کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام رافع سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو اپنا علم دے کر روانہ کیا۔ ہم آپ کے ساتھ تھے۔ جب آپ قلعہ کے قریب گئے تو وہاں کے رہنے والے آپ سے لڑنے لگے۔ ایک یہودی نے آپ پر ضرب لگائی جس سے آپ کی ڈھال گر گئی۔ علیؑ نے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ لیا۔ اور اس کو بطور ڈھال استعمال کیا۔ خداوند عالم نے آپ کو فتح دی۔ جب قلعہ فتح کر چکے تو دروازہ پھینک دیا۔ تم مجھے ان سات آدمیوں میں دیکھتے ہیں ان میں آٹھواں تھا۔ دروازے کو ہلانا چاہتے تھے۔ مگر نہ ہلا سکے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ علی نے خیبر کے روز دروازہ اٹھا لیا تھا اور لوگ اس کے اوپر سے گزرتے تھے۔

علیہ فاقتحموھا وبعد ذلک لم یحملہ اربعون رجلا وفی طریق ضعیف ثم جتمع علیہ سبعون رجلا فکان جھدھم ان أعادوا الباب أخرجھما الحاکمی فی الاربعین

قلعہ فتح کر لیا۔ دروازہ کو چالیس آدمی نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ ایک ضعیف سلسلہ میں ہے کہ ستر آدمیوں نے پوری کوشش کی کہ دروازے کو دوبارہ اپنی جگہ قائم کریں۔ (مگر قائم نہ کر سکے)

ذکر اختصاصہ بأنہ وزوجہ وابنیہ أھل البیت

آپ، آپ کی زوجہ اور آپ کے دونوں فرزند اہل بیت ہیں۔

عن سعید قال أمر معاویۃ سعدا أن یسب أبا تراب فقال أما ما ذکرت ثلاثا قالھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن أسبہ لان یکون لی واحدۃ منھن أحب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی تخلفنی مع النساء والصبیان فقال

سعید سے مروی ہے۔ کہ معاویہ نے سعد کو حکم دیا کہ علیؓ کو گالیاں دو۔ سعد نے کہا جب تک میں علی کی تین خصوصیات یاد کرتا رہوں گا جو رسول اللہ نے آپ کے حق میں بیان فرمائی ہیں اس وقت تک میں آپ کو گالیاں نہیں دوں گا۔ اگر ان میں مجھے ایک خصوصیات مل جاتی تو میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی۔ رسول نے علیؓ کو ایک جنگ میں مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا علیؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں نائب مقرر کرتے ہیں۔ فرمایا۔

له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم أما ترضی أن تکون منی
بمنزلة هارون من موسی
الا انه لا نبی بعدی وسمعته
یقول یوم خیبر لاعطین
الرایة وذکر القصة وسیأتی ★
ولما نزلت هذه الایة
قل تعالوا ندع أبناءنا و
أبناءکم دعا رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیه وسلم علیا وفاطمة
والحسن والحسین وقال
اللهم هؤلاء أهلی خرجه
مسلم والترمذی ★ وعن
أم سلمة ان النبی صلی اللّٰہ
علیه وسلم جلل علی الحسن
والحسین وعلی وفاطمة
کساء وقال اللهم هؤلاء أهل
بیتی وخاصتی أذهب عنهم
الرجس وطهرهم تطهیرا
خرجه الترمذی وقال حسن
صحیح ★ وعن سعید بن عمرو

تم اس بات پر راضی نہیں ہو تم کو مجھ سے
وہ منزلت حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسیٰ
سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی
نہیں آئے گا۔ میں نے رسول اللہ کو خیبر
کے روز فرماتے سنا۔ کہ کل میں اس
کو علم دوں گا۔ پورا واقعہ بیان کیا۔
جب قل فمحالوا اندع ابناءکم
والی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہ
سلام اللہ علیہا، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا
اور فرمایا یہ حضرات میرے اہل ہیں۔
ام سلمہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حسنؑ، حسینؑ، علیؑ اور فاطمہ سلام اللہ
علیہا پر چادر تان کر فرمایا۔ پالنے
والے یہ لوگ میرے اہل بیت
ہیں۔ اور میرے خاص بندے ہیں۔
ان سے ناپاکی کو دور رکھ
ان کو پوری طرح پاکیزہ فرما۔

بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن أبی ربیعۃ یا عم لم کان صفوان الناس الی علی فقال یا ابن أخی أن علیا کان لہ ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان لہ من السلطۃ فی العشیرۃ والقدم فی الاسلام والمھر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود فی الماعون ولما نزل قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس أھل البیت ویطھرکم تطھیرا دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا فی بیت أم سلمۃ وقال اللھم ان ھؤلاء أھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا أخرجہ الطبرانی

سعید بن عمرو بن سعید بن العاص نے کہا میں نے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے کہا میرے چچا کے فرزند لوگوں کا جھکاؤ علی کیطرف کیوں ہے، کہا اے بھائی کے فرزند علیؓ علم کے ماہر خاندان میں خاص مقام رکھتے ہیں پہلے اسلام لانے والے، رسول اللہ کے داماد سنت میں بصیرت رکھتے تھے، جنگ میں بہادر خیرات دینے میں سخی، آیت انما کے نزول کے وقت آپؐ نے فاطمہؓ علیؓ حسن اور حسین کو ام سلمہؓ کے گھر میں جمع کیا فرمایا میرے پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاک چیز کو دور رکھ

ذکر ان بیوتہ أوسط بیوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے درمیان تھے

عن سعید بن عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسألہ عن عثمان فذکر لہ محاسن عملہ ثم قال لعل ذلک یسوءک قال نعم فأرغم اللہ أنفک ثم سألہ عن علی فذکر محاسن عملہ قال ذاک بیتہ أوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعل ذلک یسوءک قال أجل قال فأرغم اللہ أنفک انطلق فاجھد علی جھدک أخرجہ البخاری والمخلص

سعید بن عبیدؒ نے کہا ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا، اور عثمان کے بارے میں دریافت کیا اس کو آپ کی نیکیوں کے بارے میں آگاہ کیا، ممکن ہے یہ باتیں آپ کو ناگوار گزری ہوں کہا ایسا ہی ہے کہا خدا تعالیٰ کو ذلیل کرے، پھر اس نے حضرت علیؓ کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے اس کو حضرت امیرؓ کی خوبیوں سے آگاہ کیا پھر کہا شاید یہ باتیں آپکو ناپسند آئی ہوں کہا ایسا ہی ہے کہا خدا تم کو رسوا کرے چلے جاؤ اپنے نظریہ میں دوبارہ غور کرو

ذکر اختصاصه وزوجه وبنیه بانه صلی اللّٰه علیه وسلم حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم

علیؑ آپ کی زوجہ اور آپ کے فرزندوں سے جنگ کرنیوالا اور صلح کرنیوالا رسول اللہ سے جنگ کرنیوالا اور صلح کرنیوالا ہے

عن زید بن أرقم ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لعلی وفاطمة والحسن والحسین أنا حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم خرجه الترمذی ★

زید بن ارقم سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے جن لوگوں نے جنگ کی۔ اُن سے میری جنگ ہے۔ اور جن لوگوں نے ان سے صلح کی ان سے میری صلح ہے۔ بحوالہ ترمذی۔

وعن أبی بکر الصدیق قال رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خیم خیمة وهو متکئ علی قوس عربیة وفی الخیمة علی وفاطمة والحسن والحسین فقال معشر المسلمین أنا سلم لمن سالم أهل الخیمة حرب لمن حاربهم ولی لمن والاهم لایحبهم الا سعید الجد طیب المولد ولا یبغضهم الا شقی الجدردی ء الولادة

ابوبکر صدیق سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیمے کے اندر عربی کمان کا سہارا لئے ہوئے تشریف فرما تھے۔ علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ دوسرے کمرے میں قیام فرما تھے۔ فرمایا اے لوگو! میری ان لوگوں سے صلح ہے۔ جن کو ان خیمہ والوں سے صلح ہے۔ اور میری ان سے جنگ ہے جنہوں نے ان سے جنگ کی۔ میں ان کا دوست ہوں جو ان کو دوست رکھتا ہے۔ ان کو صرف وہ دوست رکھے گا جن کا جد و اباء نیک ہوگا اور ان کی ولادت ٹھیک ہوگی۔ ان سے بغض رکھنے والے کا جد و اباء نجیب ہوگا اور ولادت ٹھیک نہیں ہوگی

ذکر اختصاصه بانتفاء الرمد عن عینیه ابدا بسبب تفل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فیهما

عن علی رضی اللّٰہ عنه قال ما رمدت منذ تفل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی عینی أخرجه أحمد ★ وعنه قال ما رمدت عیناي منذ مسح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وجهي وتفل في عیني یوم خیبر حین أعطاني الرایة أخرجه أبو الخیر القزویني

آپ کی آنکھوں میں اس روز سے کبھی تکلیف نہ ہوئی جس روز سے رسول اللہ نے ان میں لعاب دہن لگایا

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں آنکھ میں کبھی آشوب نہ ہوا جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگایا۔ بحوالہ احمد

نیز آپ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں کبھی آشوب کی تکلیف نہیں ہوئی جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ان پر مسح کیا تھا۔ میری آنکھ میں لعاب دہن لگایا تھا۔ خیبر کے روز اور مجھے علم عطا ہوا تھا۔ اس کو ابو الخیر قزوینی نے بیان کیا۔

ذکر اختصاصه بلبس لباس الشتاء في الصیف ولبس لباس الصیف في الشتاء لعدم وجدان الحر والبرد

عن عبد الرحمن بن أبي لیلی

آپ سردی کا لباس گرمی میں اور گرمی کا لباس سردی میں پہنا کرتے کیونکہ آپ کو گرمی اور سردی نہیں لگا کرتی تھی۔

عبد الرحمن بن ابی لیلی کا بیان

قال كان أبي يسمر مع علي و
كان علي يلبس ثياب الصيف
في الشتاء وثياب الشتاء في
الصيف فقيل له لو سألته فسأله
فقال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم بعث علي وأنا أرمد
العين يوم خيبر فقلت يا
رسول الله أنا أرمد العين
قال فتفل في عيني و قال
اللهم اذهب عنه الحر و
البرد فما وجدت حرا
ولا بردا منذ يومئذ وقال
لاعطين الراية رجلا يحبه
الله ورسوله ويحب الله
ورسوله ليس بفرار فتشوف
لها أصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاعطا
نيها أخرجه أحمد

ذكر اختصاصه بأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعطيه الراية فلا ينصرف حتى يفتح عليه

ہے کہ میرے باپ علی علیہ السلام
کے ساتھ رہا کرتے آپ گرمی کا
لباس سردی میں اور سردی کا
گرمی میں پہنا کرتے۔ آپ سے کسی
نے کہا۔ آپ حضرت سے اس کی وجہ
پوچھ لیتے۔ اس نے آپ سے اس کی وجہ
پوچھی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے میرے پاس ایک
شخص بلانے کے لئے بھیجا تھا۔
میں خیبر کی جنگ میں
آشوب چشم میں مبتلا مبتلا تھا۔
آپ نے میری آنکھ میں لعاب
دہن لگایا۔ فرمایا اے پالنے والے
اس سے سردی اور گرمی کو دور رکھ۔
اس وقت سے لے کر اس وقت
تک میں نے کبھی گرمی اور سردی محسوس
نہیں کی۔ اس روز رسول اللہ نے فرمایا
تھا۔ میں علم اس شخص کو دوں گا جس
کو خدا اور رسول دوست رکھتا ہے
وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا
ہے۔ جنگ سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ اس
منصب کے حصول کے لئے اصحاب رسول بہت
بے چین تھے۔
رسول اللہ جب آپ کو علم دیتے تو آپ
فتح کے بغیر واپس نہیں آتے تھے۔

عن عمار بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی فقال لقد فارقکم رجل ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیعطیہ الرایۃ فلا ینصرف حتی یفتح علیہ ما ترک من صفراء ولا سبعمائۃ درھم من عطائہ کان یرصدھا لخادم لاھلہ اخرجہ احمد

عمار بن حبشی سے مروی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ لوگوں سے ایسا شخص جُدا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم عطا فرماتے آپ جنگ فتح کر کے تشریف لاتے سات سو درہم کا مال ترکہ میں چھوڑا جس سے اپنے اہل کے لئے نوکر خریدنا چاہتے تھے۔

ذکر اختصاصہ بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعثہ بالسریۃ جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ فلا ینصرف حتی یفتح علیہ

آنحضرتؐ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے آپ کے دائیں طرف جبرائیل ہوتے اور بائیں طرف میکائیل ہوتے فتح کے بعد آپ واپس آئے

عن الحسن انہ قال حین قتل علی لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون بعلم ولا ادرکہ الاخرون کان

حضرت علی کی شہادت کے بعد امام حسنؑ نے فرمایا۔ آپ سے وہ شخص جدا ہو گیا ہے۔ علم میں جس کا مقابلہ پہلے لوگ نہ کر سکے۔ اور نہ ہی اس کے علم کو آنے والے لوگ پا سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریہ جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ اخرجہ احمد وابوحاتم ولم یقل یعلم واخرجہ الدولابی بزیادۃ ولفظہ لما قتل علی قام الحسن خطیبا فقال قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسی بن مریم وفیہا قتل یوشع فتی موسی واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریہ وذکر الحدیث

رسول اللہ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے جبرائیل آپ کے داہنی اور میکائیل بائیں طرف ہوتے تھے۔ فتح کر کے واپس آتے۔ دولابی کے الفاظ یہ ہیں۔ حضرت علی کی شہادت کے وقت امام حسن نے خطبہ میں فرمایا۔ تم لوگوں نے ایسے شخص کو رات کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔ جس میں عیسیٰ بن مریم کی رفعت موسیٰ کے نوجوان یوشع کا قتل ہونا۔ موجود تھا۔ خدا کی قسم علیؑ کا کسی گذشتہ شخص نے مرتبہ حاصل نہیں کیا۔ خدا کی قسم آنحضرت آپ کو لشکر دے کر روانہ کرتے تھے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

ذکر اختصاصہ بتنویہ الملک باسمہ یوم بدر

"بدر کی جنگ میں فرشتے نے علی کے نام کی آواز دی۔"

عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال لہ رضوان لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی اخرجہ الحسن بن عرفۃ العبدی۔

ابو جعفر محمد ابن علی نے فرمایا فرشتے فرشتے نے بدر کی لڑائی میں آسمان سے آواز دی جس کا نام رضوان تھا۔ تلوار صرف ذوالفقار ہے۔ جوان صرف علی ہے۔

شرح :- ذو الفقار اسم سیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو العباس سمی بذلک لانہ کانت فیہ حفر صغار والفقرۃ الحفرۃ التی فیہا الودیہ ★ قال ابو عبید والمغفر من السیوف الذی فیہ خروز

شرح :- ذوالفقار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نام تھا۔ ابوالعباس نے کہا یہ نام اس لئے ہے کہ اس میں چھوٹے گڑھے تھے۔

ابو عبید نے کہا مغفر اس تلوار کو کہتے ہیں جس میں دندانے ہوں۔

ذکر اختصاصہ بحملہ رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر

"جنگ بدر اور تمام لڑائیوں میں علم رسول علی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

وفی المشاھد کلھا ★ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان علی آخذا برایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر قال الحکم یوم بدر والمشاھد کلھا اخرجہ احمد فی المناقب ★ وعن علی علیہ السلام قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس سے روایت ہے۔ بدر کی لڑائی میں علم رسول اللہ علیؑ کے ہاتھ میں تھا۔ حکم نے کہا۔ صرف بدر ہی نہیں بلکہ تمام لڑائیوں میں آنحضرت کا علم علی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ احد کی جنگ میں میرا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ علم میرے ہاتھ سے گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ضعوه في يده اليسرى فانه صاحب لواءي في الدنيا والآخرة
أخرجه الحضرمي

ذكر اختصاصه بكتابة كتاب الصلح يوم الحديبية

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان كاتب كتاب الصلح يوم الحديبية علي ابن أبي طالب قال عبد الرزاق قال معمر فسألت عنه الزهري فضحك أو قال تبسم وقال هو علي ولو سألت هؤلاء لقالوا هو عثمان يعني بني أمية
خرجه في المناقب النسائي

ذكر اختصاصه يوم الحديبية بتهديد قريش ببعثه عليهم

عن علي عليه السلام قال لما كان يوم الحديبية خرج الينا ناس من المشركين منهم سهيل بن عمرو ناس من

اس کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لو۔ میرا علم دنیا اور آخرت میں تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

حدیبیہ میں صلحنامہ علیؑ نے لکھا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ۔ حدیبیہ کا صلحنامہ علی بن ابی طالب نے لکھا تھا۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر نے یہ بات زہری سے پوچھی تو آپ ہنس دیئے۔ یا مسکرا پڑے۔ کہا صلح نامہ لکھنے والے علی تھے۔ اگر تم بنو امیہ علی سے پوچھو تو وہ کہیں گے۔ کاتب صلحنامہ عثمان یعنی بنو امیہ تھے

حدیبیہ میں آنحضرت نے قریش کو حضرت علی کے بھیجنے کی دھمکی دی

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ ہمارے پاس حدیبیہ میں مشرکین میں سہیل بن عمرو اور رؤساء مشرکین حاضر

رؤساء المشركين فقالوا يا رسول
الله خرج اليك ناس من ابنائنا
واخواننا وارقنا نا ردوهم
الينا فان كان بهم فقه في الدين
سنفقههم فقال النبي صلى الله
عليه وسلم يا معشر قريش لتنتهن
او ليبعثن الله عليكم من يضرب
رقابكم بالسيف على الدين قد ا
متحن الله قلبه على الايمان
فقالوا من هو يا رسول الله
وقال ابوبكر من هو يا رسول
الله وقال عمر من هو يا رسول
الله قال هو خاصف النعل
كان اعطى عليا نعله يخصفها
ثم التفت علي الى من عنده وقال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من كذب علي متعمدا فليتبوأ
مقعده من النار اخرجه الترمذي
وقال حسن صحيح

سبیل سکینہ

میرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-C1

ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ
ہمارے بیٹے بھائی اور غلام آپ
کے پاس آگئے ہیں۔ انہیں ہمارے
حوالے فرمائیے۔ اگر ان میں دین کی سمجھ
بوجھ ہے۔ تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قریش سے فرمایا۔ تمہیں ایسی باتوں
سے باز آجانا چاہیئے۔ ورنہ میں ایسے
آدمی کو بھیجوں گا۔ جو دین کے معاملے
تمہاری گردنیں اڑا دے گا جس کے
دل کا امتحان ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ
نے لے لیا ہے۔ کہنے لگے۔ یا رسول
اللہ ایسا شخص کون ہے۔ ابوبکر
اور عمر نے کہا یا رسول اللہ ان اوصاف
کا مالک کون ہے؟ فرمایا یہ شخص وہ ہے
جو جوتی ٹھیک کر رہا ہے۔ آنحضرت
نے علی کو اپنی جوتی ٹھیک کرنے کو
کہا۔ پھر علی علیہ السلام لوگوں کی طرف
متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ کہ رسول اللہ نے
فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف
جھوٹ کو منسوب کیا۔ اس کو اپنا ٹھکانہ دوزخ
میں بنانا چاہیئے۔

ذکر اختصامہ بالقتال علی تاویل القرآن کما قاتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی تنزیلہ

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فیکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ قال ابوبکر انا ھو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ھو یا رسول اللہ قال لا ولکن خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا اخرجہ ابوحاتم و عنہ قال کنا جلوسا ننتظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج علینا من بعض بیوت نسائہ فقمنا معہ فانقطعت نعلہ فخلف علیھا علی یخصفھا فمضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومضینا معہ ثم قام ننتظرہ

رسول اللہ نے جس طرح قرآن کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا اس طرح علیؓ قرآن کی تفسیر میں جہاد کریں گے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں ایسا شخص موجود ہے۔ میں نے جس طرح قرآن کے نازل پر جہاد کیا۔ وہ شخص قرآن کی تفسیر کے لئے جہاد کریگا۔ ابوبکر نے عرض کیا۔ وہ میں ہوں گا۔ فرمایا نہیں۔ عمر نے فرمایا یا رسول اللہ یہ منصب مجھے نصیب ہوگا۔ فرمایا نہیں یہ اعزاز ایسے شخص کو حاصل ہوگا۔ جو جوتی درست کر رہا ہے۔ آنحضرت نے اپنی جوتی علی کو درست کرنے کے لئے دی تھی۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ ہم لوگ آنحضرت کے انتظار میں تھے۔ آپ اپنی کسی زوجہ کے گھر سے باہر تشریف لائے۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے لگے۔ راستے میں آپ کی جوتی ٹوٹ گئی۔ آپ نے جناب امیرؑ کو درست کرنے کو دی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ چل پڑے۔ کچھ دور جاکر آپ رسول کے

وقمنا معه فقال ان منكم من يقاتل على تاويل القرآن كما قاتلت على تنزيله فاستشرفنا وفينا ابو بكر وعمر فقال لا ولكن خاصف النعل قال فجئنا نبشره قال وكانه قد سمعه

(شرح) اصل الخصف والجمع وخصف النعل اطباق طاق على طاق ومنه يخصفان عليهما من ورق الجنة ۔ وقوله استشرفنا اى تشوفنا وتطلعنا تقول استشرفت الشئ واستشفته بمعنى وهو ان تضع يدك على حاجبك كالذى يستظل به من الشمس حتى يتبين لك الشئ حكاه الهروى

ذكر اختصاص سد الابواب الشارعة فى المسجد الا بابه

عن ابن عباس انه النبى صلى الله عليه وسلم امر بسد الابواب الا باب على اخرجه الترمذى

کے ساتھ انتظار کرنے لگے۔ فرمایا۔ تم میں ایسا شخص موجود ہے۔ جو قرآن کی تفسیر کے بارے میں اس طرح جہاد کرے گا جس طرح میں نے قرآن کی تنزیل پر کیا ہے ہم نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایسے شخص کو دیکھنا شروع کیا۔ ابوبکر اور عمر بھی موجود تھے۔ دونوں نے آنحضرت سے پوچھا۔ کہ اس سے مراد ہم ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ شخص مراد ہے جو جوتی ٹھیک کر رہا ہے علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوتی ٹھیک کر رہا تھا ہم لوگوں نے علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی بشارت دی۔ آپ نے اس بات کو سنا اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ اس بات سے پہلے آگاہ تھے

حضرت علی علیہ السلام کے سوا سب رسول اللہ نے مسجد کی طرف کھلنے والے گھروں کے دروازے بند کرا دیئے ماسوائے علیؑ کے

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ حضرت علی کے گھر کا صحابہ کے وہ تمام دروازے بند کر دیئے جائیں جن کا راستہ مسجد کی طرف تھا

وقال حدیث غریب ۞ وعن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال کان لنفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب شارعۃ فی المسجد قال فقال لو صاسدوا ھذہ الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلک اناس قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی امرت بسد ھذہ الابواب الا باب علی فقال فیہ قائلکم وانی واللہ ما سددت وفتحہ ولکن امرت بشیء فاتبعتہ اخرجہ احمد ۞ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال لقد اوتی ابن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ ولدت لہ وسد الابواب الا بابہ فی المسجد واعطاہ الرایۃ یوم خیبر اخرجہ احمد ۞ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے [illegible] کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف تھے۔ ایک ارشاد فرمایا۔ علی کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اس بارے میں بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجھے علیؑ کے دروازے کے کھلے رہنے کا اور ان حضرات کے دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ میں سے کچھ لوگوں نے اعتراض کیا خدا کی قسم میں نے اپنی مرضی سے دروازوں کو بند نہیں کیا نہ ہی علی کے دروازے کو کھلا رکھا ہے جس بات کا مجھے حکم ملا ہے میں نے اس کی تعمیل کی ہے ابن عمر نے کہا علی میں تین خوبیاں ملی ہیں۔ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی مل جاتی تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی رسول اللہ نے علیؑ سے اپنی بیٹی بیاہ دی جس سے آپ کی اولاد پیدا ہوئی۔ لوگوں کے دروازے بند کروا دیئے مگر علی کا دروازہ کھلا رکھا خیبر کی لڑائی میں علم علی کو دیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر

قال قال عمر ثلاث خصال لعلی لأن یکون لی خصلة منهن أحب إلی من أن یکون لی حمر النعم تزویج فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم وسکناه فی المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والرایة یوم خیبر أخرجه ابن السمان فی الموافقة

حضرت عمر نے کہا کہ علیؑ میں تین ایسی خوبیاں ہیں وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہیں۔ فاطمہؑ دختر نبیؐ سے آپ کی شادی کا ہونا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا۔ خیبر کی جنگ میں آپ کو علم فوج کا ملنا۔

وعن عبد اللہ بن شریک عن عبد اللہ بن الراقم الکنانی قال خرجنا إلی المدینة زمن الحمل فلقینا سعد بن مالک فقال أمر رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم بسد الأبواب الشارعة فی المسجد وترک باب علی أخرجه أحمد

عبداللہ بن شریک بن رقم کنانی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ حج کے زمانے میں مدینہ گئے ہماری ملاقات سعد بن مالک سے ہوئی۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تمام دروازے بند کروا دیئے جو مسجد کیطرف کھلتے تھے صرف علیؑ کے دروازے کو کھلا رہنے دیا۔ سعدی نے کہا عبداللہ بن شریک جھوٹا ہے۔ ابن حبانی نے کہا غالی شیعہ ہے۔

قال السعدی۔ عبد اللہ بن شریک کذاب، وقال ابن حبان کان غالیا فی التشیع یروی عن الاثبات ما لا یشبه حدیث الثقات۔ وقد روی هذا الحدیث عن ابن عباس وجابر۔ وإنما الصحیح ما أخرج فی الصحیحین عن أبی سعد

درست بات یہ ہے جس کو بخاری اور مسلم نے ابوسعد کی روایت سے بیان کیا ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر وان صح الحدیث فی علی ایضا حمل ذلک علی حالین مختلفین توفیقا بین الحدیثین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر کے دروازہ کے سوا مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں اگر علیؑ سے مروی حدیث درست ہے تو دونوں حدیثوں کی تاویل کی جائے گی۔ (صرف علیؑ سے مروی حدیث درست ہے)

ذکر اختصاصه بالمرور فی المسجد جنبا ★

حضرت علیؑ جنب کی حالت میں مسجد سے گزرتے تھے

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا یحل لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی هذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک اخرجه الترمذی۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اس مسجد میں میرے اور تمہارے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ علی بن منذر نے کہا میں ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا تو آپ نے کہا اس کا مطلب ہے کہ میرے اور تمہارے سوا جنب کی حالت میں اس مسجد سے کوئی شخص گزر نہیں سکتا۔

ذکر اختصاصه بانه حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امته

حضرت علیؑ آنحضرتؐ کی طرف سے آپ کی امت پر حجت ہیں

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنت عند النبی صلی اللہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں تھا

علیہ وسلم فرأی علیا مقبلا فقال یا انس قلت لبیک قال ھذا المقبل حجتی علی أمتی یوم القیامۃ۔

آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کو آتے ہوئے دیکھ کر مجھے فرمایا یہ آنے والے قیامت کے روز میری امت پر میری حجت ہوں گے۔

ذکر اختصاصہ بأنہ باب دار الحکمۃ

آپ حکمت کے گھر کا دروازہ ہیں

عن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی بابہا أخرجہ الترمذی وقال حسن غریب

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

ذکر اختصاصہ بأنہ باب دار العلم وباب مدینۃ العلم

حضرت علیؑ علم کے گھر اور علم کے شہر کا دروازہ ہیں

عن علی السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار العلم وعلی بابہا أخرجہ فی المصابیح فی الحسان وأخرجہ ابو عمر وقال انا مدینۃ العلم وزادفمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں۔ ابو عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ جو شخص علم کی تلاش میں ہو اس کو دروازہ کے ذریعہ آنا چاہیئے۔

ذکر اختصاصه بأنه أعلم الناس بالسنة

آپ کے تمام لوگوں سے سنت کے زیادہ عالم ہونے کی خصوصیات

عن عائشة رضی اللہ عنہا انها قالت ضن أفتاکم یوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انه اعلم الناس بالسنة أخرجه أبو عمرو

بی بی عائشہ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہیں عاشورہ کے روز روزہ رکھنے کا فتویٰ کس نے دیا۔ کہا علی نے۔ فرمانے لگیں آپ سنت کے تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں

ذکر اختصاصه بأنه أكثر الامة علما واعظمهم حلما

آپ کی تمام امت سے علم و حلم میں بڑے ہوئے خصوصیات۔

عن معقل بن یسار قال وجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هل لک فی فاطمة تعودها فقلت نعم فقام متوکئا علیّ فقال إنه سیحمل ثقلها غیرك ویکون أجرها لك قال فکأنه لم یکن علی شیئ حتی دخلنا علی فاطمه فقلنا کیف تجدینك قالت لقد اشتد حزنی واشتدت فاقتی وطال سقمی ★ قال

معقل بن یسار نے کہا کہ رسول اللہ صلعم بیمار ہو گئے۔ مجھے فرمایا فاطمہ کی عیادت کرنی ہے؟ عرض کیا ضرور۔ آپؐ مجھ پر سوار ہوئے آپ کا کوئی بوجھ نہ تھا۔ فرمایا! عنقریب فاطمہ کا بوجھ کوئی اور اٹھائے گا اور اس کا اجر تم کو ملے گا۔ ہم فاطمہ کے ہاں آئے۔ ہم نے کہا کیا حال ہے؟ کہا: غم و اندوہ اور فاقہ زیادہ ہے اور بیماری لمبی ہو گئی ہے

عبد اللہ بن أحمد بن حنبل وجدت بخط أبي في هذا الحديث قال أوما ترضين اني زوجتك أقدمهم سلما وأكثرهم علما و اعظمهم حلما أخرجه أحمد و أخرجه القلعي وقال زوجتك سيدا في الدنيا والآخرة ثم ذكر الحديث ★ وعن عطاء وقد قيل له أكان في أصحاب رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم أحد أعلم من علي قال لا أعلم أخرجه القلعي ★ وعن ابن مسعود رضي اللہ عنه قال أعلم أهل المدينة بالفرائض علي بن أبي طالب ★ وعن المغيرة نحوه أخرجهما القلعي ★ وعن ابن عباس رضي اللہ عنهما أنه قال واللہ لقد أعطي علي تسعة أعشار العلم وأيم اللہ لقد شارككم في العشر العاشر أخرجه أبو عمر وعنه وقد سأله الناس

عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو اپنے باپ کے خط سے لکھا ہوا دیکھا ہے۔ جس میں تحریر ہے (اے فاطمہؓ) تم اس بات پر راضی نہیں ہو۔ میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے۔ جو سب سے پہلے اسلام لایا۔ جس کا علم بہت ہے اور حلم میں بڑے مرتبہ پر فائز ہیں۔ احمد نے اس حدیث کو بیان کیا۔ اور قلعی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میں نے تمہاری شادی اس سے کی ہے۔ جو دنیا اور آخرت کے سردار ہیں۔"

عطا سے کسی نے پوچھا۔ کہ اصحاب رسول میں کوئی تنفس علی سے زیادہ علم والا تھا۔ کہا میں ایسے تنفس کو نہیں جانتا۔ ابن مسعود نے کہا۔ مدینہ میں علم کے فرائض علی سب سے زیادہ جانتے تھے۔ ابن عباس نے کہا۔ علیؑ کو علم کے نو حصے عطا ہوئے اور دسویں حصہ میں بھی تمہارے شریک ہیں۔

فقالوا ای رجل کان علیا قال کان
ممتلیٔ جوفہ حکما و علما و باسا و
نجدۃ مع قرابتہ من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ احمد
فی المناقب

(شرح) الباس۔ الشدۃ فی
الحرب یقول بؤس الرجل
بالضم یباس باسا فھو بئیس
علی فعیل ای شجاع۔ والنجدۃ
الشجاعۃ تقول منہ نجد بالضم
فھو نجید ونجید ونجد ★ وروی
ان عمر اراد رجم المراۃ التی ولدت
لستۃ اشھر فقال لہ علی ان اللہ
تعالیٰ یقول وحملہ وفصالہ ثلاثون
شھرا وقال تعالیٰ وفصالہ فی
عامین فالحمل ستۃ اشھر و
الفصال فی عامین فترک عمر
رجمھا وقال لولا علی ھلک عمر
اخرجہ العقیلی واخرجہ ابن
السمان عن ابی حزم بن ابی
الاسود ★ وعن سعید بن المسیب

ابن عباس سے لوگوں نے پوچھا
کہ علی کیسے آدمی ہیں۔ کہا آپ
کا شکم اقدس حکمت، علم
رعب و داب اور بہادری سے
بھرا ہوا تھا۔ ساتھ ہی رسول اللہ
کے قرابتدار بھی تھے۔
روایت میں آیا ہے کہ ایک عورت نے
چھ ماہ میں بچہ جنا۔ حضرت عمر نے
اُسے سنگسار کرنا چاہا حضرت
علی نے آپ سے فرمایا۔ کہ
خداوند عالم فرماتا ہے۔
بچہ کے حمل اور دودھ
پینے کی مدت تیس ماہ ہے۔
دودھ کے بارے میں کہا
ہے۔ کہ اس کی مدت دو سال
ہے۔ لہذا حمل کی مدت
چھ ماہ اور دودھ پینے کی عمر دو
سال ہوئی۔ حضرت عمر نے
عورت کو رجم نہ کیا۔ اور کہا۔
اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک
ہوجاتے۔ سعید بن مسیب سے
مروی ہے۔

قال کان عمر یتعوذ من مضلة
لیس طا ابو حسن اخرجه احمد
و ابو عمر و عن محمد ابن الزبیر
قال دخلت مسجد دمشق فاذا
انا بشیخ قد التوت ترقوتاه من
الکبر فقلت یا شیخ من ادرکت
قال عمر قلت فما غزوت قال
الیرموک قلت فحدثنی بشئ سمعته
قال خرجنا مع قتیبة حجاجا فاصابنا
بیض نیام وقد احرمنا فلما قضینا
نسکنا ذکرنا ذلک لامیر المومنین
عمر فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی
الی حجر رسول الله صلی الله علیه
وسلم فضرب حجرة منها فاجابته
امراة فقال اثم ابو حسن قالت
لا فمر فی المفتاة فادبر فقال
اتبعونی حتی انتهی الیه وهو لسیری
التراب بیده فقال مرحبا یا امیر
المومنین فقال ان هؤلاء اصابوا
بیض نیام وهم محرمون قال الا
ارسلت الی قال انا احق باتیانک

حضرت عمر اس مشکل سے پناہ مانگتے
حبس کے حل کے لئے ابوالحسن
ہوں۔ محمد بن زبیر سے مروی ہے۔
کہ میں مسجد دمشق میں گیا۔ وہاں ایک
بوڑھے کو دیکھا جس کا حنجرہ بڑھاپے
سے ڈھیلا ہو چکا تھا۔ میں نے پوچھا
آپ نے کس شخص کا زمانہ دیکھا ہے۔
کہا عمر کا۔ میں نے کہا۔ آپ کس
جنگ میں شامل ہوئے۔ کہا۔ یرموک
کی لڑائی میں۔ میں نے کہا۔ آپ کوئی
بات بتائیں۔ کہا ہم قتیبہ کے ساتھ
حج کو روانہ ہوئے۔ احرام کی حالت
میں شتر مرغ کے انڈے اٹھائے
حج ادا کرنے کے بعد اس کا امیر المومنین عمر
سے ذکر کیا۔ آپ نے کہا میرے ساتھ چلے
آؤ۔ رسول اللہ کے حجروں کے پاس آئے
اور ایک حجرہ پر دستک دے کر کہا یہاں
ابوالحسن موجود ہیں! اندر سے عورت نے
کہا۔ یہاں موجود نہیں۔ فرمایا میرے ساتھ
چلے آؤ۔ حضرت علی کے پاس آئے۔
آپ مٹی کی ہانڈی سے ڈھیریاں بنا رہے
تھے۔ کہا ان لوگوں نے شتر مرغ کے انڈے
احرام میں اٹھائے ہیں۔ فرمایا ان کو بھیج دیتے
آپ کیوں آئے کہا میرا آنا ضروری تھا۔

قال یضربون الفحل فلا تشاء
أبکارا لبعد والبیض فما تنتج
منها احد وہ قال عمر فان الابل
تخدج قال علی والبیض یمرض
فلما آدبر قال عمر اللھم لا تنزل
بی شدیدۃ الا وابو حسن الی
جنبی أخرجہ ابن البختری

فرمایا باکرہ اونٹنیوں سے اونٹ ملاؤ جو اس سے بچے پیدا ہوں وہ انڈوں والے کو دے دے۔ عمر نے فرمایا۔ بعض اونٹنیوں کے بچے ساقط ہوتے ہیں۔ فرمایا نہیں انڈے بھی تو خراب ہو جاتے ہیں۔ حضرت عمر جب واپس ہوئے تو کہا اے پالنے والے جب مجھ پر مصیبت نازل کریں تو ابو الحسن میرے پہلو میں ہوں۔

ذکر اختصاصہ باحالۃ جمع من الصحابۃ عند سؤالھم علیہ

تمام صحابہ آپ سے مسئلہ پوچھتے تھے

عن أذینۃ العبدی قال
أتیت عمر فسألتہ من این
اعتمر قال ائت علیا فسلہ
أخرجہ أبو عمر وابن السمان
فی الموافقۃ وعن أبی حازم قال
جاء رجل الی معاویۃ فسألہ
عن مسئلۃ فقال سل عنھا علی
بن أبی طالب فھو أعلم قال یا
امیر المومنین جوابک فیھا

اذینہ عبدی نے کہا۔ میں عمر کے پاس آیا پوچھا عمرہ کہاں سے شروع کروں۔ کہا علی کے پاس جا کر پوچھو۔ حازم نے کہا ایک شخص نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا۔ کہا علی سے دریافت کرو۔ میں تو آپ کا جواب چاہتا ہوں۔ مجھے آپ کا جواب پسند ہے۔ علی کا نہیں۔

أحب الی من جواب علی قال لیس ما قلت لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزرہ بالعلم غزرا ولقد قال لہ أنت منی بمنزلة هارون بن موسیٰ الا أنه لا نبی بعدی وکان عمر اذا أشکل علیہ شیٔ أخذہ منه أخرجه أحمد فی المناقب (شرح) الغزارة - بالغین المعجمة الکثرة وقد غزر الشیٔ بالضم کثر وعن عائشه رضی اللہ عنها وقد سئلت عن المسح علی الخفین فقالت أئت علیا فسله أخرجه مسلم وعن ابن عمر ان الیهود جاؤا الی أبی بکر فقالوا صف لنا صاحبک فقال معشر الیهود لقد کنت معه فی الغار کالصبعین هاتین ولقد صعدت معه جبل حراء وان خنصری لفی خنصرہ ولکن الحدیث عنه صلی اللہ علیہ وسلم شدید و

کہا تم نے ٹھیک نہیں کہا ایسے شخص سے نفرت کرتے ہو جس کو آنحضرت نے علم سے پوری طرح نوازا ہے۔ آپ کے بارے میں فرمایا۔ تجھے مجھ سے وہ مرتبہ ہے جو ہارون کو موسےٰ سے تھا۔ ہاں میرے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔ عمر اپنی ہر مشکل آپ سے حل کراتے۔ عائشہ سے جرابوں کے مسح کے بارے میں کسی نے پوچھا۔ آپ نے کہا علی سے دریافت کرو۔ ابن عمر سے مروی ہے۔ یہودی ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے۔ اپنے نبی کی صفت بیان فرمائیے۔ کہا میں آپ کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح تھا۔ میں آپ کے ساتھ کوہ حرا پر چڑھا۔ میری چھوٹی انگلی آپ کی چھوٹی انگلی میں تھی۔ لیکن آپ کی حدیث بہت سخت ہے۔

هذا علی بن أبی طالب فأتوا علیا فقالوا یا أبا الحسن صف لنا ابن عمك فقال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل الذاهب طولا ولا بالقصیر المتردد وکان فوق الربعة أبیض اللون مشربا حمرة جعد الشعر لیس بالقطط یضرب شعره الی ارنبته صلت الجبین أدعج العینین وقیق المسربة براق الثنایا أقنا الانف کأن عنقه أبریق فضة له شعرات من لبته الی سرته کأنهن قضیب مسك اسود لیس فی جسده ولا فی صدره شعرات غیرهن وکان شثن الکف والقدم واذا مشی کأنما ینقلع من صخر واذا التفت التفت بجامع بدنه واذا قام غمر الناس واذا قعد علا الناس واذا تکلم أنغت الناس واذا خطب أبکی الناس وکان أرحم

علیؓ کے پاس جاؤ۔ اور آپ سے پوچھو۔ حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے ابوالحسن اپنے ابن عم کے اوصاف بیان فرمائیے۔ فرمایا۔ آنحضرت درمیانے قد کے تھے۔ اوپر کا نصف حصہ سرخی مائل سفید تھا۔ گھنگھرالے بالوں والے تھے۔ پیچیدہ نہیں تھے۔ سیاہ موٹی آنکھوں والے۔ پتلی کمر والے۔ سفید دانتوں والے۔ درمیانے ناک والے۔ گردن چاندی کی صراحی۔ گردن سے ناف تک سیاہ بال مشک کی چھڑی کی مانند تھے۔ ان بالوں کے علاوہ جسم میں اور سینہ پر کوئی بال نہیں تھا۔ بھرے ہوئے گوشت کے ہاتھ اور قدم تھے جب چلتے تو اس طرح احتیاط سے چلتے تھے۔ گویا پتھر پر سے قدم اٹھا رہے ہیں۔ جب مڑتے تو تمام بدن کے ساتھ مڑتے جب کھڑے ہوتے تو لوگوں پر چھا جاتے جب تشریف رکھتے تو لوگوں سے بلند ہوتے جب بولتے تو لوگ خاموش ہو جاتے جب خطبہ دیتے تو لوگ رونے لگ جاتے۔

الناس بالناس لليتيم كالاب الرحيم
وللأرملة كالرجم الكريم أشبع
الناس وابنهم كفاً واصبحهم
وجها لباسه العباء وطعامه
خبز الشعير وادامه اللين
ووساده الادم محشو بليف
النخل سريره أم غلان مرمل
بالشريط كان له عمامتان احداهما
تدعى السحاب والآخرى
العقاب وكان سيفه ذا الفقار
ورايته العقاء وناقته العضباء
وبغلته دلدل وحماره يعفور
وفرسه مرتجز وشاته بركة و
قضيبه المشرق ولواؤه الحمد
وكان يعقل البعير ويعلف الناضح
ويرقع الثوب ويخصف النعل
وعن زيد بن علي عن أبيه عن
جده قال أتي عمر بامرأة حامل
قد اعترفت بالفجور فأمر
برجمها فتلقاها علي فقال
مابال هذه فقالوا أمر عمر برجمها

لوگوں پر بڑے مہربان۔ یتیم کے لئے
مہربان باپ کی طرح تھے۔ بیواؤں کے
لئے بہت بڑے سخی، بہت بڑے بہادر
بڑے سخی، ہشاش بشاش۔ آپ کا
لباس عبا۔ خوراک جو کی روٹی۔ سالن دودھ
چھونا کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا گدا۔
آپ کا بستر گھنے پتوں کا بنا ہوا۔ جن کو
پتلی دوڑی سے باندھ دیا گیا تھا۔
آپ کے دو عمامے تھے۔ ایک کا نام
سحاب دوسرے کا نام عقاب۔ تلوار
کا نام ذوالفقار۔ آپ کا جھنڈا اوشن
تھا۔ اونٹنی کا نام عضبا۔ خچر کا نام دلدل
گدھے کا نام یعفور۔ گھوڑے کا نام مرتجز
بکری کا نام برکہ۔ چھڑی کا نام ممشوق
اور کا نام حمد۔ اونٹ کو باندھتے تھے۔
پانی نکالنے والے جانور کو گھاس کھلاتے
تھے۔ کپڑے کو ٹانکا لگاتے اور جوتے
کو پیوند لگاتے۔ زید بن علیؑ اپنے
باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت
کرتے ہیں حضرت عمر کی خدمت میں حاملہ
عورت لائی گئی جس نے اپنے گناہ کا
اقرار کیا تھا۔ آپ نے اس کے رجم کرنے
کا حکم دیا حضرت علی نے عورت کو دیکھا اور پوچھا اس کا
کیا قصہ ہے لوگوں نے کہا حضرت عمر نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔

فردها علی وقال هذه سلطانک
علیها فما سلطانک علی ما فی
بطنها او اخفتها قال قد کان
ذلک قال او ما سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال
لاحد علی معترف بعد بلاء انه
من قید او حبس او تهدد فلا
اقرار له فخلا سبیلها وعن
عبد الله بن الحسن قال دخل
علی علی عمر واذا امراة حبلی
فقال ترجم فقال ماشان هذه
قالت یذهبون بی لیرجمونی فقال
یا امیر المومنین لای شیء ترجم
ان کان لک سلطان علیها فما
لک سلطان علی ما فی بطنها
فقال عمر کل احد افقه منی ثلاث
مرات فضمنها علی حتی وضعت
غلاما ثم ذهب بها الیه فرجمها
فهذه غیر تلک والله اعلم لان
اعتراف تلک کان بعد تخویف
فلم یصح فلم ترجم وهذه رجمت

حضرت علیؓ عورت کو عمر کے پاس لائے
فرمایا عورت پر تیرا حکم ٹھیک ہے۔ لیکن اس
کے شکم میں جو بچہ ہے۔ اس کا کیا قصور ہے
یا آپ کے ڈرانے کی وجہ سے اس نے
اعتراف کیا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو کیا
رسول اللہ کا فرمان نہیں سنا جو شخص
قید یا حبس اور دھمکی کی وجہ سے جرم کا
اعتراف کرے۔ اس پر حد قائم نہیں ہو
گی۔ اس کا اقرار درست نہیں ہے عورت
کو چھوڑ دیا گیا۔ عبداللہ بن حسن سے مروی
ہے حضرت علی عمر کے پاس آئے۔ ایک
عورت رجم کے لئے لائی گئی۔ پوچھا۔
اس عورت کا کیا معاملہ ہے۔ کہنے لگی
یہ مجھے رجم کرنے لے جا رہے ہیں علی نے
عمر سے کہا۔ کہ عورت پر تیرا حکم درست
ہو سکتا ہے۔ مگر جو بچہ اس کے شکم میں ہے
اس کا کیا قصور ہے حضرت علی کی
ضمانت پر عورت چھوڑ دی گئی۔ لڑکا
جننے کے بعد آپ اس کو عمر کے
پاس لائے۔ تب رجم ہوئی۔
یہ اور عورت تھی۔ اللہ بہتر جانتا
ہے۔ ورنہ دھمکی کے بعد اقرار ٹھیک
نہیں ہے۔ پھر رجم کرنا درست نہیں۔

كما تضمنه الحديثان ۞ وعن
عبد الرحمن السلمي قال أتى
عمر بامرأة اجهدها العطش
فمرت على راع فاستسقته فأبى
أن يسقيها الا أن تمكنه من نفسها
ففعلت فشاور الناس في رجمها
فقال له علي هذه مضطرة الى
ذلك فخل سبيلها ففعل وعن
أبي طبيان قال شهدت عمر بن
الخطاب أتي بامرأة قد زنت
فأمر عمر برجمها فذهبوا بها
ليرجموها فلقيهم علي فقال لهم
ما بال هذه قالوا زنت فامر عمر
برجمها فانتزعها علي من أيديهم
فردهم فرجعوا الى عمر فقالوا
ردنا علي قال ما فعل هذا الا شيئ
فارسل اليه فجاءه فقال ما لك
رددت هذه قال أما سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول
رفع القلم عن ثلاثة عن النائم
حتى يستيقظ وعن الصغير حتى

عبدالرحمن سلمی سے مروی ہے۔ ایک عورت
پیاس کی شدت سے مجبور ہو کر چرواہے کے
پاس پانی مانگنے گئی۔ اس نے پانی اس
شرط پر دیا کہ وہ اس کے ساتھ بدفعلی کرے
مجبوری کی وجہ سے مان گئی عمر نے لوگوں
سے اس کے رجم کرنے کے بارے میں
مشورہ کیا علی نے آپ سے کہا۔ یہ تو مجبور
تھی۔ اس کو چھوڑ دو۔ اس نے چھوڑ دیا
ابوطبیان نے کہا میں حضرت عمر کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت
میں ایک زانیہ عورت لائی گئی۔ آپ نے
اس کے رجم کا حکم دیا۔ لوگ اُسے رجم
کرنے جا رہے تھے۔ راستے میں حضرت
مل گئے۔ فرمایا اس کو کیوں لے جا رہے ہو۔
عرض کیا اس نے زنا کرایا ہے عمر نے
رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔ علی نے عورت
کو ان سے چھڑا لیا۔ رجم کرنے والوں کو
واپس کر دیا۔ انہوں نے عمر سے کہا ہمیں
علی نے واپس کیا ہے۔ آپ نے کہا علی
نے یہ کام کس وجہ سے کیا ہوگا۔ آپ
کو بلوا کر پوچھا یہ کیوں کیا۔ فرمایا رسول
اللہ کی حدیث نہیں سنی کہ تین آدمیوں
کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ ایک سونے والا

یکبر وعن المبتلی حتی یعقل قال
بلی فھذہ مبتلاۃ بنی فلان
فلعلہ أتاھا وھو بھا قال لہ
عمر لا أدری قال وأنا لا أدری
فترک رجمھا وعن مسروق أن
عمر أتی بامرأۃ قد نکحت فی
عدتھا ففرق بینھما وجعل
مھرھا بیت المال وقال
لا یجتمعان أبدا فبلغ علیا
فقال ان کان جھلا فلھا المھر
بما استحل من فرجھا ویفرق
بینھما فاذا انقضت عدتھا
فھو خاطب من الخطاب فخطب
عمر وقال ردوا الجھالات
الی السنۃ فرجع الی قول
علی أخرج جمیع ذلک ابن السمان
فی الموافقۃ وأخرج حدیث
أبی طبیان أحمد وعن ابن سیرین
أن عمر سأل الناس کم یتزوج
الملوک وقال لعلی ایاک أعنی
یا صاحب المعاقری رداء کان

جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ ایک بچہ جب
تک بڑا نہ ہو جائے۔ ایک بے ہوش جب
تک ہوش میں آجائے۔ یہ فلاں قوم کی
بے ہوش عورت ہے۔ ممکن ہے یہ فعل
بے ہوشی کی وجہ سے سرزد نہ ہوا ہو۔ عمر نے
کہا میں اس بات کو نہیں جانتا۔ علی نے
کہا میں بھی نہیں جانتا۔ اس
عورت کو عمر نے چھوڑ دیا۔ مسروق
نے کہا حضرت عمر کے پاس ایک
عورت آئی۔ جس نے عدت کے اندر
نکاح کیا تھا۔ آپ نے میاں بیوی کو
الگ کر دیا۔ اور کہا یہ پھر کبھی اکٹھے
نہ ہوں گے۔ عورت کے مہر کو بیت المال
قرار دیا۔ یہ بات علیؓ کو معلوم ہوئی فرمایا
اگر دونوں کو مسئلہ معلوم نہیں تھا۔
مہر عورت کا حق ہے کیونکہ مرد نے اس سے
فائدہ اٹھایا ہے۔ عدت کے ختم ہونے
تک دونوں کو الگ الگ رکھا جائے۔
جب عدہ ختم ہو تو یہ شخص خطبہ دینے والوں
میں ایک ہو گا۔ عمر نے خطبہ دیا۔ کہا جہالت
کی باتوں کو سنت کی طرف لے جاؤ۔ علی کے قول پر
عمل کیا۔ عمر نے لوگوں سے پوچھا غلام کتنی عورتوں سے
نکاح کر سکتا ہے۔ علیؓ سے کہا اے معاقری چادر والے

علیہ قال اثنتین ۔ وعن محمد
بن زیاد قال کان عمر حاجا
فجاءہ رجل قد لطمت عینہ
فقال من لطم عینک قال علی
بن ابی طالب فقال لقد وقعت
علیک عین اللہ ولم یسأل
ما جری ضہ ولم لطمہ فجاء علی
والرجل عند عمر فقال علی
ھذا الرجل رأیتہ یطوف وھو
ینظر الی الحرم فی الطواف فقال
عمر لقد نظرت بنور اللہ ۔ وفی
روایتہ کان عمر یطوف بالبیت
وعلی یطوف امامہ اذ عرض رجل
لعمر فقال یا امیر المومنین خذ
حقی من علی بن ابی طالب قال وما
بالہ قال لطم عینی قال فوقف عمر
حتی لحق بہ علی فقال ألطمت
عین ھذا یا ابا الحسن قال نعم
یا امیر المومنین قال ولم قال
لانی رأیتہ یتأمل حرم المومنین
فی الطواف فقال عمر احسنت

آپ سے پوچھ رہا ہوں فرمایا دو عورتیں۔ محمد بن زیاد
سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے حج کیا۔ ایک شخص
آپ سے ملا جس کی آنکھ پر تھپڑ لگا ہوا تھا۔
پوچھا کس نے تھپڑ لگایا ہے۔ کہا علیؓ نے
کہا تیرا ستیاناس اللہ نے کیا ہے حضرت
سے کچھ نہ پوچھا۔ آدمی ابھی حضرت عمر کے
پاس موجود تھا۔ اسی اثنا میں حضرت علی علیہ
السلام تشریف لائے فرمایا یہ طواف کے
دوران حرم کو دیکھ رہا تھا حضرت عمر نے
کہا آپ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھا ہے
ایک اور روایت ہے۔ عمر طواف
میں تھے۔ علیؓ آپ کے آگے طواف میں مصروف
تھے۔ ایک شخص نے عمر سے کہا علیؓ سے
میرا حق دلوائیے۔ عمر ٹھہر گئے۔ جب علیؓ
آ گئے۔ تو کہا اے ابوالحسن آپ
نے اس شخص کو تھپڑ مارا ہے۔
کہا ہاں۔ کہا کیوں۔ کہا یہ طواف
میں مومنین کے حرم کو دیکھ رہا تھا
کہا۔ اے ابوالحسن۔ اچھا کیا۔

یا أبا الحسن ثم أقبل علی الرجل
فقال وقعت علیك عین من
عیون اللہ عز وجل فلاحق لك
فقال یقلب یعنی صاحبه من جواهر
اللہ ولی من أولیاء اللہ تعالیٰ ؛
وعن حنش بن المعتمر ان رجلین
أتیا أمراة من قریش فاستودعاها
مائة دینار وقالا لا تدفعیها الی
أحدهما دون صاحبه حتی نجتمع
فلبثا حولا ثم جاء أحدهما الیها
وقال ان صاحبی قد مات فادفعی
الی الدنانیر فأبت فثقل علیها
بأهلها فلم یزالوا بها حتی دفعتها
الیه ثم لبثت حولا آخر فجاء الآخر
فقال ادفعی الی الدنانیر فقالت
ان صاحبك جاءنی وزعم انك
قد مت فدفعتها الیه فاختصما
الی عمر فأراد أن یقضی علیها
وروی أنه قال لها ما أراك الا
ضامنة فقالت أنشدك اللہ
ان تقضی بیننا وارفعنا الی علی

پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
تیری حرکت کو اللہ کی آنکھ نے دیکھا
ہے۔ آپ کو جواہر خدا اور اللہ تعالیٰ
کا ولی تصور کرو۔ خنش بن معتمر نے کہا
دو آدمیوں نے قریش کی عورت کے پاس
سو دینار بطور امانت رکھے۔ اور اس
سے کہا جب تک ہم دونوں اکٹھے
نہ آئیں۔ اس وقت تک کسی کو نہ دینا
ایک سال گذر گیا۔ پھر ایک شخص آیا
اور اس عورت سے کہا میرا ساتھی فوت
ہو گیا ہے۔ دینار میرے حوالے کیجئے۔
عورت نے انکار کر دیا۔ عورت کے
رشتہ داروں سے اس پر دباؤ ڈلوایا
آخر کار اس نے سو دینار دے
دیئے۔ ایک سال کے بعد دوسرا شخص
آگیا۔ اس نے دیناروں کا مطالبہ
کیا۔ عورت نے کہا تیرے ساتھی نے
آکر کہا۔ کہ تمہارا انتقال ہو گیا میں
نے دینار اس کے حوالے کر دیئے ہیں
دونوں حضرت عمر کے پاس اپنا فیصلہ
لے گئے۔ آپ نے عورت کے
خلاف فیصلہ کرنا چاہا۔ عورت نے
کہا ہمیں علی کے پاس بھیج دیجئے۔

بن أبي طالب فرفعها الى علي و
عرف أنهما قد مكرا بها فقال
أليس قلتما لا تدفعها الى واحد
منا دون صاحبه قال بلى قال
فان مالك عندنا اذهب فجئ
بصاحبك حتى ندفعها اليكما ۞
وعن موسى بن طلحة ان عمر
اجتمع عنده مال فقسمه ففضلت
منه فضلة فاستشار اصحابه في
ذلك الفضل فقالوا نرى ان تمسكه
فان احتجت الى شئ كان عندك
وعلي في القوم لا يتكلم فقال عمر
مالك لا تتكلم يا علي قال قد اشار
عليك القوم قال وأنت فاشر
قال فاني أرى أن تقسمه ففعل ۞
وعن حارثة بن مضرب أن عمر
أراد أن يقسم السواد قال له علي
ان للناس نسلا من أولادهم
ومواد من أعرابهم فدعهم
كما هم ۞ وعن أبي سعيد الخدري
سمع عمر يقول لعلي وقد سأله

آپ نے علی علیہ السلام کے پاس بھیج
دیا۔ حضرت کو معلوم ہوگیا۔ کہ ان آدمیوں
نے عورت کے ساتھ دھوکا کیا
ہے۔ فرمایا کیا تم نے نہیں کہا تھا جب
تک ہم دونوں نہ آئیں اس وقت
تک کسی کو مال نہ دینا۔ کہا ہاں کہا
تھا۔ فرمایا تیرا مال ہمارے پاس
موجود ہے اپنے ساتھی کو لے آؤ تب
مال دیں گے۔ موسیٰ بن طلحہ سے مروی
ہے۔ حضرت عمر کے پاس مال جمع
ہوگیا۔ آپ نے تقسیم کر دیا۔ مگر
کچھ بچ گیا۔ آپ نے اصحابہ سے
مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا اپنے
پاس رہنے دو۔ اگر آپ کو ضرورت
پڑے کام آئے گا۔ حضرت علیؑ
بھی لوگوں میں موجود تھے۔ حضرت عمر
نے آپ سے کہا آپ
کیوں خاموش ہیں۔ فرمایا۔ لوگوں
کے مشورہ کے بعد میری کیا
ضرورت ہے۔ کہا آپ بھی مشورہ
دیں۔ فرمایا میرا مشورہ یہ ہے کہ مال کو
تقسیم کر دیں۔ آپ نے مال
تقسیم کر دیا۔

عن شئ فاجابه أعوذ بالله أن أعيش
فی قوم لست فيهم يا أبا الحسن ؛
وعن يحيى بن عقيل قال كان عمر
يقول لعلی اذا سأله فضاج عنه لا
أبقانی الله بعدك يا علی ؛ وعنه
عن علی أنه قال لعمر يا امير المؤمنين
ان سرك أن تلحق بصاحبيك
فاقصر الامل وكل دون الشبع
واقصر الازار وارفع القميص
واخصف النعل تلحق بهما
أخرج جميع ذلك ابن السمان ؛
وعن محمد بن يحيى بن حبان أن
حبان بن منقذ كان تحته امرتان
هاشمية وانصارية فطلق
الانصارية ثم مات على رأس
الحول فقالت لم تنقض عدتی
فارتفعوا الى عثمان فقال هذا
ليس لی به علم فارتفعوا الى
علی فقال علی تحلفين عند منبر
النبی صلی الله عليه وسلم أنك
لم تحيضی ثلاث حيضات وذلك

ابو سعید خدری رضؓ سے روایت
ہے۔ کہ عمر نے حضرت علی سے کوئی
چیز پوچھی آپ نے اس کا جواب دیا
آپ سے حضرت عمر نے کہا۔ میں
خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ کہ میں اس
قوم میں زندہ رہوں۔ اے ابوالحسن
جس میں آپ موجود نہ ہوں۔ یحیٰی ابن
عقیل سے منقول ہے۔ کہ جب حضرت
عمر علیہ السلام سے کوئی چیز دریافت
کرتے تو آپ بتا دیتے۔ تو حضرت
عمر کہا کرتے۔ اے علیؑ خدا مجھے
آپ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ سابق راوی
علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔
کہ آپ نے عمر سے کہا۔ اگر تمہیں یہ
بات پسند ہے کہ اپنے ساتھیوں
رسول اللہ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ
رہو تو پھر اپنی خواہش کم کرو۔ بھوک سے
کم کھاؤ۔ تہمد اونچا باندھو۔ اور قمیص چھوٹی
پہنو جوتی کو ٹانکا لگایا کرو۔ پھر تم دونوں
کے ساتھ رہو گے محمد بن یحیٰی ابن حبان سے مروی ہے۔
کہ حبان بن منقذ کی دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ
دوسری انصاریہ آپ نے انصاریہ کو طلاق دے دی
حبان سال کے اخیر میں مر گیا۔ انصاریہ کہنے لگی

الميراث فحلفت فأشركت فی الارث أخرجه ابن حرب الطائی۔

"میری عدت ختم نہیں ہوئی وہ لوگ عثمان کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اس نے کہا مجھے علم نہیں پھر علیؑ کے پاس گئے فرمایا کہ تو منبر رسول کے پاس قسم کھاتی ہے کہ تمہیں تین حیض نہیں تو تجھے میراث ملیگی اسے قسم کھائی اور میراث میں شریک ہوئی

ذکر اختصاصه بأنه لم یکن أحد عن أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سلونی غیره

حضرت علیؑ کے سوا اصحاب رسولؐ میں کسی نے سلونی کا دعویٰ نہیں کیا"

عن سعید بن المسیب أنه قال لم یکن أحد من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سلونی الا علیا أخرجه احمد فی المناقب والبغوی فی المعجم وأبو عمر ولفظه ما کان أحد من الناس یقول سلونی غیر علی بن أبی طالب ۞ وعن أبی الطفیل قال شهدت علیا یقول سلونی والله لا تسألونی عن شئ الا أخبرتکم وسلونی عن کتاب الله فوالله ما من آیة الا وأنا أعلم أبلیل

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ علیؑ کے سوا اصحاب رسول میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ابو عمر و نے کہا۔ علی بن ابی طالب کے سوا کسی شخص نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ابو طفیل سے مروی ہے۔ کہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ مجھ سے جو چیز دریافت کرو گے۔ میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا۔ مجھ سے کتاب کا مسئلہ دریافت کرو۔ خدا کی قسم میں قرآن کی ہدایت کے بارے میں جانتا ہوں۔

نزلت أم بنهار فی سهل أم فی جبل أخرجه أبو نعیم۔

کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن کو میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر

ذکر اختصاصه بأنه أقضی الامة

عن انس رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم أنه قال أقضی أمتی علی أخرجه فی المصابیح فی الحسان ؛ وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال أقضانا علی بن أبی طالب أخرجه السلفی ؛ وعن ابن مسعود قال کنا نتحدث ان أقضی أهل المدینه علی بن أبی طالب ؛ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعلی تختصم الناس بسبع ولا یحاجك أحد من قریش أنت أولهم إیمانا باللہ وأوفاهم بعهد اللہ وأقومهم بأمر اللہ وأقسمهم بالسویه وأعدلهم فی الرعیه وأبصرهم بالقضیه وأعظمهم عند اللہ منزله اخرجه الحاکمی

علی تمام لوگوں سے زیادہ فیصلہ کرنے والے تھے

انس و نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ علیؑ میری امت میں سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے ہیں عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ علیؑ ہم سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے کرنے والے ہیں۔ ابن مسعود سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ کہا کرتے مدینہ والوں میں سے سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے علیؑ علیہ السلام ہیں۔

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا سات باتوں سے تم لوگوں پر فخر کروگے۔ اس میں قریش میں تیرا ہم پلہ کوئی نہیں ہوگا۔ آپ اللہ پر سب سے پہلے ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے عہد پر سب سے زیادہ وفا کی۔ خدا کے حکم کی سب سے زیادہ پابندی کی سب سے زیادہ لوگوں میں برابر تقسیم کیا۔ لوگوں میں سب سے زیادہ انصاف کیا۔ فیصلہ کرنے میں بالغ نظر اللہ تعالیٰ سے زیادہ اجر پانے والے۔

ذکر دعاءہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولاہ قضاء الیمن

عن علی رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینھم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیھدی لسانک ویثبت قلبک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین ★ وفی روایۃ ان اللہ یثبت لسانک ویھدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فمہ اخرجھما احمد۔

(شرح)۔ احداث جمع حدث وھو الامر یحدث ویقع والحدث والحدثی والحداثۃ والحدثان کلہ بمعنی ★ وعنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یا رسول اللہ تبعثنی

"رسول اللہ نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنایا تو دعا کی"

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب مجھے رسول اللہ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو اس وقت میں نوجوان تھا۔ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آپ مجھے ایسی قوم کے پاس روانہ فرما رہے ہیں جس میں بڑی عمر والے لوگ موجود ہیں۔ مجھے فیصلہ کرنے کا کوئی خاص ملکہ نہیں ہے۔ فرمایا۔ خدا تمہاری زبان کی درست راہنمائی کرے گا۔ اور تیرے دل کو مضبوط رکھے گا۔ پھر میرا دل میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت کبھی شک گزرا۔ ایک روایت میں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو ہدایت دے گا پھر اپنا ہاتھ علی کے منہ پر رکھا۔

الی قوم ذوی اسنان وانا شاب لا اعلم القضاء فوضع یدہ علی صدری وقال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک یا علی اذا جلس الیک الخصمان فلا تقضی بینھما حتی تسمع من الآخر کما تسمع من الاول فانک اذا فعلت ذلک تبین لک القضاء قال علی فما اختلف ورجا قال شریک فما اشکل علی قضاء بعد ذلک ✱ وفی روایۃ فما شککت فی قضاء وما زلت قاضیا بعد اخرجہ الا سماعیلی والحاکمی

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ مجھے رسول اللہ نے قاضی یمن بنا کر بھیجا میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا جس قوم میں آپ مجھے بھیج رہے ہیں وہ بڑی عمر والے ہیں۔ اور میں نوجوان ہوں مجھے فیصلہ کرنے کا علم نہیں ہے۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیا فرمایا اے علی خدا تیرے دل کو ہدایت اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جب دو آدمیوں میں فیصلہ کرنے لگو تو دونو کی باتیں سن کر فیصلہ کیا کرنا جب ایسا کرو گے تو صحیح فیصلہ تمہارے سامنے آجائے گا۔ میں اس بات کا پابند رہا ہوں۔ پھر مجھے فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل نہ آئی۔

ذکر بعض اقضیتہ

"آپ کے بعض فیصلے"

عن رزین بن حبیش قال جلس اثنان یتغدیان ومع احدھما خمسۃ ارغفۃ والآخر ثلاثۃ ارغفۃ وجلس الیھما ثالث واستاذنھما فی ان یصیب من طعامھما فاذنا لہ فاکلوا علی

زرین بن حبیش سے مروی ہے۔ دو آدمی کھانا کھا رہے تھے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں تیسرے آدمی نے کھانے میں شامل ہونے کی اجازت لی۔ دونوں نے اجازت دے دی۔ سب نے برابر کھایا

السوار ثم ألقى اليهما ثمانية دراهم وقال هذا عوض ما أكلت من طعامكما فتنازعا في قسمتها فقال صاحب الخمسة لي خمسة ولا ثلاثة وقال صاحب الثلاثة بل نقسمها على السوار فترافعا الى علي فقال لصاحب الثلاثة أقبل من صاحبك ما عرض عليك فأبى وقال ما أريد الا حقي فقال علي عليه السلام لك في حقك درهم واحد وله سبعة قال وكيف ذلك يا أمير المؤمنين قال كان الثمانية أربعة وعشرين ثلثا لصاحب الخمسة خمسة عشر ولك تسعة وقد استوتيم في الاكل فأكل ثمانية وبقي لك واحد وأكل صاحبك ثمانية وبقي له سبعة وأكل الثالث ثمانية سبعة لصاحبك وواحد لك فقال رضيت الآن أخرجه القلعي*

تیسرے آدمی نے آٹھ درہم دیتے ہوئے کہا۔ یہ میرے کھانے کی اُجرت ہے۔ درہموں کی تقسیم میں جھگڑا ہو گیا۔ پانچ روٹی والے نے کہا۔ میں پانچ درہم کا حقدار ہوں اور تم تین درہم کے۔ تین روٹی والے نے کہا میں برابر کا حق دار ہوں۔ دونوں اپنا فیصلہ علی علیہ السلام کے پاس لے گئے۔ آپ نے تین روٹی والے سے کہا اپنے ساتھی کی پیشکش قبول کر لو۔ ماننے سے انکار کیا۔ کہا میں صحیح فیصلہ چاہتا ہوں علی علیہ السلام نے فرمایا صحیح فیصلہ میں آپ کو ایک درہم اور تمہاری ساتھی کو سات درہم ملیں گے۔ عرض کیا وہ کیسے فرمایا آٹھ روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کرنے کے بعد چوبیس ٹکڑے ہوتے ہیں لہذا پانچ والے کے پندرہ اور تین والے کے نو ٹکڑے ہوئے سب نے برابر کھائے۔ پندرہ والے نے آٹھ کھائے اور اس کے سات ٹکڑے بچ گئے تیسرے آدمی نے آٹھ ٹکڑے کھائے تیرے ساتھی کے سات اور تمہارا ایک ٹکڑا کھایا۔ لہذا تجھے ایک اور تمہارے ساتھی کو سات درہم ملیں گے۔ عرض کیا۔ اب میں راضی ہوں۔

وعن علی علیہ السلام أن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ
الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا
فی حفرۃ حفرت لیصطاد فیہا
الاسد سقط أولا رجل فتعلق
بآخر وتعلق الآخر بآخر حتی
تساقط الاربعۃ فجرحہم الاسد
وماتوا من جراحتہ فتنازع
أولیاءہم حتی کادوا یقتتلون فقال
علی أنا أقضی بینکم فان رضیتم
فہو القضاء والا حجزت بعضکم
عن بعض حتی تأتوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم
اجمعوا من القبائل الذی حفروا
البئر ربع الدیۃ وثلثہا ونصفہا
ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ
لانہ أہلک من فوقہ وللذی
یلیہ ثلثہا لانہ أہلک من فوقہ
وللثالث النصف لانہ أہلک
من فوقہ وللرابع الدیۃ
کاملۃ فأبوا أن یرضوا فأتوا

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ مجھے رسول
اللہ نے یمن بھیجا۔ وہاں چار اشخاص شیر کا
شکار کرنے کی وجہ سے گڑھا میں گر گئے
پہلا ایک شخص گرا اس نے دوسرے
کو پکڑا۔ دوسرے نے تیسرے کو پکڑا۔
تیسرے نے چوتھے کو چاروں کے
چاروں گڑھے میں گر گئے شیر نے
ان کو زخمی کیا۔ زخموں کی تاب نہ لاکر
سب مر گئے۔ ان کے ورثا میں سب
جھگڑا ہوا قتل و غارت تک نوبت آگئی۔
علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم مان جاؤ۔
تو میں تمہارا فیصلہ کرتا وہی صحیح ہوگا ورنہ
میں تمہیں اس وقت تک لڑنے نہیں
دوں گا جب رسول اللہ کے پاس پہنچ
جاؤ۔ اور آپ تمہارے درمیان فیصلہ کریں
گے آپ نے ربع دیت، ثلث دیت نصف
دیت اور پوری دیت کی سزا دی۔ آپ نے
ان قبائل کو جمع کیا جنہوں نے کنواں کھودا
تھا۔ پہلے شخص پر ربع دیت مقرر کی۔
کیوں کہ اس کو اوپر والے نے ہلاک کیا۔
جو اس کے اوپر تھا۔ جو اس کے نزدیک
تھا۔ ثلث دیت مقرر کی جو اس کے
اوپر تھا نصف دیا جو تھے پر پوری دیت
قائم کی۔ ان لوگوں نے یہ فیصلہ نامنظور کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقوہ عند مقام ابراھیم فقصوا علیہ القصۃ فقال أنا أقضی بینکم وحتی ببردۃ فقال رجل من القوم أن علیا قضی بیننا فلما قصوا علیہ القصۃ أجازہ أخرجہ أحمد فی المناقب ★ وعن الحارث عن علی أنہ جاء رجل بامرأۃ فقال یا امیر المؤمنین ولیت علی ھذہ وھی مجنونۃ قال فصعد علی بصرہ وصوبہ وکانت امرأۃ جمیلۃ فقال ما یقول ھذا قالت واللہ یا أمیر المؤمنین ما بی جنون ولکنی اذا کان ذلک الوقت غلبتنی غشیۃ فقال علی خذھا ویحک وأحسن الیھا فما أنت لھا بأھل أخرجہ السلفی ★ وعن زید بن أرقم قال أتی علی فی الیمن بثلاثۃ نفر وقعوا علی جاریۃ فی طھر واحد فولدت ولدا

رسول اللہ کی خدمت میں آئے۔ مقام ابراہیمؑ پر آپ مل گئے۔ انہوں نے تمام واقعہ بیان کیا ان میں ایک شخص نے کہا۔ علیؑ نے ہمارا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے سامنے تمام فیصلہ بیان کیا آنحضرتؐ نے آپ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ حارث علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہا۔ میں نے اس پاگل عورت کو دھوکا دیا۔ حضرت نے غور سے دیکھا۔ عورت خوبصورت تھی۔ فرمایا یہ شخص کیا کہتا ہے۔ عرض کیا میں پاگل نہیں ہوں خاص وقت میں میں بے ہوش ہو جاتی ہوں۔ فرمایا۔ اس کو لے جاؤ۔ لیکن اس کے لائق نہیں ہو۔

زید بن ارقم سے مروی ہے۔ علی علیہ السلام یمن میں تشریف لائے تین آدمیوں نے ایک ہی مطہر میں ایک ہی لونڈی سے جماع کیا۔ اس نے لڑکا جنا۔

فادعوہ فقال علی لاحدھم تطیب بہ نفسا لھذا قال لا قال اراکم شرکاء متشاکسین انی مقارع بینکم فما اجابتہ القرعۃ اغرمتہ ثلثی القیمۃ والزمتہ الولد فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما احد فیھا الا ما قال علی ☆

ہر ایک نے لڑکے کے مالک ہونے کا دعویٰ کیا۔ علی علیہ السلام نے ایک سے فرمایا کیا تم اس لڑکے سے خوشی سے دستبردار ہوتے ہو۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تم اس فعل میں برابر کے شریک ہو۔ میں لڑکے کے بارے میں قرعہ ڈالتا ہوں جس کے نام قرعہ نکلے گا اس کو تہائی حصہ قیمت دینا ہوگی۔ اور میں لڑکا اس شخص کو دے دوں گا۔

وعن جمیل بن عبداللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضی بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اھل البیت اخرجھما احمد فی المناقب

جمیل بن عبداللہ بن یزید مدنی سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں علی علیہ السلام کے ایک فیصلہ کا ذکر ہوا۔ آنحضرت نے خوش ہوکر فرمایا۔ خدا کا شکر ہے۔ جس نے ہم اہل بیت میں حکمت کو قرار دیا ہے۔

ذکر اختصاصہ بالعمل بآیۃ فی کتاب اللہ عزوجل

خدا کی ایک آیت پر عمل کرنے کی خصوصیت

عن علی علیہ السلام انہ قال آیۃ فی کتاب اللہ عزوجل لم یعمل بھا احد بعدی آیۃ

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ کتاب خدا کی ایک آیت ایسی ہے۔ جس پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا۔

النجوی کان لی دینار فبعتہ بعشرۃ دراھم فلما أردت أن أناجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدمت درھما فنفخھا الآیۃ الاخری، أأشفقتم الآیۃ أخرجہ ابن الجوزی فی اسباب النزول۔

یہ راز والی دیت ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا۔ میں نے اس کو دس درہموں میں بیچا۔ جب میں رسول اللہ سے راز کی بات کرتا تو ایک درہم آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔ اس دیت کو دوسری دیت اشفقتم نے منسوخ کر دیا۔

ذکر اختصاصہ بنجوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الطائف

"طائف کے روز نبی کریمؐ سے راز کی بات کرنے کی خصوصیت"

عن جابر قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ أخرجہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب۔

(شرح) انتجاہ من النجوی وھو السر بین اثنین یقول نجوتہ

جابر سے مروی ہے۔ نبی کریم صلعم نے طائف کے روز علی علیہ السلام کو بلا کر راز کی بات بتائی۔ لوگوں نے کہا آپ نے اپنے ابن عم سے طویل راز کی بات کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے علیؑ سے راز کی بات نہیں کہی بلکہ خدا نے راز کی بات کی ہے۔

نجوی۔ أی ساررته۔ وکذا ناجیته
وانتجی القوم وتناجوا أی تساروا

ذکر اختصاصه بالرقی علی منکبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض الاحوال

عن علی علیہ السلام قال انطلقت أنا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی أتینا الکعبة فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذهبت لانهض به فرأی منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیه قال فنهض قال فتخیل الی ان شئت لنلت أفق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیه تمثال صفراء ونحاس فجعلت

علیؑ کا رسول اللہ کے کندھے پر چڑھنے کی خصوصیت

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں خانہ کعبہ میں آئے آپ نے مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپ میرے کندھے پر سوار ہو گئے۔ میں نے اٹھنا چاہا۔ مگر آنحضرت نے مجھ میں کمزوری محسوس کی نیچے اتر پڑے آپ میری خاطر بیٹھ گئے۔ فرمایا میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ میں آپ کے دونوں کندھوں پر سوار ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ میں اتنا بلند ہوا کہ گرا چاہتا۔ تو آسمان کے افق کو ہاتھ لگا لیتا۔ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ جس پر پیتل اور تانبے کی مورتیاں پڑی ہوئی تھیں۔

أزواله عن يمينه وعن شماله
ومن بين يديه ومن خلفه
حتى اذا استمكنت منه قال
لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقذف به فقذفت به فتكسر
فتكسر القوارير ثم نزلت فانطلقت
أنا ورسول الله صلى الله عليه
وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت
خشية أن يلقانا أحد من الناس
أخرجه أحمد وصاحب الصفوة و
أخرجه الحاكمي ★ وقال بعد
قوله فصعدت على الكعبة فقال
لي الق صنمهم الأكبر وكان من
نحاس موتدا وتادمن حديد
الى الارض فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عالجه فلم
أزل أعالجه حتى استمكنت منه
فقال اقذفه فقذفته ثم ذكر
باقي الحديث وزاد فما
صعد حتى الساعة۔

(شرح التمثال. الصورة

میں ان کو دائیں بائیں آگے اور پیچھے
اکھاڑنے لگا۔ جب اکھاڑ چکا تو
آپ نے فرمایا۔ نیچے پھینک دو میں
نے نیچے پھینک دیا۔ گر کر شیشہ کی
طرح چکنا چور چور ہو گیا۔ میں نیچے اُتر
آیا۔ میں اور رسول اللہ جلدی جلدی
ڈر کی وجہ سے چلنے لگے۔ تاکہ کوئی
شخص ہم کو دیکھ نہ سکے۔
ہم گھروں کے اندر چھپ گئے۔
حاکمی نے علی کرم اللہ وجہہ سے
فرمایا میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا رسول
اللہ نے فرمایا بڑے بُت کو گرا دو
جو تانبے کا تھا اور لوہے کے
کیلوں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس
میں ایک لوہے کی تار تھی جس
کو زمین پر کیلوں سے جکڑا گیا تھا۔
آنحضرت نے فرمایا۔ ان کو اکھاڑو
میں نے ان کو اکھاڑ کیا۔ فرمایا۔ نیچے
پھینک دو۔ میں نے نیچے
پھینک دیا۔

والجمع التماثيل ★ وقوله۔ آزاوله۔ أي احاوله وأعالجه، والمزوالة، المحاولة والمعالجة۔ والقذف الرمي اما بالحجارة أو بالغيب۔ وقوله۔ توارينا۔ أي استترنا

اے علی! میری امت کا سب سے پہلے قیامت میں حساب وکتاب لیا جائے گا۔ آپ کو بشارت ہو میری قرابت کی وجہ سے سب سے پہلے

ذكر اختصاصه بحمل لواء الحمد يوم القيامة ولوقوف في ظل العرش بين ابراهيم والنبي صلى الله عليه وسلم وانه يكسى اذا كسى النبي صلى الله عليه وسلم

"علی کا قیامت کے روز لواء الحمد اُٹھانے۔ ابرہیمؑ اور رسول اللہ کے درمیان عرش کے سائے میں کھڑے ہونے جب آنحضرت کو لباس پہنایا جانے کی خصوصیات"

عن مخدوج بن زيد الذهلي أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي أما علمت يا علي أنه أول من يدعى به يوم القيامة بي فأقوم عن يمين العرش في

مخدوج بن زہیلی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہا۔ اے علیؑ میں سب سے پہلے قیامت کے روز اُٹھایا جاؤں گا عرش کے سایہ میں داہنی جانب کھڑا ہوں گا مجھے جنت کا سبز لباس پہنایا جائے گا۔

ظله فاكسى حلة خضراء من حلل
الجنة ثم يدعى بالنبيين بعضهم على
اثر بعض فيقومون سماطين عن
يمين العرش ويكسون حللا خضرا
من حلل الجنة الا وانى اخبرك يا على
ان امتى اول الامم يحاسبون
يوم القيامة ثم البشر اول من يدعى
بك لقرابتك منى فيدفع الىك
لوائى وهو اء الحمد تسير به بين
السماطين آدم وجميع خلق الله
تعالى فيستظلون بظل لوائى
يوم القيامة وطوله مسيرة الف
سنة سناته ياقوتة حمراء قبضة
فضة بيضاء زجه درة خضراء
له ثلاث ذوائب من نور ذوابة
فى المشرق وذوابة فى المغرب
والثالثة فى وسط الدنيا مكتوب
عليه ثلاث اسطر الاول بسم الله
الرحمن الرحيم الثانى الحمد لله
رب العالمين الثالث لا اله الا
الله محمد رسول الله طول كل

پھر اور انبیاء کو باری باری اٹھایا
جائے گا۔ ایک صف میں کھڑے ہوں
گے جنت کے سبز جوڑے پہنیں گے۔

اے علیؑ! میری امت کا حساب
سے پہلے قیامت میں حساب ہوگا۔
لیا جائے گا۔ آپ کو بشارت ہو میری
قرابت کی وجہ سے
تجھے بلا کر میرا لواء الحمد دیا جائے گا۔
تم لواء الحمد کو لے کر آدم اور تمام مخلوق
کے درمیان چلو گے۔ قیامت کے روز
لوگ میرے لواء کے سایہ میں ہونگے جس کا
طول ایک سال ہزار سال راہ چلنے
کے برابر ہوگا۔ جس کی سنان یاقوت
سرخ کی ہے قبضہ سفید چاندی کا ہوگا۔
زجہ سبز موتی کا جس کے نور سے تین
پھریرے ہوں گے۔ ایک مشرق میں
دوسرا مغرب میں تیسرا دنیا کے وسط
میں ہوگا سطر اول میں بسم اللہ
الرحمن الرحیم دوسری سطر میں
لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ۔ ہر سطر کا طول ایک

سطر الف سنة وعرضه مسيرة
الف سنة فتسير باللواء والحسن
عن يمينك والحسين عن يسارك
حتى تقف بيني وبين ابراهيم في
ظل العرش ثم تكسى حلة من الجنة
ثم ينادي منادي من تحت العرش
نعم الاب ابوك ابراهيم ونعم
الاخ اخوك علي ابشر يا علي
انك تكسى اذا كسيت وتدعى
اذا دعيت وتحيى اذا حييت
اخرجه احمد في المناقب ★ وفي
رواية اخرجها الملا في سيرته
قيل يا رسول الله وكيف يستطيع
علي ان يحمل لواء الحمد فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم وكيف لا
يستطيع ذلك وقد اعطي خصالا
شتى صبرا كصبري وحسنا كحسن
يوسف وقوة كقوة جبريل ★ وعن
جابر ابن سمرة انهم قالوا يا رسول
الله من يحمل رايتك يوم القيامة
قال من عسى ان يحملها يوم القيامة

ہزار سال چلنے کے برابر ہوگا۔ اس
کا عرض ایک ہزار سال چلنے کے برابر
ہوگا۔ آپ لواء لے کر چلیں گے حسنؑ آپ کے
دائیں اور حسینؑ آپ کے بائیں
ہاتھ ہوں گے میرے اور ابراہیمؑ کے
درمیان عرش کے سائے میں تشریف
فرما ہوں گے۔ جنت کا جوڑا پہنو گے
پھر منادی عرش کے نیچے سے آواز
دے گا بہترین باپ آپ کے باپ
ابراہیم ہیں بہترین بھائی آپ کے
بھائی علیؑ ہیں۔ اے علیؑ آپ کو بشارت
ہو۔ جب مجھے لباس پہنایا جائے گا
اس وقت تجھے لباس پہنایا جائے گا
جب مجھے بلایا جائیگا۔ اس وقت
تجھے بلایا جائے گا۔ جب مجھے زندہ
کیا جائے گا۔ اسوقت تجھے زندہ کیا
جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ علیؑ لواء الحمد (جھنڈا)
کیسے اٹھائیں گے۔ فرمایا کیونکر نہ اٹھائیں
گے۔ آپ کو بہت خوبیاں عطا ہوئی ہیں میرے
صبر جیسا صبر۔ یوسف جتنا حسن اور جبرائیل کی قوت
کے برابر قوت۔ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیامت میں آپ کا رایت (جھنڈا)
کون اٹھائے گا۔

الا من کان یحملها فی الدنیا علی بن أبی طالب أخرجه نظام الملك فی أمالیه ★ وأخرجه المخلص الذهبی عن أبی سعید أن النبی صلی الله علیه وسلم کسا نفرا من أصحابه ولم یکس علیا فکأنه رأی فی وجه علی فقال یا علی أما ترضی أنك تکسی اذا کسیت وتعطی اذا أعطیت (شرح) السماطان - من الناس والنخل الجانبان یقال مشی بین السماطین۔

فرمایا جو دنیا میں اُٹھاتا تھا۔ وہ قیامت میں اُٹھائے گا۔ وہ علی کی ذات ہوگی ابو سعید سے مروی ہے۔ رسول اللہ نے اپنے چند اصحاب کو لباس پہنایا۔ اور علی کو لباس نہ پہنایا۔ آنحضرت نے علی کے چہرے میں جلال دیکھا فرمایا اے علی تم اس بات سے راضی نہیں ہو۔ جب مجھے لباس پہنایا جائیگا۔ اس وقت تجھے لباس پہنایا جائیگا۔ تجھے عطا کیا جائیگا۔ جب مجھے عطا ہوگا۔

ذکر اختصاصه بثلاث بسبب النبی صلی الله علیه وسلم ولم یؤت النبی صلی الله علیه وسلم مثلهن

"علیؑ کی تین خصوصیات ایسی ہیں جو نبی کریمؐ کو بھی نہیں ملیں

روی أبو سعید فی شرف النبوة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعلی أوتیت ثلاثا لم یؤتهن أحد ولا أنا أوتیت

ابو سعید نے شرف النبوۃ میں بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت نے علیؑ سے کہا کہ آپ کو تین ایسی خصوصیات عطا ہوئی ہیں جو کسی کو نہیں ملیں نہ مجھے ملی ہیں۔

صهرا مثلی ولم أوت أنا مثلی
وأوتيت زوجة صديقة مثل
ابنتی ولم أوت مثلها زوجة و
أوتيت الحسن والحسين من
صلبك ولم أوت من صلبی مثلهما
ولكنكم منی وأنا منكم ★ وأخرج
معناه الامام علی بن موسی الرضا
في مسنده بزيادة و لفظه يا
علی أعطيت ثلاثا لم يجتمعن لغيرك
مصاهرتی وزوجك ووالديك
والرابعة لولاك ما عرف
المؤمنون وقوله ولولاك ما عرف
المؤمنون ۔معناه مستفاد مما
ذكرناه في قوله صلی اللہ علیہ وسلم
من كنت مولاه فعلی مولاه علی
حمل المولی علی الناصر ★ وقد
تقدم في مناقب أبي بكر أو يكون
لما كان حب علی علما للمؤمنين
كما تقدم في أنه لا يحبه الا مؤمن
ولا يبغضه الا منافق جاز اطلاق
ذلك لان العلامة تعرفه فلولاه

تجھے مجھ جیسا خسر ملا۔ مجھے ایسا
خسر نہیں ملا۔ تجھے میری بیٹی صدیقہ
جیسی بیوی ملی مجھے ایسی بیوی نہیں
ملی میری پشت سے تجھے حسنؑ اور
حسینؑ جیسے فرزند عطا ہوئے۔ مجھے
ان جیسے فرزند نہیں ملے۔ تم لوگ
مجھ سے ہو اور میں آپ حضرات
سے ہوں۔ سند علی بن موسیٰ رضا میں
ہے۔ فرمایا اے علیؑ تین چیزیں ایسی ہیں۔
جو صرف تجھ میں پائی جاتی ہیں میرا
خسر ہونا تمہارے پاس تمہاری
بیوی (سیدہ) کا ہونا اور تمہارے
دو فرزندوں کا ہونا۔ چوتھی بات یہ
ہے۔ کہ اگر آپ نہ ہوتے تو مومنین
کی شناخت نہ ہو سکتی یہ بات
من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے
مستفاد ہوتی ہے علیؑ کی محبت رکھنا
مومن کی علامت ہے۔ آپ سے
محبت صرف مومن۔ آپ سے بغض
صرف منافق کرے گا۔ اگر آپ
نہ ہوتے تو مومن کی پہچان نہ
ہوتی۔

ماحصلت تلك العلامة.

ذكر اختصاصه باربعة ليست لاحد غيره

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لعلی اربع خصال ليست لاحد غيره هو اول عربي وعجمي صلى مع النبي صلى اللہ عليه وسلم وهو الذي كان لواؤه معه في كل زحف وهو الذي صبر معه يوم فر عنه غيره و هو الذي غسله وادخله قبره اخرجه ابو عمر

ذكر اختصاصه بخمس اعطيها النبي صلى اللہ عليه وسلم فيه كانت احب اليه من الدنيا وما فيها

عن ابي سعيد الخدري رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ

"علی کی چار خصوصیات ایسی ہیں جو کسی میں نہیں ہیں"

ابن عباس نے کہا۔ علیؓ میں چار ایسی خوبیاں ہیں جو کسی میں نہیں پائی جاتی۔ آپ پہلے عربی اور عجمی شخص ہیں۔ جس نے نبی صلعم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضرت کا جھنڈا ہر جنگ میں آپ کے پاس ہوتا تھا۔ جس روز لوگ رسول اللہ کو چھوڑ کر جنگ سے بھاگ گئے تھے۔ آپ ثابت قدم رہے۔ آپ رسول اللہ کے وقت وفات ساتھ رہے حتی کہ آپ کو قبر میں اتارا

"علیؓ کی پانچ ایسی خصوصیات جو آنحضرت کے نزدیک دنیا و فیہا سے بہتر ہیں۔"

ابو سعید خدری سے مروی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

صلی اللہ علیہ وسلم أعطیت فی علی خمسا ھو أحب الی من الدنیا وما فیھا أما واحدۃ فھو تکاتی بین یدی اللہ عزوجل حتی یفرغ من الحساب ★ وأما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ ★ وأما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی ★ وأما الرابعۃ فساتر عوراتی (۱) ومسلمی الی ربی عزوجل ★ وأما الخامسۃ فلست أخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان أخرجہ أحمد فی المناقب۔

(شرح) عقر الحوض۔ آخرہ بضم العین واسکان القاف وضمھا لغتان۔ والنکاۃ۔ بزنۃ الھمزۃ ما ینکأ علیہ والکثیر الا تکاء ایضا

ذکر اختصاصہ بعشر

عن عمرو بن میمون قال

علی میں پانچ ایسے خصوصیات ہیں۔ جو مجھے دنیا وفیہا سے زیادہ پسند ہیں جب تک میں حساب دوں گا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا سہارا ہوں گے ۲۔ لواء احمد کے پاس ہوگا۔ آدم اور آدم کی اولاد اس کے نیچے ہوگی ۳۔ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہونگے۔ میرے امتی کو پہچانیں گے۔ اور اس کو پانی پلائیں گے ۴۔ میرا ستر عورت کریں گے ۵۔ مجھے اس بات کا خوف نہیں ہے۔ اپ شادی شدہ ہونے کے بعد زانی بن جائیں گے۔ اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

"آپکی دس خصوصیات"

عمرو بن میمون نے کہا۔ کہ میں

انی لجالس عند ابن عباس اذ
اتاہ سبعۃ رھط فقالوا یا ابن
عباس اما ان تقوم معنا واما
ان تخلو من ھؤلاء قال بل
اقوم معکم وھو یومئذ صحیح قبل
ان یعمی، قال فانتدوا یتحدثون
فلا ادری ما قالوا قال فجاء ینفض
ثوبہ ویقول اف وتف وقعوا
فی رجل لہ عشر، وقعوا فی رجل قال لہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا بعثن رجلا لا یخزیہ
اللہ ابدا یحب اللہ ورسولہ
قال فاستشرف لھا من استشرف
فقال این علی قالوا ھو فی الرحا
یطحن قال فما کان احدکم
یطحن فجاء وھو ارمد لا یکاد یبصر فنفث
فی عینیہ ثم مسح الرایۃ ثلاثا فاعطاھا ایاھا
فجاء بصفیۃ بنت حیی قال ثم بعث فلانا ببراءۃ
التوبۃ فبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال: لا
یذھب بھا الا رجل منی وانا منہ قال، وقال النبی
صلعم: انتم والیی فی الدنیا والآخرۃ، قال وعلی
معہ جالس فابی، قال علی: انا اوالیک
فی الدنیا۔

ابن عباس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ سات
آدمیوں کا گروہ آپ کے پاس آیا۔ اور کہا۔
یا ہمارا ساتھ دو یا ان آدمیوں کا ساتھ چھوڑ
دو۔ اس نے کہا میں آپ کا ساتھ دوں
گا۔ آپ اس زمانے میں بینا تھے
تھے۔ یہ لوگ باتوں میں مشغول ہو گئے مجھے
علم نہیں۔ کہ ان کی آپس میں گفتگو کیا ہوئی۔
جب ابن عباس واپس آئے تو کپڑے
جھاڑتے ہوئے آئے اور کہتے تھے
ہلاکت اور بربادی ان لوگوں کے لئے
ہو جو ایسے شخص کے خلاف ہو گئے ہیں۔
جس کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا
میں کل ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کو
خدا کبھی رسوا نہیں کرے گا جو خدا
اور اس کے رسول کو دوست رکھتا
ہے۔ اس اعزاز کے لئے لوگ بہت
خواہش مند ہوئے۔ مگر فرمایا۔ علیؑ
کہاں ہیں۔ عرض کیا چکی چلا رہے
ہیں فرمایا تم میں سے کوئی شخص
جا کر چکی چلائے۔ علی آئے مگر
آشوب چشم سے دیکھ نہیں سکتے تھے
آپ کی آنکھوں میں دم کیا تین
دفعہ جھنڈا ہلا کر آپ کو دیا۔ آپ

والآخرة قال فتركه ثم أقبل
على رجل منهم فقال أيكم
يواليني في الدنيا والآخرة فأبوا
فقال علي أنا اواليك في الدنيا
والآخرة قال أنت وليي في الدنيا
والآخرة قال وكان أول من
أسلم من الناس بعد خديجة
قال وأخذ رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثوبه فوضعه على علي
وفاطمة وحسن وحسين فقال
أنما يريد الله ليذهب عنكم
الرجس أهل البيت ويطهركم
تطهيرا قال وشرا على نفسه فلبس
ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم
نام مكانه قال فكان المشركون
يرمون رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجاء أبو بكر وعلي
نائم قال وأبو بكر يحسب أنه
نبي الله صلى الله عليه وسلم
قال فقال له علي ان نبي الله
صلى الله عليه وسلم انطلق نحو

صفیہ بنت حیی کو لائے۔ ایک شخص کو سورہ برأت
دے کر بھیجا۔ اس کے پیچھے علی کو بھیجا۔
علیؑ نے جا کر اس سے آیات لے لیں۔ فرمایا
اس کو وہ شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے
ہو آنحضرت نے اپنے چچا کی اولاد سے کہا۔
دنیا اور آخرت میں ولی کون ہوگا۔ علیؑ آپ کے
ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے انکار کیا۔
علیؑ نے عرض کیا۔ میں آپ کا دنیا و آخرت میں
ولی ہوں گا آپ نے علیؑ کو چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت
نے ایک شخص سے کہا میرا دنیا اور آخرت میں
ولی کون ہوگا۔ انہوں نے انکار کیا۔ علیؑ نے
عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی
بنوں گا۔ فرمایا تم میرے دنیا میں اور آخرت
میں ولی ہو۔ خدیجہؓ کے بعد آپ سب لوگوں
سے پہلے ایمان لائے۔ رسول اللہ نے علیؑ
فاطمہؑ، حسن اور حسینؑ پر کپڑا ڈال کر فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے تم سے ناپاک چیز کے دور رکھنے
کا ارادہ کر رکھا ہے۔ اے اہل بیت تمہیں
اچھی طرح پاک کرے گا۔ آپ نے رسول اللہ کی
خاطر اپنی جان فروخت کی۔ آنحضرت کی چادر
تان کر آپ کے بستر پر سو گئے۔ مشرک آپ کو
رسول اللہ تصور کرتے رہے آپ کو پتھر مارتے رہے ابوبکر
آئے علی بستر رسول پر سوئے ہوئے تھے آپ نے علی کو رسول
تصور کیا۔ علی نے کہا رسول اللہ میموں کنواں کی طرف چلے گئے ہیں۔

بئر ميمون فأدركه فانطلق أبو بكر
فدخل معه الغار قال وجعل
علي يرمي بالحجارة كما كان يرمي
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يتضور قد لف رأسه في الثوب
لا يخرجه حتى أصبح ثم كشف
عن رأسه فقالوا انك للئيم
كان صاحبك نرميه فلا يتضور
وأنت تتضور وقد استنكرنا
ذلك قال وخرج بالناس في
غزوة تبوك قال فقال له علي
أخرج معك قال فقال له
نبي الله صلى الله عليه وسلم
أما ترضى أن تكون مني بمنزلة
هارون من موسى الا انك
لست بنبي أنه لا ينبغي أن أذهب
الا وأنت خليفتي وقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنت ولي كل مؤمن بعدي قال
وسد أبواب المسجد الا باب
علي قال فيدخل المسجد جنبا

آپ سے وہاں جاکر ملو۔ ابوبکر جاکر رسول اللہ
سے مل گئے۔ آپ کے ساتھ غار میں داخل ہو
گئے۔ علی بستر رسول پر اس طرح کفار کو
پتھر مارتے جس طرح رسول اللہ مارتے تھے۔
آواز دیتے تھے۔ کپڑے میں اپنا سر صبح تک
چھپا لیا۔ بعد میں کپڑے سے سر نکالا۔
رسول اللہ لشکر لے کر جنگ تبوک کی
طرف روانہ ہوئے۔ حضرت علیؓ نے کہا
میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ رسول
اللہ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی
راضی نہیں ہو تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل
ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا مگر
تم نبی نہیں ہو۔ مناسب یہی ہے کہ تم
میرے قائم مقام بنو۔ اور میں جنگ پر جاؤں
گا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم میرے
بعد دو دن کے ولی ہو۔ علی کے دروازے
کے سوا رسول اللہ نے تمام دروازے
بند کرا دیئے۔ آپ جنب کی
حالت میں مسجد میں جاتے تھے۔
آپ کا راستہ مسجد کی طرف
تھا۔ اس کے علاوہ کوئی
راستہ نہ تھا۔

وهو طريقه ليس له طريق غيره
قال وقال من كنت مولاه فان
عليا مولاه قال واخبرنا الله
عزوجل في القرآن انه قد رضي
على اصحاب الشجرة فعلم ما في
قلوبهم هل حدثنا انه سخط
عليهم بعد قال وقال عمر
يانبي الله ائذن لي أن أضرب عنقه
يعني حاطبا قال وكنت فاعلا
وما يدريك لعل الله اطلع على
أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم
أخرجه بتمامه أحمد والحافظ
ابو القاسم الدمشقي في
الموافقات وفي الاربعين
الطوال وأخرج النسائي بعضه

رسول اللہ نے فرمایا جس کا میں سردار ہوں
اس کے علی سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ
نے قرآن میں ہمیں آگاہ کیا ہے۔
وہ درخت کے تلے بیعت کرنے
والے اصحابہ سے راضی ہو گیا ہے۔
اور ان کے دل کی حالت معلوم کر
لی ہے۔ کیا ہمیں رسول اللہ نے مطلع
کیا ہے کہ خدا پھر ان پر ناراض
ہو گیا ہے۔ کہا عمر نے اے خدا
کے نبی مجھے اجازت دیجئے۔ کہ
حاطب کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا
کیا تم نے کام کرنے والے تھے۔
اللہ تعالیٰ اصحاب بدر کی دل
کی حالت جانتا ہے۔ اور کہا
جو چاہو کام کرو۔ احمد نے تمام
حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم دمشقی نے
موافقات اور اربعین طوال نے حدیث
نقل کی ہے نسائی نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔

★ قوله
أنت مني بمنزلة هارون من موسى تقدم الكلام فيه مستوفا في فضل خلافة أبي بكر

رسول اللہ کا علی علیہ السلام سے فرمانا۔ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسےٰ سے حاصل ہے۔ اس کا مفصل بیان ہو چکا ہے۔

ذكر قصة لبس علي ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ونومه مكانه على ما ذكره ابن عباس في الحديث آنفا

علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس پہن کر اپنی جگہ سو جانا جس کا ابھی ابن عباس نے ذکر کیا ہے۔

قال ابن اسحاق لما رأت قريش ان النبي صلى الله عليه وسلم صارت له شيعة وانصار من غيرهم بغير بلدهم ورأوا خروج أصحابه المهاجرين اليهم عرفوا انهم قد نزلوا دارا وأصابوا فيهم منعة فحذروا خروج النبي صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا في دار الندوة التي كانت قريش لا تقضي أمرا الا فيها يتشاورون ما يصنعون برسول الله صلى الله

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب قریش نے اس بات کو ملاحظہ کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے علاوہ اور لوگ پیرو اور مدد گار پیدا ہو رہے ہیں۔ اور دیکھا کہ مہاجرین ان لوگوں کے پاس جا رہے ہیں۔ جہاں قریش ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس بات سے بھی خائف ہوئے کہ کہیں رسول اللہ ہجرت نہ کر جائیں۔ اس لئے دار الندوہ میں جمع ہوئے یہ وہ جگہ ہے جہاں قریش بیٹھ کر فیصلہ کیا کرتے انہوں نے یہاں سوچ بچار کی کہ آنحضرت کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے

علیہ وسلم وکان ابلیس قد تصور
لھم فی صورۃ شیخ فوقف علی
الباب فلما رأوہ قالوا من الشیخ
قال شیخ من أھل نجد سمع
بالذی اتعدتم علیہ فحضر لیسمع
وعسی لا یعدمکم منہ رأی فقالوا
ادخل فدخل معھم فقال قائل
احبسوہ فی الحدید واغلقوا
علیہ بابا ثم تربصوا بہ ما أصاب
اشباھہ من الشعراء الذین
کانوا قبلہ زھیرا والنابغۃ و
من مضی منھم من ھذا الموت
فقال الشیخ النجدی ما ھذا
برأی واللہ لئن حبستموہ کما
تقولون لیخرجن أمرہ من وراء
الباب الذی اغلقتم دونہ علی
اصحابہ فیثبون علیکم وینزعونہ
فانظروا فی غیر ھذا الرأی
فقال قائل نخرجہ من بین اظھرنا
ونتفیہ من بلادنا فما نبالی
أین یذھب اذا غاب عنا فقال

شیطان ایک بزرگ کی شکل میں
ان کے پاس آیا۔ اور دار الندوہ کے
دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے
کہا کہ تم کون بزرگ ہو؟ اس نے
کہا میں نجد کا بزرگ ہوں۔ محمد کے
متعلق جو تجویز سوچ رہے ہو۔ وہ سننے
آیا ہوں۔ ممکن ہے میری رائے تمہیں
فائدہ دے۔ کہا اندر تشریف لائیے۔
شیطان اندر چلا گیا۔ ایک شخص
نے محمدؐ کو زنجیر میں جکڑ کر کمرہ میں
بند کر کے دروازہ بند کر دو۔ آپ
کا حشر وہی ہوگا۔ جیسا کہ آپ جیسے
شعراء زھیر اور نابغہ کا پہلے ہو چکا
ہے۔ جو پہلے موت کے گھاٹ اتر چکے
ہیں۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا اس رائے
سے اختلاف ہے۔ اگر تم نے آپ کو
کمرہ میں بند کر دیا تو یہ بات پوشیدہ
نہیں رہے گی۔ آپ کے دوستوں کو
اس کا علم ہو جائیگا۔ وہ تم پر ٹوٹ پڑیں
گے اور تم سے چھین لیں گے۔ اس کے
علاوہ کوئی اور تجویز سوچو۔ ایک اور
نے کہا میری رائے یہ ہے کہ آپکو شہر بدر کر
دو جب ہم سے چلے جائینگے تو ہماری جان چھوٹ

الشيخ النجدي لا والله ما هذا
لكم برأي ألم تروا الى حسن
حديثه وحلاوة منطقه وغلبته
على قلوب الرجال بما يأتي به
والله لئن فعلتم ذلك ما آمن
أن يحل على حي من أحياء العرب
فيغلب عليهم بذلك حتى يبايعوه
عليه ثم يسيروا بهم اليكم قال أبو
جهل أرى أن نأخذ من كل قبيلة
فتى شابا جليدا نسيبا وسيطا
فينا ثم يعطى كل فتى منهم سيفا
صارما ثم يعمدوا فيضربوه
ضربة رجل واحد فيقتلوه فنستريح
منه فانهم اذا فعلوا ذلك تفرق
دمه في القبائل جميعا فلم يقدر
بنو عبد مناف على حرب قومهم
جميعا فرضوا منا بالعقل فنعقلناهم
فقال الشيخ النجدي القول
ما قال أبو جهل هذا الرأي
غيره فتفرق القوم وهم على
ذلك مجمعون فأتى جبريل عليه

جائیگی۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا اس تجویز سے بھی اتفاق نہیں ہے کیونکہ آپ بہت شیریں کلام ہیں اپنی باتوں سے لوگوں کے دل موہ لیں گے۔ خدا کی قسم آپ جس قبیلے میں جائیں گے۔ اپنی میٹھی باتوں سے ان کے دلوں پر حکومت کریں گے۔ وہ آپ کی بیعت کرلیں گے پھر ان کو لے کر تم پر چڑھائی کردیں گے۔ ابوجہل نے کہا میری تجویز یہ ہے۔ کہ ہر ہر قبیلہ کا ایک ایک بہت بڑا بہادر جوان منتخب کرلیں۔ اور ان کو تیز تلواروں سے آراستہ کرلیں یہ نوجوان ایک ہی وقت ایک وار میں آپ کو قتل کردیں۔ پھر ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ کیونکہ آپ کا خون تمام قبائل میں تقسیم ہوجائے گا۔ عبد مناف کی اولاد تمام قبائل سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ نجدی بزرگ نے کہا۔ ابوجہل کی یہ بات معقول ہے۔ پھر یہ لوگ چلے گئے۔

جبرائیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لا تبت هذه الليلة على
فراشك الذی کنت تبیت علیه
قال فلما کانت عتمة من اللیل
اجتمعوا علی بابه یرصدونه
متی ینام فیثبون علیه فلما رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکا
نهم قال لعلی ثم علی فراشی واتشح
ببردی هذا الحضرمی الاخضر
فانه لن یخلص الیك شیئ تکرهه
منهم وکان صلی اللہ علیہ وسلم
ینام فی برده ذلك اذا نام قال
فاجتمعوا وخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وأخذ
حفنة من تراب فی یده وأخذ
اللہ علی أبصارهم فلا یرونه
فجعل ینثر ذلك التراب علی
رؤسهم وهو یتلو هذه الآیات
من یس وجعلنا من بین أیدیهم
سدا ومن خلفهم سدا فأغشینا هم
فهم لا یبصرون حتی فرغ رسول

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے
آج رات اپنے بستر پر نہ سوئیے رات
کے ایک حصہ گذارنے کے بعد آنحضرت کے
دروازے پر جمع ہو کر کفار مکہ انتظار
کرنے لگے کہ جب آپ سو جائیں تو آپ
کو قتل کر دیا جائے۔ رسول اللہ نے
آپ ان کی یہ حرکت دیکھی تو علی علیہ
السلام سے فرمایا میرے بستر پر سو جاؤ
اور یہ سبز حضرمی چادر اوڑھ لو۔
کافر آپ کو گزند نہ دے سکیں گے۔
آنحضرت اسی چادر میں سویا کرتے تھے۔
رسول اللہ روانہ ہو پڑے۔ مٹی کی
مٹھی لے کر کفار کی آنکھوں پر پھینکتے
تھے۔ کفار آپ کو نہیں دیکھ سکتے
تھے۔ آپ سورہ یٰسین کی یہ آیت تلاوت
کرتے۔ ان کے سروں پر مٹی ڈالتے
تھے۔ "ہم نے ان کے آگے اور
بھی ایک دیوار بنا دی ہے۔
اور ان کے پیچھے سے بھی
ایک دیوار (پھر اوپر سے) ہم نے
ان کو ڈھانپ دیا ہے۔ وہ
اب کچھ نہیں دیکھتے۔"
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
هذه الآيات ولم يبق منهم
رجل الا وقد وضع التراب
على رأسه ثم انصرف الى حيث
أراد فأتاهم آت فقال ما تنتظرون
ههنا قالوا محمدا قال خيبكم
الله قد والله خرج عليكم محمد
ثم ما ترك منكم رجلا الا وقد
وضع على رأسه ترابا وانطلق
لحاجته فما ترون ما بكم قال
فوضع كل رجل منهم يده على
رأسه فاذا عليه تراب ثم
جعلوا يطلعون فيرون عليا
على الفراش مستجيا ببرد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيقولون
والله ان هذا لمحمد نائما عليه
برده فلم يبرحوا كذلك حتى
اصبحوا فقام على من الفراش
فقالوا والله قد صدقنا الذي كان
حدثنا قال وأنزل الله تعالى
في ذلك واذ يمكر بك الذين

آیات کی تلاوت سے فارغ ہوئے
ہر مشرک کے سر پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔
آپ جہاں جانا چاہتے تھے تشریف
وہاں لے گئے۔ ایک شخص نے مشرکین
سے آکر کہا۔ یہاں کیا کر رہے ہو۔
انہوں نے کہا یہاں محمدؐ ہیں۔ کہا
خدا تمہارا بھلا کرے۔ محمدؐ چلے گئے
ہیں۔ تمہارے ہر آدمی کے سر پر
مٹی ڈال گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے
سروں پر ہاتھ لگایا۔ تو وہاں مٹی
پڑی ہوئی تھی۔ تو آنحضرت کے بستر
پر حضرت علی آپ کی چادر اوڑھے
ہوئے سوئے تھے۔ انہوں نے جائزہ
لیا تو کہنے لگے۔ خدا کی قسم محمدؐ
اپنی چادر میں سوئے ہوئے
ہیں۔ صبح تک انتظار میں
بیٹھے رہے۔ صبح کو علیؑ بستر
سے اٹھے۔ انہوں نے کہا
آنحضرت کے جانے کے
جانے کے بارے میں جس
نے ہمیں مطلع کیا تھا۔ سچ کہا
تھا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت واذ یمکر بک الذین

كفروا الى والله خير الماكرين
وقوله شاعر نتربص به الى
فأني معكم من المتربصين قال
وأذن الله جل وعز لنبيه في
الهجرة

کفر و سے خیر الماکرین اور شاعر
نتربص به الی فأنی معکم من
المتربصین فاذل کی۔ خدا نے
اپنے نبیؐ کو ہجرت کی اجازت دے
دی۔

ذكر اختصاصه بما نزل فيه من الاى

آیات کے نازل ہونے کی خصوصیت

عن ابن عباس رضى الله
عنهما في قوله تعالى الذين
ينفقون اموالهم بالليل والنهار
سرا وعلانية قال نزلت في علي
بن أبي طالب كانت معه أربعة
دراهم فأنفق في الليل درهما
وفي النهار درهما ودرهما في
السر ودرهما في العلانية فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما حملك على هذا فقال ان استوجب
على الله ما وعدني فقال الا ان
لك ذلك فنزلت الآية وتابع
ابن عباس مجاهد وابن الثائب

ابن عباسؓ نے کہا۔ آیت "جو لوگ
رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر مال
خرچ کرتے ہیں" علیؓ کے بارے
میں نازل ہوئی۔ حضرت کے پاس
چار درہم تھے۔ آپ نے ایک کو رات
میں۔ دوسرے کو دن میں۔ تیسرے
کو پوشیدہ طور۔ چوتھے کو ظاہر طور
پر خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ رسول
اللہ نے پوچھا۔ آپ نے یہ کام
کیوں کیا۔ عرض کیا۔ خدا کے
وعدہ کا مستحق ہونا چاہتا تھا۔
فرمایا۔ تم اس کے مستحق
ہو۔ خدا نے آیت نازل
کی۔

ومقاتل وقيل نزلت فيمن يربط الخيل في سبيل الله ذكره ابو الدرداء وابو امامة ★ ويروى عن ابن عباس ايضاً ★ وروى عنه ايضاً انها نزلت في علي وعبد الرحمن بن عوف حمل علي اهل الصفة وسق تمر ليلا وحمل اليهم عبد الرحمن دراهم كثيرة نهارا اخرجه الواحدي وابو الفرج في اسباب النزول ★ ومنها قوله تعالى انما وليكم الله ورسوله الآية نزلت فيه اخرجه الواحدي وستأتي القصة مشروحة في صدقته ★ ومنها قوله تعالى أفمن كان مؤمنا كمن كان فاسقاً الآية ★ قال ابن عباس نزلت في علي بن ابي طالب والوليد بن عقبة بن ابي معيط لاشيء بينهما اخرجه الحافظ السلفي ★ وعنه ان الوليد قال لعلي انا احد منك سناناً وابسط لساناً و املا للكتيبة فقال له علي اسكت

انما وليكم اللہ ورسولہ تمہارا ولی اور اس کا رسول آخر آیت تک علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ آپ کا مفصل ذکر آپ کے صدقات کے ضمن میں آئے گا۔ یہ آیت "مومن اور کافر ایک جیسے نہیں ہو سکتے" آخر آیت تک علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ابن عباس نے کہا۔ علیؑ ولید بن عقبہ کے بارے میں کسی جھگڑے کے متعلق نازل ہوئی۔ ابن عباس نے کہا۔ کہ ولید نے علی سے کہا میں تیرے مقابل میں نیزہ تیز۔ وسیع زبان اور بڑا گروہ رکھتا ہوں علی علیہ السلام نے کہا اس سے خاموش رہو۔

المرضية خلقني الجبار من ثلاثة أصناف أعلاي من عنبر وسطي من كافور وأسفلي من مسك عجنني بماء الحيوان ثم قال كوني فكنت خلقني لأخيك وابن عمك علي بن أبي طالب أخرجه الامام علي بن موسى الرضى في مسنده

خداوند عالم نے مجھے تین چیزوں سے پیدا کیا ہے۔ میرا اوپر کا حصہ عنبر کا ہے درمیانہ حصہ عنبر کافور کا اور نچلا حصہ مسک کا بنا ہوا ہے۔ میرا خمیر آبِ حیات سے گوندھا ہے خدا نے کہا ہو جاؤ۔ میں ہو گئی مجھے تمہارے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالب کے لئے پیدا کیا ہے۔

ذکر قصرہ وقبتہ فی الجنۃ

جنت میں آپ کے قصر اور قبہ کا ذکر

عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اتخذني خليلا كما اتخذ ابراهيم خليلا وان قصري في الجنة وقصر ابراهيم في الجنة متقابلان وقصر علي بن أبي طالب بين قصري وقصر ابراهيم فيا له من حبيب بين خليلين أخرجه أبو الخير الحاكمي ★ وعن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة

حذیفہ نے کہا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے مجھے اس طرح سے خلیل بنایا۔ جس طرح ابراہیمؑ کو خلیلؑ بنایا۔ میرا قصر اور ابراہیمؑ کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوں گے علیؑ کا قصر میرے اور ابراہیم کے قصر کے درمیان ہوگا ایسے دوست کا کیا کہنا جو دو دوستوں کے درمیان ہوگا۔

سلمان فارسی نے کہا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔

ضرب لی قبة حمراء عن یمین العرش وضرب لابراهیم قبة من یاقوتة خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بیننا لعلی ابن أبی طالب قبة من لؤلؤة بیضاء فما ظنکم بحبیب بین خلیلین أخرجه الحاکمی وقال قال الحاکم هذا البورقی یعنی لراوی الحدیث قد وضع فی المناکیر عن الثقات مالا یخفی

میری خاطر سرخ قبا عرش کے دائیں جانب اور ابراہیم کے لئے سبز یاقوت کا قبہ عرش کی بائیں جانب نصب ہوگا۔ ہمارے قبوں کے درمیان سفید موتیوں کا قبہ علی بن ابی طالب کی خاطر نصب ہوگا۔ اس حبیب کی کیا منزلت ہوگی جو دو دوستوں کے درمیان ہوگا۔

ذکر ذود علی المنافقین عن حوض النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

حضرت علیؑ منافقین کو حوضِ رسولؐ سے بھگائیں گے

عن أبی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی معلک یوم القیامة عصی من عصی الجنة تذود بها المنافقین عن الحوض أخرجه الطبرانی وعن علی علیه السلام قال لا ذودن بیدی هاتین القصیرتین

ابوسعید خدری سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی آپ کے پاس جنت کا عصا ہوگا۔ جس کے ذریعہ منافقین کو حوض سے ہٹاؤ گے۔ علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ میں اپنے ان چھوٹے ہاتھوں سے حوض رسول اللہ سے کفار اور منافقین کے جتھوں کو ہٹاؤنگا

عن حوض رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایات الکفار والمنافقین کما یذاد غریب الابل عن حیاضھا اخرجہ احمد فی المناقب

جس طرح لاوارث اونٹ کو حوض سے ہٹایا جاتا ہے۔

ذکر ناقتہ یوم القیامۃ

قیامت میں آپ کی اونٹنی کا ذکر

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبھا ورکبتک مع رکبتی وفخذک مع فخذی حتی تدخل الجنۃ اخرجہ احمد فی المناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا۔ قیامت کے روز تم جنت کی ناقہ پر سوار ہو گے۔ میں تمہارے ساتھ اپنی سواری پر سوار ہونگا میرا ران تمہارے ران کے ساتھ ہوگا اس حالت میں تم جنت میں جاؤ گے۔

الفصل التاسع فی ذکر نبذ من فضائلہ

فصل ۹ آپ کے تھوڑے سے فضائل

تقدم انہ اول من اسلم و اول من صلی واجمعوا انہ صلی الی القبلتین وھاجر وشھد بدرا والحدیبیۃ وبیعۃ الرضوان والمشاھد کلھا غیر تبوک استخلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا علی

آپ سب سے پہلے اسلام لائے سب سے پہلی نماز پڑھی۔ اس پر اتفاق ہے۔ کہ آپ نے قبلتین کی طرف نماز پڑھی ہجرت کی۔ جنگ بدر صلح حدیبیہ۔ بیعت رضوان۔ تبوک کے علاوہ سب جنگوں میں شرکت کی جنگ تبوک میں رسول اللہ نے آپ کو مدینہ میں

المدينة وعلى عماله بها وأنه
أتى ببدر واحد والخندق وخيبر
بلاء عظيما وأنه أغنى في تلك المشاهد
وقام المقام الكريم وكان لواء
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده
في مواطن كثيرة منها يوم بدر على
خلف فيه ولما قتل مصعب ابن
عمير يوم أحد وكان لواء رسول
الله صلى الله عليه وسلم بيده دفعه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى علي أخرجه أبو عمر ★ وقد تقدم
في خصائصه ان لواء رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان بيده في كل
زحف فيحمل الكل على الاكثر تغليبا
للكثيرة وهو شائع في كلامهم فيما
بين الروايتين وكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا لم يغزلم يعط
سلاحه الا عليا أو أسامة أخرجه
أحمد في المناقب وشهد له النبي
صلى الله عليه وسلم بالشهادة في
حديث محرك حراء ثبت له أفضل

نگران مقرر کیا تھا۔ آپ نے
جنگ بدر، احد، خندق اور خیبر
میں بہت بڑے کارنامے انجام دیئے
تھے۔ ان غزوات میں آپ نے
رسول اللہ کی بڑی مدد کی۔ کریم انسان
کی طرح آپ کا ساتھ دیا۔ اکثر جنگوں
میں رسول اللہ کا علم آپ کے پاس
تھا۔ خاص طور پر جنگ بدر میں۔ احد
کی جنگ میں مصعب بن عمیر قتل
ہوگیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے علم علی کو دیا۔ تمام جنگوں
میں رسول اللہ کا علم علی کے ہاتھ
میں ہوتا تھا۔ کا استعمال کثرت
کی وجہ سے کیا ہے۔ اس بنا پر
دونوں حدیثوں میں تطبیق ہوجائے
گی۔ جب رسول اللہ جنگ نہیں
کرتے تھے تو اپنے ہتھیار یا تو علی
کو دے دیتے تھے یا اسامہ کو۔
آپ کو آنحضرت نے اپنی دامادی
کے شرف سے نوازا جو بہت بڑی
فضیلت ہے۔ آپ آنحضرت
کے زیادہ قریبی ہیں۔ دونوں
احادیث کا بیان پہلے ہوچکا ہے۔

فضيلة بالمصاهرة وبأقرب القرابة وقد تقدمت احاديثهما ★ ومن أدل دليل على عظم منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم صنيعه في المؤاخاة كما تقدم فانه صلى الله عليه وسلم جعل بينهم كل الى شكل يؤلف بينهما الى ان آخى بين أبي بكر وعمر وادخر عليا لنفسه فخصه بذلك فيا لها مفخرة وفضيلة ★ وقد روي ان معاوية قال لضرار الصدائي صف لي عليا فقال اعفني يا امير المؤمنين قال لتصفنه قال اما اذ لا بد من وصفه كان والله بعيد المدى شديد القوى يقول فصلا ويحكم عدلا يتفجر العلم من جوانبه وتنطق الحكمة من نواحيه يستوحش من الدنيا وزهرتها ويأنس الى الليل ووحشته وكان غزير العبرة طويل الفكرة يقلب كفه على لبسه ما قصر ومن الطعام ما خشن كان فينا كاحدنا يجيبنا

رسول اللہ کا علیؑ کو اپنا بھائی بنانا۔ یہ علی کی بہت بھاری فضیلت ہے آپ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ آنحضرت نے شکلیں دیکھ کر ایک دوسرے کو اس میں بھائی بنایا تھا۔ ابوبکر کو عمر کا بھائی بنایا تھا علیؑ کو آنحضرت نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کر رکھا تھا یہ کس قدر فخر اور بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔

معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا کہ علی کے اوصاف بیان کیجئے۔ کہا مجھے معاف فرمائیے۔ کہا تجھے ضرور بیان کرنے پڑیں گے۔ کہا۔ اگر کرنا ضروری ہے تو خدا کی قسم آپ بہت بڑے بہادر، مضبوط جسم کے مالک تھے۔ دوٹوک بات فرماتے ٹھیک فیصلہ کرتے۔ آپ علم کا بہتا ہوا چشمہ تھا۔ دنیا اور دنیا کی رونق سے متنفر تھے۔ آپ کو رات اور اس کی تاریکی میں علیحدگی پسند تھی۔ پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے بہت سوچ وچار کرتے تھے۔ آپ کو مختصر لباس پسند تھا۔ روکھا سوکھا طعام تناول فرماتے

اذا سألناه ويبتدأنا اذا استنبأناه و
نحن والله مع تقريبه ايانا وقربه
منا لا نكاد نكلمه هيبة له يعظم
أهل الدين ويقرب المساكين
ولا يطمع القوي في باطله ولا ييأس
الضعيف من عدله وأشهد لقد
رأيته في بعض مواقفه وقد أرخى
الليل سدوله وغارت نجومه
قابضا على لحيته يتململ تململ السليم
ويبكي بكاء الحزين ويقول يا دنيا
غري غيري الي تعرضت أم الي
تشوفت هيهات هيهات قد
طلقتك ثلاثا لا رجعة فيها فعمرك
قصير وخطرك قليل آه آه من
قلة الزاد وبعد السفر ووحشة
الطريق فبكى معاوية وقال رحم
الله أبا حسن كان والله كذلك
فكيف حزنك عليه يا ضرار قال
حزن من ذبح واحدها في حجرها
أخرجه الدولابي وأبو نعيم في صاحب
الصفوة * وعن الحسن بن أبي

ہمارا ایک فرد معلوم ہوتے۔ جب آپ
سے کوئی بات پوچھتے۔ تو آپ جواب
دیتے۔ اگر کوئی خبر دریافت کرتے
تو اس سے آگاہ کرتے۔ خدا کی قسم
نہایت قریبی قرب ہونے کے باوجود
آپ کی رعب کی وجہ سے آپ سے
بات نہیں کر سکتے تھے۔ اہل دین
کی عزت کرتے۔ مساکین کو اپنے قریب
کرتے۔ مساکین آدمی آپ سے
غلط فیصلہ کی توقع نہیں رکھتا تھا۔
کمزور آپ کے انصاف سے مایوس
نہیں تھا۔ میں نے آپ کو بعض اوقات
اس وقت دیکھا جب رات کی
تاریکی نے پردے ڈال دئے تھے۔
ستارے بھرپور نکل آئے تھے۔ آپ
اپنی ڈاڑھی کو پکڑے مار گزیدہ کی طرح
بے چین ہوتے۔ غمگین صورت میں گریہ
فرماتے۔ دنیا کسی اور کو دھوکا دے۔ مجھے تیری
ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تجھے تین طلاق
دے دیئے جس سے دوبارہ رجوع نہیں ہو سکتا
تیری عمر کم ہے۔ تیرے فوائد ناچیز ہیں تم بہت
اور راستہ لمبا ہے جنبی برا ہے۔ یہ سن کر معاویہ رونے لگا۔ کہا۔
خدا ابوالحسن پر رحم کرے خدا کی قسم آپ ایسے صفات کے مالک تھے۔ معاویہ نے کہا ضرار تجھے اس کی موت کا
کیسا غم ہے۔ کہا غم ہے جس طرح کسی عورت کا اکلوتا بچہ اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے۔

الحسن وقد سئل عن علی بن أبی طالب قال کان علی واللہ سهما صائبا من مرامی اللہ علی عدوہ وربانی هذہ الامة وذا فضلها وسابقتها وذا قرابتها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بالنومة عن امر اللہ ولا بالملومة فی دین اللہ عزوجل ولا بالسروقة لمال اللہ عزوجل اعطی القرآن عزائمه ففاز منه بریاض مونقة ذلك علی بن أبی طالب أخرجه القلعی وقد تقدم فی باب الارلجة وصفا ابن عباس له وفضائله أکثر من ان تعد* قال احمد بن حنبل والقاضی اسماعیل بن اسحاق لم یرد فی فضائل أحد من الصحابة بالاسانید الحسان ما روی فی فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنه

حسن بن ابوالحسن سے مروی ہے۔ کہ کسی شخص نے آپ سے حضرت علیؓ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے کہا خدا کی قسم آپ اپنے دشمن کے لئے خدا کا بے خطا تیر تھے۔ اس امت کی تربیت کرنے والے تھے امت میں صاحب نفل صاحب سبقت اور رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار تھے۔ خدا کے حکم سے غافل نہیں تھے۔ خدا کے دین کی خاطر کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ قرآن کی عزائم صورتوں میں غور و فکر کیا تو وہاں سے ثمر دار چیز برآمد کیں ایسے شخص کو علیؓ بن ابی طالب کہتے ہیں۔ احمد بن حنبل اور قاضی اسماعیل بن اسحاق نے کہا کہ فضائل صحابہ میں اس قدر اچھی سند کے ساتھ احادیث بیان نہیں ہوئیں جس قدر علیؓ کے فضائل میں بیان ہوئی ہیں۔

ذکر محبة اللہ عزوجل و رسوله صلی اللہ صلی وسلم له

"خدا اور رسول کا آپ سے محبت کرنا"

تقدم فی الخصائص ذکر الحبیة

اللہ ورسولہ لہ وھی منضمنۃ
المحبۃ مع الترجیح فیہا علی الغیر ★
عن بریدۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ امرنی
بحب اربعۃ و اخبرنی انہ یحبہم
قیل یارسول اللہ فسمہم لنا قال
علی منہم یقول ذلک ثلاثا و ابوذر
وسلمان والمقداد امرنی بحبہم و
اخبرنی انہ یحبہم اخرجہ احمد و
الترمذی وقال حسن غریب ★
وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما
ان علیا دخل علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقام الیہ وعانقہ وقبل
بین عینیہ فقال العباس اتحب
ھذا یارسول اللہ فقال یاعم اللہ
للہ اشد حبا لہ منی اخرجہ ابو الخیر
القزوینی ★ وعن عبد الرحمن ابن
ابی لیلی وقد ذکر عندہ علی وقول
الناس فیہ فقال عبد الرحمن قد
جالسناہ وجاریناہ وواکلناہ وشاربناہ
وقمنا لہ علی الاعمال فما سمعتہ یقول

بریدہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
مجھے خداوند عالم نے چار آدمیوں
سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے! اور
خود بھی ان چار آدمیوں سے محبت
کرتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ان کے
ناموں سے آگاہ فرمائیے تین دفعہ فرمایا علیؑ
ان میں سے ہیں۔ باقی ابوذرؓ سلمانؓ اور مقدادؓ
ہیں مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔
مجھے آگاہ کیا ہے۔ کہ وہ بذات خود ان سے
محبت کرتے ہیں۔
ابن عباس نے کہا۔ علیؑ رسول اللہ
کی خدمت میں تشریف لائے۔ آنحضرتؐ
نے کھڑے ہو کر آپ کو گلے لگایا۔ اور
دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سامنے حضرت علیؑ کا
ذکر ہوا۔ آپ کے بارے میں لوگوں کے نظریات کچھ بیان
ہوئے عبدالرحمن نے کہا ہم آپ کے ساتھ بیٹھے،
ساتھ رہے آپ کے ساتھ کھایا پیا۔ اور لوگ

شیأ مما یقولون أو لا یکفیکم أن یقولوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحبیبہ وشہد بیعۃ الرضوان وشہد بدرا أخرجہ أحمد فی المناقب۔

جو باتیں کرتے ہیں میں نے آپ سے ایسی کوئی بات نہیں سنی۔ کیا آپ کی فضیلت کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے۔ لوگ کہیں آپ رسول اللہ کے چچا کے فرزند ہیں اور آپ کے حبیب ہیں بیعت رضوان میں موجود تھے۔ اور جنگ بدر میں جہاد کیا۔

ذکر فضل منزلتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کے نزدیک آپ کا مقام

عن عبد اللہ بن الحارث قال قلت لعلی بن أبی طالب أخبرنی بأفضل منزلتک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال بینا أنا نائم عندہ وھو یصلی فلما فرغ من صلاتہ قال یا علی ما سألت اللہ عز وجل من الخیر الا سألت لک مثلہ وما استعذت باللہ من الشر الا استعذت لک مثلہ أخرجہ المحاملی

عبد اللہ بن حارث نے کہا میں حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ رسول اللہ کی طرف سے جو بڑی فضیلت آپ کو حاصل ہوئی۔ وہ آپ بیان فرمائیے۔ فرمایا ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ہاں سویا ہوا تھا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھ سے فرمایا میں نے خداوند عالم سے اپنے لئے جو بہتری طلب کی ہے وہ تمہارے لئے بھی طلب کی ہے جس برائی سے اپنے لئے پناہ مانگی ہے۔ اس سے تمہارے لئے بھی پناہ مانگی ہے۔

ذکر انہ ما اکتسب مکتسب مثل فضلہ

آپ جیسی فضیلت کسی نے حاصل نہیں کی۔

عن عمر بن الخطاب قال قال

عمر بن خطاب نے کہا۔ کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علی یھدی صاحبہ الی الھدی ویرد عن الردی اخرجہ الطبرانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص نے علیؑ جیسی فضیلت حاصل نہیں کی۔ آپ اپنے ماننے والے کو سیدھا راستہ دکھلاتے ہیں۔ اس کو ہلاکت سے روکتے ہیں۔

ذکر الحث علی محبتہ والزجر عن بغضہ

آپ سے صحبت رکھنے کی ترغیب اور بغض رکھنے سے ممانعت

تقدم في الخصائص في ذكر من احبك فقد احبني و من ابغضك فقد ابغضني طرف من ذلك ★ وعن علي عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احبني واحب هذين وابا هما وامهما كان معي في درجتي يوم القيامة اخرجه احمد والترمذي وقال حديث غريب ★ وعنه انه قال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة انه لعهد النبي الامي صلى الله عليه وسلم لا يحبني الا مؤمن ولا يبغضني الا منافق اخرجه مسلم واخرجه ابو حاتم وقال ذرا

آپ سے صحبت رکھنے کی ترغیب رسول اللہ نے آپ سے فرمایا۔ جس شخص نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے تم سے بغض رکھا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس شخص نے مجھے ان دونوں (حسنینؑ) ان کے باپ اور ماں کو دوست رکھا۔ وہ قیامت کے روز میرے درجے میں ہوگا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔ قسم ہے۔ اس ذات کی جس نے دانے میں شگاف ڈالا۔ اور روح کو زندہ کیا۔ مجھ سے نبی امی نے فرمایا تھا کہ مجھے مومن دوست اور منافق مجھ سے بغض رکھے گا ابوحاتم نے

النسمة انه لعهد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن
ولا یبغضنی الا منافق رواہ
الترمذی ولفظہ عہد الی من
غیر قسم وقال حسن صحیح ★ عن
أم سلمۃ رضی اللہ عنہا کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحب
علیا منافق ولا یبغضہ مؤمن اخرجہ
الترمذی وقال حسن غریب
(شرح) ۔ذرأ خلق من ذرأ
اللہ الخلق ۔ النسمۃ ۔ النفس
کل ذی روح فھو نسمۃ ★ عنھا
أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لعلی لا یبغضک مؤمن ولا
یحبک منافق اخرجہ احمد فی
المسند ★ وعن المطلب بن
عبد اللہ بن حنطب عن أبیہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا أیھا الناس أوصیکم بحب ذی
قربی أخی وابن عمی علی بن أبی طالب
فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ

کہا۔ کہ حضرت نے فرمایا۔ قسم ہے
اس ذات کی جس نے روح کو پیدا کیا۔
مجھے نبی صلعم نے فرمایا تھا مجھے مومن
دوست رکھے گا۔ اور منافق مجھ سے
بغض رکھے گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
تھے۔ علی کو منافق دوست نہیں رکھے
گا۔ اور مومن آپ سے نفرت نہیں کرے
گا۔ نیز بی بی ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا۔ تجھ
سے مومن بغض اور منافق تجھ سے محبت
نہیں کرے گا۔ عبد المطلب بن عبد اللہ
بن حنطب اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! میں
تمہیں اپنی امت کے ذوقربیٰ، اپنے
بھائی اور اپنے ابن عم علی بن ابی
طالب سے محبت کرنے کی وصیت
کرتا ہوں۔ آپ کو مومن دوست
رکھے گا۔ اور منافق آپ سے نفرت
کرے گا۔ جس شخص نے آپ کو
دوست رکھا۔ اس نے
مجھے دوست رکھا۔ جس

الامنافق من أحبه فقد أحبني ومن
أبغضه فقد أبغضني أخرجه أحمد
في المناقب ★ وعن الحارث الهمداني
قال رأيت عليا على المنبر فحمد الله
وأثنى عليه ثم قال قضا قضاه الله
عزوجل على لسان نبيكم النبي الامي
صلى الله عليه وسلم أن يحبني المؤمن
ولا يبغضني الامنافق أخرجه ابن
ماجة ★ وعن جابر بن عبد الله
رضي الله عنهما قال ما كنا نعرف
المنافقين الا ببغضهم عليا أخرجه
أحمد في المناقب وأخرجه الترمذي
عن أبي سعيد ولفظه قال ان كنا
لنعرف المنافقين نحن معشر
الانصار ببغضهم علي بن أبي
طالب وقال غريب ★ وعن أبي
ذر رضي الله عنه قال ما كنا نعرف
المنافقين على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم الا بثلاث
بتكذيبهم الله ورسوله والتخلف
عن الصلاة وبغضهم علي بن أبي طالب

نے آپ سے بغض رکھا۔ اس
نے مجھ سے بغض رکھا۔
حارث ہمدانی نے کہا۔
کہ میں نے علی کو منبر پر دیکھا۔ آپ
نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔
کہ خداوند عالم نے اپنے نبی امی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے ذریعہ
اس بات کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ مجھے
مومن دوست رکھے گا۔ اور منافق
مجھ سے نفرت کرے گا۔ جابر بن عبد اللہ
ہے۔ کہا کہ ہم لوگ منافقین کو علیؑ سے
بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے
ابو سعید نے کہا ہم گروہ انصار منافقین
علیؑ سے بغض رکھنے کی وجہ سے جانتے
تھے۔ ابوذرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے
ہیں۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ کے
زمانے میں منافقین کو تین باتوں
کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ ۱۔ اللہ اور
اس کے رسول کو جھٹلانے سے
۲۔ نماز نہ پڑھنے سے۔
۳۔ علی بن ابی طالبؑ سے
بغض رکھنے سے۔

أخرجه ابن شاذان ★ وعن زيد بن
أرقم قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من أحب أن يستمسك
بالقضيب الأحمر الذي غرسه الله
في جنة عدن فليستمسك بحب علي
بن أبي طالب أخرجه أحمد في المناقب ★
وعن ابن عباس رضي الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم حب علي يأكل الذنوب كما تأ
كل النار الحطب أخرجه الملاء ★
وعن أنس رضي الله عنه قال دفع علي
بن أبي طالب الى بلال درهما يشتري
به بطيخا قال فاشتريت به فأخذ
بطيخة فنقرها فوجدها مرة فقال
يا بلال رد هذا الى صاحبه وأتني
بالدرهم ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لي ان الله أخذ حبك
على البشر والشجر والثمر والبذر
فما أجاب الى احبك عذب وطاب
وما لم يجب خبث ومر وانى أظن
هذا مما لم يجب أخرجه الملا وفيه

زید بن ارقم سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا۔ کہ جس شخص کو یہ بات
پسند ہو کہ وہ شخص قضیب سرخ کو
پکڑے۔ جس کو خدا نے جنت عدن
میں لگایا ہے۔ تو وہ علیؑ سے محبت
کرے۔" ابن عباس سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔ علیؑ کی محبت گناہوں کو
اس طرح ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح
ختم کرتی ہے۔ جس طرح آگ لکڑی
کو ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے۔ کہ علی علیہ السلام
نے بلالؓ کو تربوز لانے کے لئے
ایک درہم دیا۔ بلال نے کہا۔ میں نے
تربوز خریدا۔ اور حضرت کی خدمت میں
پیش کیا جب آپ نے توڑا تو وہ کڑوا تھا۔ بلالؓ
سے فرمایا۔ اسکو اسکے مالک کے حوالے کرو۔ میرا
درہم واپس لے آؤ۔ میں نے رسول اللہ سے آگاہ فرمایا
تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے محبت رکھنے کا عہد لیا

دلالة على أن العيب الحادث
اذا كان مما يطلع به على العيب
القديم لا يمنع من الرد ★ وعن
فاطمة بنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان السعيد كل
السعيد حق السعيد من أحب عليا
في حياته وبعد موته أخرجه أحمد ★
وعن عمار بن ياسر قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول يا علي
طوبى لمن احبك وصدق فيك وويل
لمن أبغضك وكذب فيك أخرجه
ابن عرفة ★ وعن سعيد بن
المسيب ان رجلا كان يقع في
الزبير وعلي فجعل سعد بن مالك
ينهاه ويقول لا تقع في اخواننا
فأبى فقام سعد وصلى ركعتين ثم قال
اللهم ان كان مسخطا لك ما يقول
فأرني به واجعله آية للناس فخرج
الرجل فاذا هو بمختي يشق الناس
فأخذه ووضعه بين كركرته وبين

درخت اور پیل اور نخم سے لیا تھا۔
جس نے آپکی صحبت کا اقرار کیا وہ میٹھا اور
پاک ہوگا جس نے اقرار نہیں کیا وہ خبیث اور
کڑوا ہوگا میرے خیال میں اس نے میری
محبت کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اس واقعہ
سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اگر کسی
چیز میں پہلے سے کوئی نقص موجود ہو۔
تو اس کو واپس کر دینے سے کوئی مضائقہ
نہیں۔ رسول اللہ کی دختر نیک اختر حضرت
فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ پوری طرح نیک بخت بالکل
نیک بخت وہ ہے۔ جس نے علیؑ کو آپکی
زندگی میں اور آپکے مرنے کے بعد آپ کو
دوست رکھا ہو۔
عمار بن یاسر نے کہا کہ رسول اللہ نے علیؑ سے
فرمایا وہ شخص خوش قسمت ہے جس نے آپکو دوست
رکھا اور آپکی بات کی تصدیق کی وہ
شخص برباد ہو جائیگا جو آپ سے بغض
رکھے گا اور آپ کی بات جھٹلائے گا۔
سعید بن مسیب نے کہا۔ کہ ایک شخص علیؑ اور
زبیر کا ذکر کرتا تھا اس شخص کو سعد بن مالک
نے منع کیا کہ ہمارے بھائیوں کا ذکر نہ کرو مگر
اس نے نہ مانا سعد نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز
پڑھی پھر کہا اے معبود اگر اس شخص نے اپنی بات سے تجھے ناراض کیا ہے جیسے اس کا انجام اور حشر لوگوں کو دکھلا۔ وہ شخص

البلاط فسجبه حتى قتله وجاء الناس
ليسعون الى سعد يبشرونه هنيأ لك
أبا اسحاق قد استجيبت دعوتك
أخرجه الثعلبي وأخرج معناه أبو مسلم
بن عامر عن عامر بن سعد ولفظه
قال بينا سعد يمشي اذ مر برجل وهو
يشتم عليا وطلحة والزبير فقال له
سعد انك لتشتم قوما قد سبق لهم
من الله ما سبق والله لتكفن عن
شتمهم أو لادعون الله عليك فقال
يخوفني كانه نبي قال فقال سعد اللهم
ان كان قد سبّ قوما سبق لهم
منك ما سبق فاجعله اليوم نكالا

قال فجاءت بختية وأفرج الناس
لها فتخبطته قال فرأيت الناس
يبتدرون سعدا فيقولون استجاب
الله لك أبا اسحاق أخرجه الانصاري
وأبو مسلم ★ وعن علي بن زيد ابن
جدعان قال كنت جالسا الى سعيد
بن المسيب فقال يا أبا الحسن قائدك
يذهب بك نتظر الى وجه هذا الرجل

ذکلاہی تھا کہ ایک بختی اونٹ صف چیرتا ہوا آیا
اور اس کو پکڑ کر اپنے سینے اور زمین کے درمیان
رکھ کر ہلاک کر دیا۔ اس کو اسقدر پیسا کہ
وہ مر گیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے سعد کے پاس آئے۔
اور آپ کو یہ خوشخبری سنائی۔ اور کہا سعد آپ
کو مبارک ہو۔ خدا نے آپ کی دعا قبول
کر لی ہے۔ عامر بن سعد سے مروی ہے کہ سعد
جا رہے تھے۔ ایک شخص گزرا جو علی طلحہ
اور زبیر کو گالیاں دیتا تھا۔ سعد نے کہا تم
ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہو جن کو
اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت بڑا مرتبہ ملا
ہے۔ گالیاں بند کرو۔ ورنہ خدا سے
تمہاری شکایت کروں گا۔ اس نے کہا مجھے
ایسے ڈراتے ہو جیسے نبی ڈراتے ہیں۔
سعد نے کہا اے معبود! اس نے ان لوگوں کو
گالیاں دیں ہیں جن کی تیرے نزدیک عزت ہے۔
آج اس شخص کو عبرت کا مقام بنا بختیہ اونٹنی
آئی۔ لوگوں نے اس کو جگہ دے دی اور
اس شخص کو پکڑ لیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے سعد
کے پاس آئے اور کہا اے ابو اسحاق خدا نے
آپکی دعا قبول کر لی ہے۔ علی بن زید بن
جدعان نے کہا میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا
ہوا تھا۔ اس نے کہا اے ابو الحسن اپنے قائد کو حکم دو
جا کر اس شخص کے چہرے اور جسم کو دیکھ لے۔

والی جسدہ فالتفت فاذا وجهه وجه
زنجی وجسدہ ابیض قال انی اتیت
علی هذا وهو یسب طلحة والزبیر
وعلیا فنهیته فابی فقلت ان کنت
کاذبا یسود اللہ وجهك فخرج فی
وجهه قرحة فاسود وجهه اخرجه
ابن ابی الدنیا * وعن حوثرة بن
محمد البصری قال رأیت یزید بن هارون
الواسطی فی المنام بعد موته بأربع
لیال فقلت ما فعل اللہ بك قال
تقبل منی الحسنات وتجاوز عنی
السیئات واذهب عنی التبعات وما قلت
کان بعد ذلك قال وهل یکون من
الکریم الا الکرم غفر لی ذنوبی و
ادخلنی الجنة قلت بم نلت الذی
نلت قال بمجالس الذکر وقولی الحق
وصدقی فی الحدیث وطول قیامی فی
الصلاة وصبری علی الفقر قلت
منکر ونکیر حق فقال ای واللہ لقد
لا إله الا هو لقد اقعدانی وسألانی
فقالا لی من ربك وما دینك ومن

اس نے جا کر ملاحظہ کیا۔ اس کا چہرہ
حبشی کا طرح سیاہ ہو چکا تھا۔ میں اس
شخص کے قریب گیا وہ طلحہ، زبیر اور
علیؓ کو گالیاں دے رہا تھا۔ میں نے
اس کو منع کیا۔ اس نے میری بات ماننے
سے انکار کیا۔ میں نے کہا اگر تم جھوٹے
ہو تو اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ سیاہ کر دے گا
اس کے چہرہ پر سیاہ پھوڑا نکلا جس سے
اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔

موثرہ بن محمد بصری سے مروی ہے۔
میں نے یزید بن ہارون واسطی کو اس
کی موت کے چار راتیں گزرنے کے بعد
خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے
تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ کہا میری نیکیاں
قبول کر لی ہیں اور میرے گناہوں سے
درگزر کیا ہے میرا بوجھ کر دیا ہے۔
میں نے پوچھا پھر کیا ہوا۔ کہا کریم سے کرم
ہی صادر ہوتا ہے میرے گناہ بخش دیئے۔
مجھے جنت میں داخل کیا میں نے پوچھا ایسا
کیوں ہوا۔ کہا مجالس ذکر میں شمولیت حق بات کہنے،
سچی گفتگو کرنے، نماز شب میں طویل قیام اور
عرب میں صبر کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا میں
نے کہا منکر اور نکیر کا قبر میں آنا حق ہے کہا خدا
کی قسم جب منکر نکیر نے مجھے قبر میں بٹھا کر پوچھا

نبيك فجعلت انفض لحيتي البيضا من التراب فقلت مثلي يسأل أنا يزيد بن هارون الواسطي وكنت في دار الدنيا ستين سنة أعلم الناس قال احدهما صدق وهو يزيد بن هارون ثم نومة العروس فلا روعة عليك بعد اليوم قال أحدهما أكتبت عن حريز بن عثمان قلت نعم وكان ثقة في الحديث قال ثقة ولكن كان يبغض عليا أبغضه الله عزوجل أخرجه ابن الطباخ في أماليه

تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ میں اپنی سفید ڈاڑھی سے مٹی صاف کرتا تھا اور دل میں کہتا میں یزید بن ہارون واسطی ہوں قبر میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے۔ میں دنیا میں ساٹھ سال رہا ہوں میں تمام لوگوں سے بڑا عالم تھا منکر اور نکیر میں سے ایک نے کہا۔ دُلھن کی طرح سو جا۔ آج کے بعد کسی چیز سے خوف نہ کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ حریز بن عثمان سے روایت کرتا تھا۔ میں نے کہا ہاں وہ حدیث میں ثقہ تھے۔ کہا ثقہ تھے لیکن علیؑ سے بغض رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔

ذكر شفقته صلى الله عليه وسلم على ورعايته ودعائه له

"علیؑ سے رسول اللہ کی شفقت رعایت اور دُعا۔"

عن ابراهيم بن عبيد بن رفاعة بن رافع الانصاري عن أبيه عن جده قال أقبلنا من بدر فقدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذت الرفاق بعضها بعضا أفيكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقفوا حتى جاء

ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم بدر سے واپس آرہے تھے۔ راستے میں رسول اللہ صلعم گم ہو گئے۔ پس میں احباب نے اعلان کیا کیا تم میں رسول اللہ موجود ہیں۔ ٹھہر جاؤ۔ آنحضرت آجائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصعه
علی ابن أبی طالب فقالوا یا رسول
اللہ فقدناك قال ان أبا حسن وجد
مغصا فی بطنه فتخلفت علیه أخرجه
أبو عمر ★ وعن أم عطیه قالت
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
جیشا فیهم علی بن أبی طالب قالت
فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم وهو رافع یدیه یقول اللهم
لا تمتنی حتی ترینی علیا أخرجه الترمذی
وقال حسن غریب وعن علی قال
کنت اذا سألت النبی صلی اللہ
علیه وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی
أخرجه الترمذی وقال حسن غریب ★
وعنه قال کنت شاکیا فمر بی رسول
اللہ صلی علیه وسلم وأنا أقول اللهم
ان کان أجلی قد حضر فأرحنی وان
کان متأخرا فارفع عنی وان کان
بلاء صبرنی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم کیف قلت فأعدت علیه
فضربنی برجله وقال اللهم عافه

علی علیہ السلام آنحضرت کے ساتھ تھے
احباب کہنے لگے یا رسول اللہ آپ گم ہو
گئے تھے۔ فرمایا علیؑ کے پیٹ میں تکلیف
تھی۔ تو میں نے آپ کی تیمارداری کی تھی۔
ام عطیہ نے کہا رسول اللہ نے ایک
لشکر جنگ پر روانہ کیا۔ علی علیہ السلام لشکر
کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ کو میں نے
فرماتے ہوئے سنا۔ پالنے والے مجھے
اس وقت تک موت نہ دینا جب
تک علی کو نہ دیکھ لوں۔
حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جب
میں رسول اللہ سے سوال کرتا تھا تو
جواب دیتے میں خاموش ہو جاتا۔ تو
آپ باتیں شروع کر دیتے علی علیہ
السلام سے روایت ہے مجھے تکلیف
تھی میں کہہ رہا ہے پالنے والے اگر میری
موت قریب ہے۔ تو مجھے راحت دے۔
اگر ابھی دور ہے تو مجھے خیریت دے۔
اگر اس تکلیف میں میرا امتحان مقصود
ہے۔ تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول اللہ
میرے پاس سے گزرے فرمایا کیا کہہ رہے
تھے۔ میں نے دوبارہ کہا۔ آپ نے مجھے اپنے
پاؤں سے ٹھوکر لگائی معبود اسکو خیریت عطا فرما۔

أو اشفه شجة الشاك قال فما اشتكيت وجعي ذاك بعد أخرجه أبو حاتم ★ وعنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي إياك ودعوة المظلوم فإنها يسأل الله حقه وإن الله لا يمنع ذا حق حقه أخرجه الخلعي ★ وعن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث عليا ثم بعث رجلا خلفه وقال ادعه ولا ترعه من ورائه أخرجه الدارقطني

ذكر طروق النبي صلى الله عليه وسلم عليا ليلا ياهره بصلاة الليل

عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة ليلا فقال ألا تصلون فقلت يا رسول الله إنما أنفسنا بيد الله عز وجل فإذا شاء أن يبعثنا بعثنا فانصرف رسول صلى الله عليه وسلم حين قلت

یا فرمایا۔ اس کو شفا عطا فرما۔ پھر مجھے درد کی کبھی تکلیف نہ ہوئی۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ قیامت کے روز خدا تعالیٰ اس کے بارے میں پوچھے گا اللہ تعالیٰ حقدار کا حق نہیں روکتا۔ انس نے کہا۔ رسول اللہ نے علی کو کہیں بھیجا۔ ایک آدمی کو آپ کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا آپ کو حملہ لاؤ۔ آپ کو پیچھے سے ڈرانا نہیں۔

رسول اللہ کا ایک رات علی کے پاس آنا اور آپ کو نماز شب کا حکم دینا۔

علی علیہ السلام نے کہا۔ ایک رات رسول اللہ آپ کے اور حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے فرمایا۔ نماز کیوں نہیں پڑھتے عرض کیا ہماری جان اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے جب وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم اٹھیں ہم اٹھتے ہیں جب میں نے یہ بات کہی تو رسول اللہ واپس تشریف لے گئے

ذلك فسمعته وهو مد بريضرب
فخذه ويقول وكان الانسان اكثر
شيء جدلا اخرجه مسلم والترمذي
والنسائي ★ وفي رواية انه قال
قوما فصليا ثم رجع الى منزله فلما
مضى هوى من الليل رجع فلم
يسمع لنا حسا فقال قوما فصليا
فقمت وانا اعرك عينى فقلت ما نصلى
الا ما كتب لنا الحديث اخرجه
ابو القاسم في الموافقات

ذكر كسوة النبي صلى الله عليه وسلم عليا ثوب حرير

عن علي عليه السلام قال
كساني رسول الله صلى الله عليه
وسلم حلة سيراء فخرجت بها فرأيت
الغضب في وجهه فشققتها بين
نسائي اخرجاه ★ وفي افراد مسلم
عنه ان اكيدر دومة اهدى الى
النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير
فاعطاه عليا وقال شققه خمرا بين

آپ واپس جا رہے تھے۔ ران پر
ہاتھ مارتے تھے۔ فرماتے تھے۔ انسان
بڑا جھگڑالو ہے۔ ایک روایت میں
ہے کہ آپ نے دونوں سے فرمایا۔
اٹھو اور نماز پڑھو۔ پھر اپنے گھر
تشریف لے گئے۔ جب رات کا کچھ
حصہ گزرا تو آپ پھر تشریف لائے۔
ہم نے آپ کے آنے کی آہٹ تک نہ سنی۔
فرمایا۔ اٹھو اور نماز پڑھو۔ میں
اٹھا لیکن میری آنکھ میں تکلیف تھی
عرض کیا جو نماز ہمارے مقدر میں لکھی ہے۔
ہم وہی پڑھیں گے۔

نبی کریم کا علی کو ریشمی لباس پہنانا

علی علیہ السلام نے کہا مجھے آنحضرت
نے ریشمی لباس پہنایا میں اس کر باہر نکلا
میں نے رسول اللہ کے چہرے پر آثار ناراضگی
ملاحظہ کیے۔ (خود پہنانے کے بعد ناراض
ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی) میں نے
اس کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ آپ نے
کمار دومہ کے اکیدر نے رسول اللہ کے پاس ریشم
کا کپڑا ہدیہ کے طور پر بھیجا۔ آپ نے دوپٹے
بنا کر فاطمہ نامی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

الفواطم ★ وعنه قال اهدى لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة سيرة
بحريلما سداها وامالحمتها فبعث
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بها الی
فقلت یارسول اللہ ما اصنع بها
قال لا ارضی لك شیأ و اکرہ لنفسی
اجعلها خمرا بین الفواطم فشققت
منها اربعة اخرة خمارا لفاطمة بنت
اسد ام علی وخمارا لفاطمة بنت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وخمارا لفاطمة
بنت حمزة وذکر فاطمة اخری
نسیتها اخرجه ابن الضحاك

ذکر تعمیمه ایاه صلی اللہ علیه وسلم بیده

عن عبد الاعلی بن عدی
البهروانی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم دعا علیا یوم
غدیر خم فعممه وارخی
عذبة العمامة من خلفه

علی علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ کو
ریشم سے بنا ہوا جوڑا کسی شخص نے
بطور ہدیہ دیا۔ اس کو آنحضرت
نے میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو
کس کام میں لاؤں فرمایا جو چیز
میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ وہ
تمہارے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔
فواطم میں دوپٹے بنا کر تقسیم کردو۔
میں نے اس کے چار دوپٹے بنائے
ایک فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ کو ایک
فاطمہ بنت محمدؐ کو ایک فاطمہ بنت
حمزہ کو ایک اور فاطمہ کو دیا جس کا نام میں بھول گیا۔
ہوں دیا۔

رسول اللہ کا اپنے ہاتھ سے علی کو عمامہ باندھنا۔

عبد اللہ علی بن عدی بہروانی نے
کہا۔ رسول اللہ نے غدیر خم کے روز علی
علیہ السلام کو بلا کر عمامہ باندھا۔
اور اس کا شملہ آپ کی پشت کی طرف
کر دیا۔

ذکر الزجر عن الغلو فیه

عن علی السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیک مثل عیسی علیہ السلام ابغضته یهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها ثم قال یهلک فی رجلان محب مفرط بما لیس فی مبغض یحمله شنآنی علی ان یبهتنی اخرجه احمد فی المسند وعنه قال لیحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی اخرجه احمد فی المناقب

(شرح) بهتوه ای کذبوا علیه من البهت الکذب وقول الباطل۔ والشنآن مهموز بالتحریک بالفتح والاسکان وبغیر همز کما بالفتح البغض تقول منه شنئته شنأ بالفتح الشین

علی کے بارے میں غلو کرنے سے روکنا

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا تمہاری مثال عیسےٰ علیہ السلام کی طرح ہے عیسےٰ سے یہودیوں نے بغض رکھا آپ کی ماں پر بہتان باندھا نصاریٰ نے آپ سے محبت کی۔ آپ کو اس مقام پر لے گئے جس کے آپ اہل نہیں تھے پھر فرمایا میرے بارے میں دو آدمی گمراہ ہوں گے ایک شخص جو مجھ سے زیادہ محبت کرے گا میرے متعلق وہ بات کہے گا جو مجھ میں موجود نہیں ہوگی۔ دوسرا مجھ سے بغض رکھنے والا اس کو میری دشمنی مجھ پر بہتان باندھنے کے درجہ پر لے جائے گی۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا مجھے لوگ دوست رکھیں گے۔ میری دوستی ان کو دوزخ میں لے جائیگی اور ایک قوم مجھ سے بغض رکھے گی۔ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے وہ بھی دوزخ میں جائے گی۔

وكسرها وضعها ومشنا وشنآنا
بالتحريك والاسكان كما تقدم
قاله الجوهري ★ وعن السدي
قال قال علي اللهم العن كل
مبغض لنا وكل محب لنا غال
أخرجه أحمد في المناقب

سدی نے کہا کہ علی علیہ السلام نے
کہا اے معبود جو شخص ہم لوگوں سے
سے بغض رکھے۔ اس پر اور ہر اس شخص
پر جو ہمیں ہماری حد سے زیادہ دوست
رکھے لعنت فرما۔

ذكر احراق علي قوما اتخذوه الهاوون الله عز وجل

علیؑ کا ایک قوم کو جلانا

عن عبيد بن شريك العامري
عن أبيه قال أتى علي بن أبي طالب
فقيل ان ههنا قوما على باب
المسجد يزعمون انك ربهم
فدعاهم فقال لهم ويلكم ما تقولون
قالوا أنت ربنا وخالقنا ورازقنا
فقال ويلكم انما أنا عبد مثلكم آ
كل الطعام كما تأكلون وأشرب
مما تشربون ان أطعته أثابني ان
شاء وان عصيته خشيت أن يعذبني
فاتقوا الله وارجعوا قالوا فطردهم

عبید بن شریک عامری نے اپنے
دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ علی علیہ
السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض
کیا کہ مسجد کے دروازے پر کچھ لوگ
موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ ان کے
رب ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور
فرمایا۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو میرے بارے
کیا کہتے ہو۔ کہنے لگے آپ ہمارے رب خالق اور
رازق ہیں فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو میں
تمہاری طرح ایک بندہ ہوں میں اس طرح کھاتا
ہوں جس طرح تم کھاتے ہو اور اس طرح پیتا ہوں
جس طرح تم پیتے ہو اگر میں خدا کی اطاعت کروں گا
اگر وہ چاہے گا تو مجھے ثواب دے گا اگر میں اس
کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ مجھے عذاب دیگا۔ خدا سے توبہ کرو اور ڈرو انہوں نے [illegible]

فلما كان من الغد غدوا عليه فجاء
فنبر فقال والله رجعوا يقولون
ذاك الكلام فقال ادخلهم علي
فقالوا له مثل ما قالوا وقال لهم
مثل ما قال الا أنه قال انكم ضالون
مفترون فأبوا فلما ان كان اليوم
الثالث أتوه فقالوا له مثل ذلك
القول فقال والله لئن قلتم لأ
قتلنكم بأخبث قتلة فأبوا الا ان
يثبوا على توهم فخذهم أخدودا
بين باب المسجد والقصر وأوقد
فيه نارا وقال اني طارحكم فيها
أو ترجعون فأبوا فقذف بهم فيها
خرجه المخلص الذهبي وتزيدهم
محمول على الاستتابة وأحرافهم
مع النهي عنه محمول على رجاء
رجوعهم أو رجوع بعضهم

آپ نے ان کو بھگا دیا۔ دوسرے روز
پھر صبح کو آ گئے قبر حضرت کی خدمت
میں آیا عرض کیا وہ لوگ پھر آ گئے ہیں۔
خدا کی قسم پھر وہی بات کی جو پہلے روز کی تھی۔
آپ نے وہی پہلے والی بات فرمائی
صرف اور اتنا کہا تم گمراہ ہو اور بھٹکے
ہوئے ہو۔ انہوں نے آپ کی نصیحت
نہ مانی تیسرے روز پھر آ گئے وہی رٹ
لگائی فرمایا اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے تو
میں تمہیں بری طرح قتل کر دوں گا وہ
اپنی بات پر اڑے رہے حضرت نے
ان کے لئے مسجد کے دروازے
اور قصر کے درمیان خندقیں کھود ڈالیں۔
اور اس میں آگ جلوائی۔ فرمایا تو یہ
کرو ورنہ میں تمہیں آگ میں پھینک دوں گا۔
اپنی ضد پر قائم رہے۔ حضرت نے
انہیں آگ میں جھونک دیا۔

ذكر شبهه بخسته من الانبياء عليهم السلام في مناقبهم

"فضائل میں پانچ انبیاء کی مانند ہونا"

عن أبي الحمراء قال قال

ابو الحمراء نے کہا۔ کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی
نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ
والی یحیی بن ذکریا فی زہدہ والی
موسی بن عمران فی بطشہ فلینظر
الی علی بن ابی طالب اخرجہ القزوینی
الحاکمی ★ وعن ابن عباس رضی اللہ
عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من اراد ان ینظر الی ابراھیم
فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی
یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی
بن ابی طالب خرجہ الملا فی سیرتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو شخص آدمؑ کا علم، نوحؑ کا فہم، ابراہیمؑ
کا حلم، یحیی بن ذکریا کا زہد اور موسیٰ
بن اور موسیٰ بن عمران کا بطش دیکھنا
چاہئے۔ اس کو علی بن ابی طالب کی طرف
دیکھنا چاہیئے۔ (صرف اکیلے علی میں یہ
تمام صفات موجود ہیں) ابن عباسؓ
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ابراہیم کا حلم، نوح کا
حکم اور یوسف کا جمال دیکھنا چاہے۔
اس کو علی کی طرف دیکھنا چاہیئے۔

ذکر رویۃ جبریل وکلام جبریل لہ علیہما السلام

آپ کا جبرئیل کو دیکھنا اور اس سے کلام کرنا۔

عن علی قال دخلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو نائم
فاذا رأسہ فی حجر رجل احسن
ما رایت من الخلق والنبی صلی
اللہ علیہ وسلم نائم فلما دخلت
علیہ قال ادن الی ابن عمک فانت

علی علیہ السلام سے روایت ہے
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سو رہے تھے۔
آپ کا سر ایک شخص کی گود میں تھا ایسا
خوبصورت شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا
تھا۔ رسول اللہ سوئے ہوئے تھے جب میں
اس کے قریب گیا تو اس نے کہا اپنے ابن عم کے

أحق به مني فدنوت منهما فقام الرجل وجلست مكانه فقال النبي صلى الله عليه وسلم فهل تدري من الرجل قلت لا بأبي وأمي قال النبي صلى الله عليه وسلم ذاك جبريل كان يحدثني حتى خفت عني و جعي ونمت ورأسي في حجره أخرجه أبو عمر محمد اللغوي ✦ وعن ابن عباس رضي الله عنهما وقد ذكر عنده علي قال ألكم لتذكرون رجلا كان يسمع وطه جبريل فوق بيته أخرجه أحمد في المناقب

قریب ہو جاؤ۔ تم مجھ سے زیادہ اس بات کے حق دار ہو میں دونوں کے قریب ہو گیا۔ میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ آنحضرت نے فرمایا جانتے ہو یہ شخص کون تھا۔ عرض کیا میرے ماں باپ قربان میں نہیں جانتا فرمایا یہ جبرائیل تھے۔ مجھ سے باتیں کر رہے تھے۔ میرا سر آپ کی گود میں تھا۔ حتیٰ کہ میرے سر کا درد ختم ہو گیا۔ ابن عباس نے کہا۔ کہ میرے پاس علی کا ذکر ہوا۔ میں نے کہا تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو۔ جس کے گھر کی چھت پر جبرائیل ہوتے تھے اور آپ سورۃ طٰہٰ سنتے تھے۔

ذكر ان النظر اليه عبادة

علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے

عن عائشة رضي الله عنها قالت رأيت أبا بكر يكثر النظر الى وجه علي فقلت يا أية رأيتك تكثر النظر الى وجه علي فقال يا بنية سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النظر الى وجه علي عبادة أخرجه ابن السمان في

عائشہ نے کہا کہ میں نے ابوبکر کو علیؓ کے چہرے کی طرف زیادہ نظر کرتے ہوئے دیکھا عرض کیا ابا جان آپ علی کے چہرے کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں۔ فرمایا۔ بیٹی اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

الموافقة ★ وعنها قالت كان اذا دخل علينا علي و أبي عندنا لا يمل النظر اليه فقلت له أبة انك لتديمن النظر الى علي فقال يا بنية سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النظر الى علي عبادة أخرجه الخجندي ★ وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النظر الى وجه علي عبادة أخرجه أبو الحسن الحربي ★ وعن عمرو بن العاص مثله أخرجه الازهري ★ وعن معاذة الغفارية قالت كان لي أنس بالنبي صلى الله عليه وسلم أخرج معه في الاسفار وأقوم على المرضى وأداوي الجرحى فدخلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت عائشة وعلي خارج من عنده فسمعته يقول يا عائشة ان هذا أحب الرجال الي وأكرمهم علي فأعرفي له حقه وأكرمي مثواه

عائشہ نے کہا۔ جب میرے باپ آتے اور علی گھر میں ہوتے تو آپ برابر علی کے چہرے کو دیکھتے رہتے تھے۔ عرض کیا بابا جان اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ آپ علی کی طرف ہیں فرمایا۔ میری بیٹی اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ معاذہ غفاریہ نے کہا۔ کہ مجھے رسول اللہ صلعم سے خاص انس تھا۔ میں سفر میں آپ کے ساتھ ہوتی تھی۔ مریضوں کی خدمت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی۔ عائشہ کے گھر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ علی علیہ السلام جب وہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ تو رسول اللہ صلعم سے فرمانے لگے۔ مجھے سب آدمیوں سے یہ شخص زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نزدیک زیادہ مکرم ہیں۔ آپ کا مرتبہ جانو اور آپ کی عزت کیا کرو۔

فلما ان جری بینها بین علی بالبصرة
ماجری رجعت عائشة الی المدینة
فدخلت علیها فقلت لها یا ام
المؤمنین کیف قلبك الیوم بعد
ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لك فیہ ماقال
قالت یامعاذة کیف یکون قلبی
لرجل کان اذا دخل علی وأبی
عندنا لایمل من النظر الیہ فقلت
لہ یا أبة انك لتدیمین النظر الی
علی فقال یا بنیة سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
النظر الی وجہ علی عبادة أخرجہ
الخجندی ★ وعن جابر رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی عد
عمران بن الحصین فانہ مریض
فأتاہ وعندہ معاذ وابوھریرة
فأقبل عمران یمد النظر الی علی
فقال لہ معاذ لم تمد النظر الیہ
فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

جنگ جمل میں عائشہ اور علی
کے درمیان جو بات ہوئی۔ اس کے بعد جب
عائشہ مدینہ میں آئیں تو میں اس کے
پاس گئی۔ کہا۔ آج آپ کے دل کا کیا حال
ہے حالانکہ آپ علیؑ کے بارے میں رسول
اللہ کا پیغام سن چکی تھیں مجھ سے
کہنے لگیں میرے دل میں ایسے شخص کے بارے
میں کیا ہونا چاہیئے جب علیؑ ہمارے
پاس آتے۔ میرے والد میرے گھر میں ہوتے
تو آپ لگاتار علیؑ کی طرف دیکھتے رہتے
ہیں۔ فرمایا میری بیٹی اس کی وجہ یہ ہے۔
کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا علیؑ
کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا
عمران بن حصین کی عیادت کرو۔ جو مریض
تھے۔ علی علیہ السلام تشریف اس کے پاس
پہلے سے معاذ اور ابوھریرہ بیٹھے ہوئے تھے
عمران نے علیؑ کی طرف گہری نگاہ سے
دیکھنا شروع کیا۔ معاذ نے اس سے
کہا۔ کہ کیوں گہری نظر سے علیؑ کی طرف
دیکھ رہے ہیں۔ کہا میں نے رسول اللہ کو
فرماتے ہوئے سنا۔ علیؑ کی

علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ قال معاذ وانا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو ھریرۃ وانا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ ابن ابی الفرات ★ وعن ابن لعلی بن ابی طالب انہ قیل لہ وقد اداما النظر الی وجہ علی مالک تدیم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ اخرجہ ابو الخیر الحاکمی

طرف دیکھنا عبادت ہے معاذ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ابو ھریرہ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا تھا۔

علی بن ابی طالب کے ایک فرزند نے کہا۔ کہ مجھ سے کسی شخص نے پوچھا۔ تم علی کی طرف بار بار کیوں دیکھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

ذکر اشتیاق اھل السماء والانبیاء الذین فی السماء الیہ

آسمان پر رہنے والے انبیاءؑ اور اہل آسمان علیؑ کو دیکھنے کے مشتاق ہیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما مررت بسماء الا واھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب ما فی الجنۃ نبی الا وھو یشتاق الی علی بن ابی طالب اخرجہ الملا فی سیرتہ

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ معراج کی رات جس آسمان سے میرا گزر ہوا۔ وہ علی کی زیارت کے مشتاق تھے۔ جنت میں جو بھی رہتا تھا۔ وہ علیؑ کی زیارت کا مشتاق تھا۔

ذكرانه من خير البشر،

عن عقبة بن سعد العوفي قال دخلنا على جابر بن عبد الله وقد سقط حاجباه على عينيه فسألناه عن علي قال فرفع حاجبه بيده فقال ذاك من خير البشر أخرجه أحمد في المناقب.

"علیؑ خیر البشر ہیں"

عقبہ بن سعد عوفی نے کہا کہ میں جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے ابرو آپ کی دونوں آنکھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے علیؑ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے اپنی ابروں کو اٹھاتے ہوئے فرمایا۔ آپ بہترین انسان ہیں۔

ذكر مباهاة الله عز وجل به حملة العرش

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صف المهاجرين والانصار صفين ثم أخذ بيد علي والعباس فمر بين الصفين فضحك صلى الله عليه وسلم فقال له رجل من الميش ضحكت يا رسول الله فداك أبي وأمي قال هبط علي جبريل عليه السلام بأن الله يباهي بالمهاجرين والانصار أهل

"اللہ تعالیٰ کا حاملان عرش سے علیؑ کے ذریعہ فخر کرنا"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مہاجر انصار کی صفیں بنائیں۔ علیؑ اور عباس کے ہاتھ کو پکڑ کر صفوں کے درمیان چلنے لگے۔ رسول اللہؐ ہنسے اور ایک شخص نے آپ کے ہنسنے کا سبب پوچھا۔ فرمایا کہ جبریل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مہاجر اور انصار کے ذریعے ایمان والوں سے فخر کرتا ہے۔

السموات العلا وباهى بى وبك
يا على وبك يا عباس حملة العرش
أخرجه أبو القاسم في فضائل
العباس۔

اے علی میری اور تیری اے
عباس تیری وجہ سے حاملان
عرش سے فخر کرتا ہے۔

ذکر اخبار المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بأنہ مغفور لہ

ان اخبار کا ذکر کہ آپ مغفور ہیں۔

عن علی علیہ السلام قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا
أعلمك كلمات اذا قلتهن غفر الله
لك مع انك مغفور لك لا إله
الا الله الحليم الكريم لا اله الا
الله العلى العظيم لا اله الا الله
رب السموات السبع ورب العرش
العظيم والحمد لله رب العالمين
أخرجه أحمد والنسائى وأبو حاتم
وأخرجه ابن الضحاك وزاد بعد
الحمد لله رب العالمين ★ اللهم
اغفر لى اللهم ارحمنى اللهم اعف
عنى انك غفور رحيم أو عفو
غفور وقال ان رسول الله صلى الله

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
میں تجھے وہ کلمات کیوں نہ تعلیم کروں
اگر ان کو پڑھو گے تو بخش دئے جاؤ گے۔
حالانکہ آپ بخشے ہوئے ہیں۔ وہ کلمات
یہ ہیں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم
لا الہ الا اللہ العلی العظیم ہ لا الہ
الا اللہ رب السموات السبع ورب العرش
العظیم والحمد للہ رب العالمین
ابن ضحاک نے رب العالمین کے بعد یہ
الفاظ زیادہ لکھے ہیں۔ اے معبود بخش
دے مجھ پر رحم فرما اے معبود مجھے معاف
فرما بے شک تو بخشنے والا اور رحم کرنے
والا ہے۔ یا درگزر کرنے والا
اور بخشنے والا ہے۔

علیہ وسلم علمنی ھؤلاء الکلمات

ذکر علمہ وفقھہ

وقد تقدم فی ذکر اعلمیتہ مطلقا و اعلمیتہ بالسنۃ و انہ باب دار العلم وان احدا من الصحابۃ لم یکن یقول سلونی غیرہ ولحالۃ جمع من الصحابۃ علیہ تقدم معظم احادیث ھذا الذکر وعن علی علیہ السلام قال قلت یا رسول اللہ اوصنی قال قل ربی اللہ ثم استقم فقلت ربی اللہ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب قال لیھنک العلم ابا الحسن لقد شربت العلم شربا اخرجہ ابن البختری والرازی وزاد ونھلتہ نھلا و معنی نھلۃ ھنا شربتہ وکررلا ختلاف اللفظ ومخوذلک قول الشاعر

الطاعن الطعنۃ یوم الوغی
ینھل منھا الاسل الناھل

فرمایا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کلمات کی تعلیم دی۔

آپ کے علم اور فقہ کا ذکر

آپ کی علمیت مطلق اور علمیت بالسنہ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

آپ علم کے گھر کا دروازہ ہیں صحابہ میں سے کسی شخص نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ تمام صحابہ مشکل مسائل کے حل کی خاطر آپ سے رجوع کرتے تھے۔ اس بات کی بڑی بڑی احادیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا یہ کہو کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس بات پر ثابت قدم رہو۔ میں نے کہا۔ میرا رب اللہ ہے۔ میری توفیق نہیں ہے۔ مگر اللہ کے ساتھ اس پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا اے ابوالحسن تجھے علم مبارک ہو۔ آپ نے علم کو پوری طرح حاصل کیا ہے

قال أبو عبيد الناهل هنا بمعنى الشارب
واذا جاز في اسم الفاعل جاز في
الفعل وكان قياسه ان يقول
نهلت منه نهلا لانه انما يتعدى
بحرف الجر أي روايت منه ريا
ويجوز أن يكون الناهل في البيت
بمعنى العطشان وهو من الاضداد
يطلق على الريان والعطشان
وهو أنسب لانه أكثر شربا ويكون
ينهل منه أي يشرب * وعن أبي
الزهراء عن عبد الله قال علماء
الارض ثلاثة عالم بالشام وعالم
بالحجاز وعالم بالعراق فأما عالم
الشام فهو أبو الدرداء وأما عالم
اهل الحجاز فهو علي بن أبي طالب
وأما عالم العراق فأخ لكم وعالم
اهل الشام وعالم العراق يحتاجان
الى عالم اهل الحجاز وعالم أهل
الحجاز لا يحتاج اليهما أخرجه
الحضرمي ويزيد والله أعلم بالعالم
هنا الاعلم ويكون أعلم من كان في

ابو ھرائے کہا۔ کہ عبداللہ نے کہا۔ زمین
پر عالم صرف تین ہیں۔ ایک عالم شام میں
ایک عراق میں ایک مدینہ میں موجود
ہے۔ شام کا عالم ابو داؤد ہیں۔
مدینہ کے عالم علی ابن ابی طالب ہیں
عراق کا عالم تمہارا بھائی ہے۔
شام اور عراق کے عالم دونوں کے
دونوں عالم مدینہ کے محتاج ہیں۔
مدینہ کا عالم ان کا محتاج
نہیں ہے۔ حضرمی نے کہا خدا کی
قسم عالم سے مراد اعلم ہیں بہت
بڑے عالم مراد ہیں۔ جو تینوں
مقامات پر سب سے زیادہ علم
والے ہوں۔ عبداللہ کی مراد یہی
ہے۔ وہ علی علیہ السلام ہیں جب
یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ مدینہ
کا عالم شام اور عراق
کے عالم سے بڑا ہے۔
وہ حضرت علی کی ذات ہے
اس سے واضح ہوا۔ کہ
آپ اعلم تھے۔ سب سے
بڑے عالم۔

كل موضع ذلك المذكور وان جاز
ان يكون بالحجاز من هو أعلم من
عالمي الشام والعراق دون علي والله
أعلم ★ وعن عبد الله بن عياش
الزرقي وقد قيل له أخبرنا عن هذا
الرجل علي بن أبي طالب فقال ان لنا
أخطارا واحسابا ونحن نكره أن
نقول فيه ما يقول بنو عمنا قال كان
علي رجلا تلعابة يعني مزاحا وكان
اذا فزع فزع على ضرس من حديد
قال قلت وما ضرس من حديد قال
قراءة القرآن وفقه في الدين وشجاعة
وسماحة أخرجه أحمد في المناقب ★
وعن سعيد ابن عمر بن سعيد بن
العاص قال قلت لعبد الله بن عياش
بن أبي ربيعة الا تخبرني عن أبي بكر
وعلي رضي الله عنهما فان أبا بكر كان
له السن والسابقة مع النبي صلى الله
عليه وسلم ثم ان الناس صاغية
الى علي فقال أي ابن أخي كان له
والله ما شاء من ضرس قاطع السطعة

عبداللہ بن عیاش زرقی سے
روایت ہے۔ آپ سے کسی نے
پوچھا۔ کہ علی ابن ابی طالب کے بارے
میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ کہا ہم لوگ
عالی نسب اور بڑے شرف
کے مالک ہیں۔
میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ
کے بارے میں کچھ کہوں جس طرح
ہمارے بنو عم نے کہا ہے۔ آپ مزاح
والے شخص تھے جب آپ بیان
فرماتے تو لوہے کی ڈاڑھ سے بیان
فرماتے میں نے پوچھا لوہے کی ڈاڑھ
کا کیا مطلب ہے۔ کہا اس سے مراد قرآن
مجید کی تلاوت دین میں آپ کی
سمجھ بوجھ آپ کی بہادری اور سخاوت
مراد ہے۔ سعید بن عمر بن عا بن
عاص کا بیان ہے۔ کہ میں نے
عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے
پوچھا کہ آپ ہمیں ابوبکر اور علیؓ
کی منزلت کے بارے میں کیوں
آگاہ نہیں کرتے کہا ابوبکر عمر رسیدہ
کے علاوہ رسول اللہ پر ایمان لائے پھر لوگ
علیؓ کے ساتھ ہو گئے میرے بھتیجا نے کہا۔

في النسب وقرابته من رسول الله
صلى الله عليه وسلم ومصاهرته
والسابقة في الاسلام والعلم
بالقرآن والفقه والسنة والنجدة
في الحرب والجود في المعاون
كان له والله ما يشاء من فرس
قاطع أخرجه المخلص الذهبي وعن
محمد بن كعب القرظي قال كان ممن
جمع القرآن على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو حي عثمان و
علي بن أبي طالب وعبد الله بن مسعود
من المهاجرين وسالم مولى أبي حذيفة
مولى لهم أخرجه أبو عمر * وعن محمد
بن قيس قال دخل ناس من اليهود
على علي بن أبي طالب فقال له صبرتم
بعد نبيكم الا خمسا وعشرين سنة
حتى قتل بعضكم بعضا قال فقال علي
قد كان صبر وخير قد كان صبر وخير
ولكنكم ما جفت أقدامكم من البحر
حتى قلتم يا موسى اجعل لنا إلها كما
لهم آلهة أخرجه أحمد في المناقب *

آپ کا نسب بلند ہے۔ آپ رسول
اللہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آنحضرت
کے داماد ہیں۔ آپ سب سے پہلے اسلام
لائے ہیں۔ آپ قرآن، فقہ اور
سنت رسول کے عالم ہیں جنگ
میں بہادری کے کارنامے انجام دینے
والے ہیں غربا کی مدد کرنے میں سخی ہیں
محمد بن کعب قرضی نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زندگی میں جن مہاجرین نے
قرآن جمع کیا۔ وہ عثمان، علی،
اور عبداللہ بن مسعود ہیں۔ اور
ابوحذیفہ کا غلام سالم (تنزیل الہی
کے مطابق قرآن صرف حضرت علی
نے جمع کیا تھا۔ محمد بن قیس نے کہا۔
کہ کچھ یہودی علی علیہ السلام کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ
نے صرف پچیس سال صبر کیا پھر ایک دوسرے کو
قتل کیا فرمایا ہر صبر بھلائی پر مبنی تھا۔
مگر تم لوگوں کے سمندر کے نکلنے کے بعد
ابھی قدم خشک ہوئے تھے تو موسیٰ
سے کہنے لگے۔ کہ جس طرح ان لوگوں
کے خدا ہیں۔ ہمارے بھی بنا دیجئے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما انتفعت بکلام بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا شیٔ کتب به الی علی بن ابی طالب فانه کتب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ★ اما بعد یا اخی فانک تسر بما یصل الیک مما لم یکن یفوتک ویسوءک مما لم تدرکه فما ملئ یا اخی من الدنیا فلا تکن به فرحا وما فاتک فلا تکن علیه حزنا ولیکن عملک لما بعد الموت والسلام آخرجه المخلص۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے بعد اگر کسی کے کلام سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ وہ ابن ابی طالب کا ایک خط ہے جو آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم "میرے بھائی جو چیز آپ کو مل جائیگی۔ اس سے تم خوش ہو جاؤ گے اور جو چیز نہیں ملے گی اس سے مجھے تکلیف ہو گی۔ اے بھائی اگر دنیا میں تجھے کوئی چیز مل جائے تو اس سے خوش نہ ہو جا۔ اگر کوئی چیز فوت ہو جائے تو اس سے غمگین نہ ہو جا تمہارا عمل مرنے کے بعد کے لئے ہونا چاہیئے

ذکر کرامات

آپ کے کرامات

عن الاصبغ قال اتینا مع علی فمررنا بموضع قبر الحسین فقال علی ههنا مناخ رکابهم وههنا موضع رحالهم وههنا مهراق دمائهم فتیة من آل محمد صلی اللہ علیه وسلم یقتلون بهذه العرصة تبکی علیهم السماء والارض ★ وعن جعفر بن محمد عن ابیه قال عرض لعلی رجلان فی خصومة

اصبغ سے مروی ہے۔ ہم لوگ علی علیہ السلام کے ساتھ اس مقام پر پہنچے جہاں اسوقت حسین علیہ السلام کی قبر ہے آپ نے فرمایا۔ یہاں ان لوگوں کی سواریاں ٹھہریں گی اور اس جگہ ان کے کجاوے اتریں گے۔ اس جگہ ان لوگوں کا خون بہایا جائیگا۔ ان میں آل محمد کے نوجوان شہید ہونگے۔ جن پر آسمان اور زمین آنسو بہائیں گے۔

فجلس فی اصل جدار فقال رجل یا امیر المؤمنین الجدار تقع فقال له علی امض کفی باللہ حارسا فقضی بین الرجلین وقام فسقط الجدار ★ وعن الحارث قال کنت مع علی بن ابی طالب بصفین فرأیت بعیرا من ابل الشام جاء وعلیه راکبة ثقیلة فانفی ما علیه وجعل یتخلل الصفوف حتی انتهی الی علی فوضع مشفره ما بین رأس علی ومنکبه وجعل یحک کهامجرانه فقال علی انها واللہ لعلامة بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فجد الناس فی ذلک الیوم واشتد قتالهم ★ وعن علی بن زاذان ان علیا حدث حدیثا فکذب به رجل فقال علی ادعوا علیک ان کنت صادقا قال نعم فدعا علیه فلم ینصرف حتی ذهب بصره ★ وعن ابی ذر رضی اللہ عنه قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ادعو علیا فاتیت بیته فادیته فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ

حضرت دیوار کے پاس بیٹھ گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین دیوار آپ پر گر جائے گی۔ فرمایا۔ تم اپنا راستہ لو۔ خدا میرا نگہبان ہے۔ آپ نے دونوں آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا۔ آپ فیصلہ کرکے اٹھے اور دیوار گر پڑی۔ حارث نے کہا میں صفین میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھا میں نے ایک شامی اونٹ کو دیکھا۔ جو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس پر ایک شخص سوار تھا۔ اس پر بھاری بوجھ تھا۔ اس نے اس کو پھینک دیا۔ صفوف طے کرتا ہوا حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اب آپ کے سر اور شانے میں رکھ کر ان کو حرکت دینے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ میرے اور رسول کے درمیان ایک علامت ہے۔ اس روز لوگوں نے لڑائی تیز کر دی تھی۔ علی بن زاذان نے کہا کہ علی علیہ السلام نے ایک بات بیان کی ایک شخص نے آپ کی بات کو جھٹلا دیا فرمایا اگر میں چاہوں تو تیرے خلاف بد دعا کروں۔ کہا ہاں

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیہ
ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت أنادیہ
فسمعت صوت رحی تطحن فشارفت
فاذا الرحی تطحن ولیس معہا أحد
فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدعوک فجاء ثم لم أزل أنظر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وینظر الی
ثم قال یا أبا ذر ما شأنک فقلت یا رسول
اللہ عجیب من العجب رأیت رحی
تطحن فی بیت علی ولیس معہا أحد
یرحی فقال یا أبا ذر ان للہ ملائکۃ سیاحین
فی الارض وقد وکلوا بحونۃ آل محمد
صلی اللہ علیہ وسلم أخرجہن الملاء
فی سیرتہ وأخرج أحمد فی المناقب حدیث
علی بن زاذان خاصۃ ★ وعن فضالۃ
بن أبی فضالۃ قال خرجت مع أبی الی
ینبع عائدا لعلی وکان مریضا فقال لہ
أبی ما یسکنک بمثل ھذا المنزل لو
ھلکت لم یلک الا الاعراب اعراب
جھینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ
نے فرمایا کہ جاکر علی کو بلا لو۔ میں آپ کے گھر آیا
اور آپ کو بلایا اور مجھے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔
میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
حالات سے آگاہ کیا فرمایا پھر جاؤ۔ آپ گھر
میں موجود ہیں میں نے پھر آکر آپ کو آواز
دی مجھے چکی چلنے کی آواز سنائی دی۔ اندر
جاکر دیکھا چکی چل رہی تھی لیکن چکی کوئی
نہیں چلا رہا تھا میں نے پھر آپ کو آواز
آپ خوش ہو کر باہر تشریف لائے۔ عرض کیا
آپ کو رسول اللہ بلا رہے ہیں۔ آپ آنحضرت
کے پاس حاضر ہوئے میں رسول اللہ کی طرف دیکھ
رہا تھا اور آپ میری طرف دیکھ رہے تھے۔
آنحضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا
یا رسول اللہ عجیب حیرانی کی بات ہے گھر
میں چکی بغیر چلانے والے کے چل رہی تھی
فرمایا اللہ تعالیٰ کے سیر کرنے والے فرشتے موجود
ہیں جن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ آل محمد کا
کام میں ہاتھ بٹائیں۔
فضالہ بن ابوفضالہ سے روایت ہے میں اپنے
باپ کے ساتھ ینبع کے مقام پر حضرت علی کی عیادت
کو گیا۔ میرے باپ نے عرض کیا آپ اس جگہ کیوں
قیام فرمائیں اگر آپ فوت ہو جائیں تو آپ کی
تجہیز و تکفین جھینہ کے اعراب کریں گے۔ آپ مدینہ تشریف لے چلیں۔

أصابك بها قد رويت اصابك وصلوا عليك وكان أبو فضالة من أهل بدر فقال له علي إني لست بميت من وجعي هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الي ان لا أموت حتى أضرب فتخضب هذه يعني لحيته من هذه يعني هامته فقتل أبو فضالة معه بصفين أخرجه ابن الضحاك

آپ مدینہ میں تشریف لے چلیں، اگر آپ کو وہاں آپ کو موت آگئی تو آپ کے اصحاب تجہیز و تکفین کے امور بجا لائیں گے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے ابو فضالہ وہ صحابی ہے جو جنگ بدر میں شریک تھا اپنے فرمایا کہ میں اس درد سے فوت نہیں ہونگا رسول اللہ نے مجھے آگاہ فرمایا تھا کہ میں ضرب لگنے سے مرونگا میری داڑھی میرے سر کے خون سے خضاب ہوگی ابو فضالہ جنگ صفین میں آپ کی طرف سے جہاد کر کے شہید ہوا

ذکر اتباعه للسنة

آپ کا سنت کی پیروی کرنا

عن جابر رضي الله عنه حديثه الطويل في صفة حج النبي صلى الله عليه وسلم وفيه أن عليا قدم من اليمن ببدن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا قلت حين فرضت الحج فقال قلت اللهم إني أهل بما أهل به رسولك صلى الله عليه وسلم أخرجاه * وعن علي عليه السلام قال رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا يعني في الجنازة أخرجه مسلم * وعن أبي سأسان حضين بن المنذر قال شهدت عثمان بن عفان وقد أتي بالوليد وقد شرب الخمر فقال يا علي

جابر رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں رسول اللہ کے حج کی صفت بیان کرتے ہیں، علی یمن سے رسول اللہ کے قربانی کے جانور لیکر آئے آنحضرت نے آپ سے کہا کہ جب حج فرض ہوگا تو اس وقت کیا کہو گے، عرض کیا میں کہوں گا "اے معبود میں اس طرح تیری تسبیح کرتا ہوں جس طرح تیرا رسول تسبیح کرتا ہے علی علیہ السلام نے کہا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ کو دیکھا، آپ کھڑے ہوئے تو ہم کھڑے ہو گئے آپ بیٹھ گئے تو ہم بیٹھ گئے، یعنی نماز جنازہ کے وقت ابو ساسان حضین بن منذر نے کہا کہ میں عثمان بن عفان کے پاس گیا، آپ کے پاس ولید کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، عثمان نے علی سے کہا اٹھو اور اس کو کوڑے لگاؤ، آپ نے امام حسن علیہ السلام سے

قم فاجلده فقال علی قم یا حسن فاجلده
فقال الحسن ولی حارها من تولی قارها
فکأنه وجد علیه فقال یا عبد الله بن جعفر
قم فاجلده فجلده وعلی یعد حتی بلغ أربعین
فقال أمسك ثم قال جلد رسول الله
صلی الله علیه وسلم أربعین وابو بکر
أربعین وعمر ثمانین وکل سنة وهذا
أحب إلی أخرجه مسلم ★ وعن أبی
مطر البصری قال رأیت علیا اشتری
ثوبا بثلاثة دراهم فلما لبسه قال الحمد
لله الذی رزقنی من الریاش ما أتجمل
به فی الناس وأواری به عورتی ثم قال
هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم أخرجه فی المناقب ★ وعن علی انه
کان یقول إنی لست بنبی ولا یوحی إلی
ولکن أعمل بکتاب الله وسنة نبیه ما
استطعت فما أمرتکم من طاعة الله
فحق علیکم طاعتی فیما أحببتم وکرهتم أخرجه
احمد فی المناقب ★ وعنه وقد شاوره
أبو بکر فی قتال أهل الردة بعد أن
شاور الصحابة فاختلفوا علیه فقال
له ما تقول یا أبا الحسن؟ فقال: أقول
لک ان ترکت شیئا مما أخذ رسول الله

فرمایا اٹھو اور کوڑے لگاؤ۔ عرض کیا اس کام کو وہ
سرانجام دے جس نے اس کو اس بات کا عادی بنایا
آپ نے عبداللہ بن جعفر کو کوڑے لگانے کو کہا۔
جناب عبداللہ کوڑے لگانے گئے اور حضرت علیؑ گنتے
گئے، جب چالیس تک پہنچ گئے تو حضرت علی نے
کہا رک جاؤ۔ فرمایا رسول اللہ اور ابوبکر نے چالیس
اور عمر نے اسی کوڑے لگانے کا حکم دیا تھا۔ یہ سب
سنت ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ ابو مطر
بصری سے مروی ہے کہ علیؑ نے تین درہم میں کپڑا
خرید کر زیب تن کیا۔ اور کہا خدا کا شکر ہے
جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کو پہن کر لوگوں
میں عزت حاصل کی اور اپنی ستر پوشی کی پھر فرمایا میں
نے اسی طرح رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے
علیؑ علیہ السلام نے فرمایا، میں نبی نہیں ہوں جس
کو وحی ہوتی ہو۔ میں مقدور بھر کتاب خدا اور سنت
رسولؐ پر عمل کرتا ہوں۔ خدا کی طاعت کا تمہیں
حکم دیتا ہوں۔ اس پر میری طاعت تم پر واجب
ہے خواہ تم اس کو پسند کرو یا ناپسند کرو۔
ابوبکر نے اہل ردہ کے بارے میں صحابہ سے
مشورہ کیا۔ انہوں نے ابوبکر کی رائے سے اختلاف
کیا، آپ نے علی علیہ السلام سے مشورہ کیا۔
فرمایا اگر رسول اللہ ان سے جو چیز لیا کرتے تھے اس
کو آپ نے چھوڑ دیا ہے تو سنت رسولؐ کے خلاف

صلى الله عليه وسلم منهم فأنت على خلاف سنة رسول الله صلى الله وسلم قال: أما أن قلت ذالا لأقاتلنهم وان منعوني عقالا أخرجه ابن اسحاق وقد سبق في خصائص أبي بكر مستوفى

کام کیا ہے، کہا اگر مجھے اونٹ کا عقال دینے سے انکار کردیں تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا

ذكر شجاعته

تقدم في خصائصه في ذكر ختامه بدفع الرايه له طرف منه وشهرته ابلائه يوم بدر و أحد وخيبر واكثر المشاهد قد بلغت حد التواتر حتى صارت شجاعته معلومة لكل أحد بحيث لا يمكنه دفع ذالك عن نفسه

حديث ابن عباس في ذكر علي متضمنا ذكر شجاعته، وعن صعصعة بن صوحان قال خرج يوم صفين رجل من أصحاب معاوية يقال له كريز بن الصباح الحميري فوقف بين الصفين وقال من يبارز؟ فخرج اليه رجل من أصحاب علي فقتله فوقف عليه ثم قال بن يبارز؟ فخرج اليه آخر فقتله وأتاه على الآخرين وقال من يبارز فأحجم الناس عنه وأحب من كان في الصف الأول أن يكون في الآخر فخرج

آپ کی بہادری

آپ کے خصائص میں بیان ہو چکا ہے کہ آپ کو کئی وفعہ علم دیا گیا۔ آپ نے بدر۔ احد خیبر اور کئی دیگر غزوات میں بہت بڑے کارنامے انجام دیئے آپ کی بہادری تواتر کا درجہ اختیار کر گئی، آپ کی شجاعت کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

صعصعہ بن صوحان نے کہا کہ صفین کی جنگ میں معاویہ کا ایک آدمی، جسکا نام کریز بن صباح تھا، دونوں صفوں کے درمیان آکر للکارنے لگا علی علیہ السلام کا ساتھی لڑنے کے لئے نکلا، اس نے اس کو قتل کر دیا پھر للکارنے لگا، دوسرا آدمی نکلا اس کو بھی قتل کر کے پہلے آدمی پر ڈال کر کہا اور کوئی لڑنے کے لئے ہے، تیسرا آدمی نکلا اس کو بھی قتل کر کے پہلے دونوں آدمیوں کی لاشوں پر ڈال کر کہا کوئی اور لڑنے کے لئے ہے۔ لوگ ڈر گئے، پہلی صف والے چاہتے تھے کہ وہ آخری صف میں چلے جائیں۔

علی علیہ السلام علی بغلة رسول الله صلی الله علیه وسلم البیضاء فشق الصفوف فلما انفصل منها نزل عن البغلة وسعی الیه فقتله وقال من یبارز؟ فخرج الیه رجل فقتله ووضعه علی الاولین. ثم قال من یبارز؟ فخرج الیه رجل فقتله ووضعه علی الثلاثة ثم قال یا ایها الناس ان الله عز وجل یقول الشهر الحرام بالشهر الحرام والحرمات قصاص ولو لم تبدأوا بهذا لابتدأنا ثم رجع إلی مکانه. وعن ابن عباس رضی الله عنهما قد سأله رجل أکان علی یباشر القتال یوم صفین فقال والله ما رأیت رجلا أطرح لنفسه فی متلف من علی ولقد کنت أراه یخرج حاسر الرأس بیده السیف إلی رجل الدارع فیقتله، أخرجها الواحدی. وقال ابن هشام حدثنی من أثق به من أهل العلم أن علی بن أبی طالب صالح وهم محاصرو بنی قریظة یا کتیبة الإیمان وتقدم هو والزبیر بن العوام وقال والله لأذوقن ما ذاق حمزة أو لأفتحن حصنهم فقالوا یا أبا عبد الله نزل علی حکم سعد بن معاذ * وعن علی قال

علی علیہ السلام رسول اللہ کے سفید خچر پر سوار ہو کر صفوں کو چیرتے ہوئے روانہ ہوئے دور جا کر خچر سے اتر پڑے، دوڑ کر اس کو قتل کر دیا، فرمایا میرے مقابلہ میں کون آتا ہے، ایک شخص نکلا، آپ نے اس کو قتل کر کے پہلے شخص پر ڈال دیا پھر مقابلہ کے لئے آواز دی، ایک شخص لڑنے کیلئے نکلا آپ نے اس کو قتل کر کے پہلے دونوں پر ڈال دیا، پھر مقابلہ کے لئے بلایا۔ ایک اور شخص آیا آپ نے اس کو بھی قتل کر کے پہلے قتل شدہ تینوں آدمیوں پر ڈال دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کہتا ہے الشہر الحرام بالشہر اگر تم نے لڑنے کی ابتداء کی ہوتی تو ہم بالفعل نہ لڑتے۔ ابن عباس نے کہا کہ اس سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا علیؓ نے جنگ صفین میں بذات خود جہاد کیا تھا؟ کہا خدا کی قسم علیؓ سے زیادہ کوئی شخص اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالتا تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ برہنہ سر تھے، ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ایک زرہ پوش شخص کی طرف بڑھے اور اس کو قتل کر دیا۔ ابن ہشام نے کہا ایک صاحب علم شخص نے مجھے بتایا جس پر مجھے اعتماد ہے، کہ صحابہ بنو قریظہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، علی بن ابی طالب نے بلند آواز سے فرمایا "اے گروہ ایمان" حضرت علیؓ اور زبیر بن عوام آگے بڑھے، حضرت علیؓ نے

قاتلت یوم بدر قتالا ثم جئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو ساجد یقول یا حیّ یا قیوم فتح اللہ عزوجل علیہ اخرجہ النسائی والحافظ الدمشقی فی الموافقات۔

فرمایا یا تو میں اس چیز کا مزہ چکھوں گا جس کا حمزہؓ نے مزہ چکھا تھا، یا ان لوگوں کے قلعہ کو فتح کردوں گا، بنو قریظہ نے کہا کہ یا محمدؐ ہمیں سعد بن معاذ کا حکم منظور ہے۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے میں جنگ بدر میں جہاد کرنے کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سجدہ میں یا حیّ یا قیوم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو فتح دی۔

ذکر شدّتہ فی دین اللہ عزوجل

عن سوید بن غفلۃ قال۔ قال علی علیہ السلام إذا حدثتکم عن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا فواللہ لئن أخر من السماء أحب إلی من أن أکذب علیہ وفی روایۃ أن أقول علیہ مالم یقل أخرجاہ۔ وعن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال، اشتکی الناس علیا یوما۔ فقام رسول اللہ فینا خطیبا فسمعتہ یقول، أیہا الناس لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخشن فی ذات اللہ عزوجل أو قال فی سبیل اللہ أخرجہ أحمد۔ وعن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا خدا کے دین میں سختی کرنا

سوید بن غفلہ نے کہا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں آپ سے رسول اللہؐ کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں، تو اگر میں آسمان سے زمین پر گروں تو یہ میرے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ میں رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھ دوں ایک اور روایت میں ہے کہ میں وہ بات کہوں جو رسولؐ نے نہ کہی ہو۔

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ لوگوں نے علیؑ کی رسول اللہؐ سے شکایت کی، آپ نے ہمیں خطبہ دیا، فرمایا اے لوگو! علیؑ کی شکایت نہ کرو آپ خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں۔

کعب بن عجرہ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں اور اسامہ

إن عليا مخشوشن في ذات الله عزوجل أخرجه أبو عمر

• شرح • الأخشن مثل الخشن قاله الجوهري. تقول منه خشن بالضم فهو خشن واخشوشن للمبالغة أي اشتدت خشونته

وعن علي عليه السلام قال، كنت أنطلق أنا وأسامة إلى أصنام قريش ألتي حول الكعبه فنأتي بالعذرات ألتي حول البيوت. فنأخذ كل صوابة جرو وبزاق بأيدينا وننطلق به إلى أصنام قريش فنلطخها. فيصيحون ويقولون، من فعل هذا بآلهتنا، فيظلون النهار يغسلونها بالماء واللبن أخرجه أبو القزويني الحاكمي (شرح) العذرات، جمع عذرة وهي فناء الدار

کعبہ کے باہر صحن میں جا کر گندگی اور تھوک لیکر قریش کے بتوں کو مل دیتے تھے، جب ان کو پتہ چلتا تو چلا کر کہتے ہمارے معبودوں کیساتھ کون شخص برا سلوک کر گیا، صبح کو بتوں کو پانی اور دودھ کے ذریعہ غسل دے کر صاف کرتے۔

ذكر رسوخ قدمه في الإيمان

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن عليا كان يقول في حياة النبي صلى الله عليه وسلم الله عزوجل يقول. أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم، والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم، والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه حتى أموت

ایمان میں آپ کے قدم راسخ تھے

ابن عباس نے کہا کہ علیؑ رسول اللہ کی زندگی میں فرمایا کرتے کہ خدا کہتا ہے کیا اگر محمدؐ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، خدا کی قسم ہم ہدایت کے بعد الٹے پاؤں نہیں پھریں گے۔ اگر آپ مر گئے یا قتل ہو گئے میں اس بات پر جہاد کروں گا، جس پر آپ جہاد فرماتے تھے، حتیٰ کہ مر جاؤں گا۔ خدا کی قسم میں رسول اللہ کا بھائی ولی، ابن عم اور وارث ہوں، ایسا کام میرے

والله إني لأخوه وولیه وابن عمه ووارثه ومن أحق به مني؟ أخرجه أحمد في المناقب ۔ وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم لسمعته وهو يقول لو أن السموات السبع والأرضين السبع وضعت في كفة ووضع إيمان علي في كفة لرجح إيمان علي أخرجه ابن السمان والحافظ السلفي في المشيخة البغدادية والقشاني

سوا کون کر سکتا ہے؟
عمر بن خطاب نے کہا میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر سات آسمان اور سات زمینیں ایک پلڑے میں اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں ہو تو علی کا ایمان وزن میں زیادہ ہوگا۔

ذكر تعبده

تقدم في حديث ضرار في أول الفصل ظرف منه ۔ وعن حارثة بن أبي وقاص عن أبيه رضي الله عنه قال: كان لعلي بيت في المسجد يتحدث فيه كما كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم أخرجه الحضرمي

آپ کی عبادت

حارثہ بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہ کا گھر مسجد میں تھا۔ اسی طرح علی کا گھر مسجد میں تھا۔ جہاں آپ عبادت کرتے تھے۔

ذكر أذكاره وأدعيته

عن جعفر الصادق قال: كان أكثر كلام علي عليه السلام: الحمد لله أخرجه الحجندي ۔ وعن عبد الله بن الحارث الهمداني أن عليا كان يقول في ركوعه: اللهم

آپ کے اذکار اور دعائیں

جعفر صادق علیہ السلام نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر الحمد للہ کہا کرتے تھے۔
عبداللہ بن حارث ہمدانی نے کہا علی علیہ السلام رکوع میں فرماتے "اے معبود" تیری

لك ركعت ولك آمنت، وأنت ربي ركع سمعي وبصري ولحمي ودمي وشعري وعظمي، تقبل مني إنك أنت السميع العليم فإذا رفع رأسه من الركوع وأراد أن يسجد قال: لك أركع وأسجد، وأقوم، وأقعد وإذا سجد قال: اللهم لك سجدت، وبك آمنت، وأنت ربي، سجد وجهي للذي خلقه، وشق سمعه وبصره، تبارك الله أحسن الخالقين. الحمد لله رب العالمين ويقول بين السجدتين: اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وارزقني أخرجه أبو رزق الغنائي ؛ وعن أبي إسحاق السبيعي عن علي عليه السلام وخرج من باب القصر قال، فوضع رجله في الغرز فقال بسم الله، فلما استوى على الدابة قال الحمد لله الذي كرمنا وحملنا في البر والبحر ورزقنا من الطيبات، وفضلنا على كثير من خلق تفضيلا، سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون رب اغفر لي ذنوبي إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت أخرجه الترمذي وأبو داود والنسائي

والحافظ في المواهبات

خاطر رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تو میرا رب ہے میرا کان، میری آنکھ، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور ہڈی تیرا رکوع کرتی ہے تو میری اس بات کو قبول فرما تو سننے والا اور جاننے والا ہے جب رکوع سے سر اٹھا کر سجدہ کا ارادہ کرتے تو فرماتے تیرے لئے رکوع کرتا ہوں اور تیرے لئے سجدہ کرتا ہوں اور تیری خاطر اٹھا بیٹھتا ہوں، جب سجدہ میں جاتے تو فرماتے معبود! تجھے سجدہ کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، تو میرا رب ہے، میرا چہرہ اس کو سجدہ کرتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا، میری سماعت اور بصارت بھی اس کو سجدہ کرتی ہے، کس قدر برکت والا اور بہترین پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، دو سجدوں کے درمیان فرماتے "اے معبود مجھے بخش، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عنایت فرما"

علی علیہ السلام جب گھر سے نکل کر گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو فرماتے بسم اللہ جب پشت پر بیٹھ جاتے تو فرماتے خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں زندگی دی، خشکی اور سمندر کی سیر کرائی، بہت سی مخلوق پر فضیلت دی پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا

مطیع کیا، حالانکہ یہ ہماری جنس سے نہیں ہے ہم خدا کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں، پالنے والے میرے گناہ بخش، ان کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔"

ذکر صدقہ

عن علی علیہ السلام قال. رأیتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وإنی لأربط الحجر علی بطنی من الجوع. وإن صدقتی الیوم لأربعون ألفا. وفی روایۃ وإن صدقۃ مالی لأربعون ألف دینار أخرجہما أحمد وبما یتوہم متوہم أن مال علی علیہ السلام تبلغ زکاتہ ہذا القدر ولیس کذلک - واللہ أعلم - فإنہ رضی اللہ عنہ کان أزہد الناس علی ما علم من حالہ ما تقدم وسیأتی فی ذکر زہدہ فکیف یقتنی مثل ہذا، قال أبو الحسن بن فارس اللغوی سألت أبی عن ہذا الحدیث، قال معناہ أن الذی تصدقت بہ منذ کان لی مال إلی الیوم کذا وکذا ألفا، قلت، وذکر ذلک یحتمل أن یکون فی معرض التوبیخ لنفسہ یستقل المال إلی مثل ہذا بعد ذلک المال ویحتمل أن یکون فی معرض الشکر

آپ کا صدقہ

علی علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے رسول اللہ کے ساتھ اس حالت میں دیکھتے کہ میں شدت بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہوتا تھا، حالانکہ میں چالیس ہزار کا صدقہ دیتا ہوں۔ ایک دیگر روایت میں ہے کہ میرے مال کا صرف صدقہ چالیس ہزار دینار ہے دونوں احادیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے، بعض لوگوں کا خیال اس طرف جاتا ہے۔ کہ آپ کے مال کی زکوٰۃ اس قدر تھی، حالانکہ یہ درست نہیں ہے، آپ بہت زیادہ تارک الدنیا شخص تھے، اس کا ذکر عنقریب آپ کے زہد کے بارے میں آئے گا۔

عبداللہ بن سلام کا بیان ہے کہ حضرت بلال نے ظہر کی نماز کی اذان دی، لوگ نماز میں مصروف ہو گئے، کوئی شخص رکوع میں تھا اور کوئی سجدہ کر رہا تھا۔ اسی دوران سائل نے آکر سوال کیا۔ علیؑ نے رکوع کی حالت میں سائل

على سد المخلة وعظم الاكتراث بما خرج
لله تعالى وأن إخراجه أبلغ في الزهد من
عدمه ۞ وعن عبد الله بن سلام قال
أذن بلال بصلاة الظهر. فقام الناس
يصلون، فمن بين راكع وساجد وسائل
يسأل فأعطاه على خاتمه وهو راكع فأخبر
السائل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ
علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم (إنما
وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين
يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون
أخرجه الواحدي وأبو الفرج والفضائلي
ومعنى أن الولاية هنا النصرة على ما تقدم
تقريره في الفضائل ۞ وعن جعفر بن
محمد عن أبيه. وقد سئل عن قوله تعالى
(إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا)
قال هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال. قلت إنهم يقولون. إنه علي
بن أبي طالب. فقال. علي منهم. أخرجه
ابن السمان في الموافقة ۞ وعن ابن
عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى
(ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما
وأسيرا) قال. آثر على نفسه يبقى نخلة
بشيء من شعير ليلة حتى أصبح فلما

کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی، سائل نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے آگاہ
کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت
انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا.....
کی تلاوت فرمائی۔ بس تمہارا حاکم اللہ تعالیٰ اس
کا رسولؐ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں
نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ
دیتے ہیں۔ جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں، آپؑ سے انما ولیکم اللہ و
رسولہ والذین آمنوا... کے بارے میں دریافت
کیا گیا تو فرمایا اس سے مراد اصحاب رسولؐ ہیں
میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس سے مراد
علی بن ابی طالبؑ ہیں، فرمایا علیؑ ان میں شامل
ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت
" وہ لوگ جو خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور
قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں " کی تفسیر میں فرمایا کہ
علیؑ نے صبح سے لیکر شام تک کھجوروں کی
آب یاری کے عوض کچھ جو لینے کی مزدوری کی
صبح کو جو لئے اور ان کو پیس کر تین حصے کرلئے
ایک حصہ کا حریرہ (بغیر گھی کے آٹا) پکا کر تیار
کیا، مسکین یتیم نے سوال کیا، اس کو کھلا
دیا، پھر دوسرے حصہ کو تیار کیا، مسکین یتیم
نے سوال کیا اس کو کھلا دیا، پھر تیسرے

أصبح قبض الشعير فطحن منه فجعلوا منه شيئاً يأكلونه يقال له الحريرة (دقيق يلاد جن) فلما تم إنضاجه أتى مسكين فسأل فأطعموه إياه ثم صنعوا الثلث الثاني فلما تم إنضاجه أتى يتيم مسكين فسأل فأطعموه إياه. ثم صنعوا الثلث الثالث فلما تم إنضاجه أتى أسير من المشركين فأطعموه إياه وطووا يومهم. فنزلت وهذا قول الحسن وقتادة أن الأسير كان من المشركين. قال أهل العلم، وهذا يدل على أن الثواب موجود فيهم وإن كانوا من غير أهل الملة. وهذا إذا أعطوا من غير الزكاة والكفارة

وقال سعيد بن جبير، الأسير المحبوس من أهل القبلة ذكره الواحدي وعن جعفر بن محمد عن أبيه أن عمر اقطع عليا ينبع، ثم اشترى أرضا إلى جنب قطعته فحفر فيها عينا، فبينما هم يعملون فيها إذا انفجر عليهم مثل عنق الجزور من الماء فأتى علي فبشر بذلك، فقال، بشروا الوارث. ثم تصدق بها على الفقراء والمساكين وابن السبيل وفي سبيل الله للقريب والبعيد في السلم والحرب. ليوم تبيض وجوه وتسود

حصہ کو تیار کیا، مشرک قیدی نے سوال کیا اس کو کھلا دیا، سب گھر والے بھوکے رہ گئے یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حسن اور قتادہ کا قول ہے قیدی مشرک تھا۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر زکوٰۃ اور کفارہ کے مال کے علاوہ غیر مذہب کو صدقہ دیا جائے تو اس کا ثواب ملتا ہے، سعید بن جبیر نے کہا قیدی مسلمان تھا، محمد بن جعفر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر نے علیؓ کو ایک چشمہ دیا، حضرتؓ نے اس کے پہلو میں کچھ زمین خرید کر چشمہ کھودا، جب لوگ چشمہ کھود رہے تھے تو ان پر آسمان سے اونٹ کی گردن کی مانند کوئی چیز نمودار ہوئی، علیؓ تشریف لائے آپ کو اس کی بشارت دی گئی، فرمایا تمہیں خوشحالی کی بشارت ہو، پھر آپ نے فقرا مساکین، مسافر، خدا کی راہ میں، قریب اور بعید کو صلح اور جنگ میں چشمہ تصدق کر دیا، اس روز کے لئے جس دن چہرے سفید ہوں گے اور سیاہ ہوں گے (فرمایا) تاکہ اس کے ذریعے خدا میرے چہرے کو آگ سے اور آگ کو میرے چہرے سے دور کرے۔

وجوه، ليصرف الله بها وجهي عن النار وليصرف النار عن وجهي أخرجه بن السمان في الموافقة

ذكر فكه رهان ميت يتحمل دين عنه

عن علي أبي طالب قال، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتي بجنازة لم يسأل عن شئ من عمل الرجل ويسأل عن دينه فان قيل عليه دين كف عن الصلاة عليه وان قيل ليس عليه دين صلى عليه، فأتي بجنازة فلما قام ليكبر سأل صلى الله عليه وسلم أصحابه هل على صاحبكم دين؟ قالوا ديناران. فعدل صلى الله عليه وسلم وقال فصلوا على صاحبكم، فقال علي: هما علي، يرى منهما. فتقدم صلى الله عليه وسلم فصلى عليه ثم قال لعلي جزاك الله خيرا. فك الله رهانك كما فككت رهان أخيك إنه ليس من ميت إلا وهو مرتهن بدينه ومن يفك رهان ميت فك الله رهانه يوم القيامة فقال بعضهم، هذا لعلي خاصة أو للمسلمين عامة؟ فقال بل للمسلمين عامة أخرجه الدارقطني، وأخرجه أيضا، عن أبي سعيد، وفيه، فقال علي أنا ضامن لديته. وأخرجه الحاكمي عن ابن عباس

میّت کو قرض سے آزاد کرنا قرض اپنے ذمہ لے لینا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تو آپ میت کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے، بلکہ اس کے قرض کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر کہا جاتا کہ اس پر قرض ہے تو آپ نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض نہیں ہے تو آپ نماز جنازہ پڑھتے تھے، آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا، جب تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو صحابہ سے پوچھا۔ تمہارے صاحب پر قرض تو نہیں ہے عرض کیا دو دینار قرض ہے، آپ نے جنازہ نہ پڑھا، فرمایا اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو، علی علیہ السلام نے عرض کیا قرض کے دو دینار میں اپنے ذمہ لیتا ہوں پھر آپ آگے بڑھے اور جنازہ پڑھا، علیؑ سے فرمایا خدا تمہیں جزائے خیر عطا کرے، اللہ تعالیٰ تمہیں آزاد کرے جس طرح تم نے اپنے بھائی کو آزاد کیا ہے، جو میت قرض میں گروی ہو کوئی شخص اس کو

قرض سے رہائی دلائے خدا اس کو قیامت کے دن رہائی دے گا۔ بعض نے کہا یہ خصوصیت صرف علیؑ کے لئے ہے یا عام مسلمان اس میں شامل ہیں، فرمایا بلکہ عام مسلمان اس میں شامل ہیں، ابوسعید نے کہا کہ علیؑ نے عرض کیا کہ میں اس شخص کے قرض کا ضامن ہوں۔

ذکر انہ کان من اکرم الناس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن اسحاق السبیعی قال: سألت نیفا و عشرین رجلا من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان أکرم الناس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قالوا الزبیر و علی رضی اللہ عنہما أخرجہ الفضائلی

علیؑ رسول اللہ کے زمانہ میں سب سے زیادہ باعزت تھے

اسحاق سبیعی نے کہا کہ میں نے اصحاب رسول کے چالیس آدمیوں سے زیادہ اشخاص سے دریافت کیا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سب سے زیادہ عزت والے کون تھے، انہوں نے کہا کہ زبیر اور علیؑ تھے۔

ذکر زہدہ

تقدم فی صدر الفصل حدیث ضرار وفیہ طرف منہ ۔ وعن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی إن اللہ قد زینک بزینۃ لم یزین العباد بزینۃ أحب منہا ھی زینۃ الابرار عند اللہ: الزھد فی

حضرتؑ کا زہد

عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا خدا نے آپ کو ایک ایسی زینت سے مزین کیا جو کسی اور کو مزین نہیں کیا، یہ خدا کے نزدیک نیک لوگوں کی زینت ہے، آپ کو دنیا میں زہد عطا کیا۔ دنیا تم سے کوئی چیز نہ لے گی اور

الدنیا. فجعلك لا ترزأ من الدنیا و لا ترزأ الدنیا منك شیأ ترضی بهم أتباعا ویرضون بك إماما. أخرجه أبو الخیر الحاکمی (شرح) ترزأ تصیب والرزء المصیبة وقصب لك، أی أدام ومنه دله الدین واصباء.

وعن علی علیه السلام قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی کیف أنت إذا زهد الناس فی الآخرة ورغبوا فی الدنیا وأکلوا التراث أکلا لما وأحبوا المال حبا جما واتخذوا دین الله دغلا ومالوا دولا؟ قلت أترکهم وما اختاروا واختار الله ورسوله والدار الآخرة. وأصبر علی مصیبات الدنیا وبلواها حتی ألحق بکم إن شاء الله تعالی، قال صدقت اللهم افعل ذلك به، أخرجه الحافظ الثقفی فی الاربعین. وعن علی بن أبی ربیعة أن علی بن أبی طالب جاءه ابن التیاح فقال: یا أمیر المؤمنین، امتلا بیت المال من صفراء وبیضاء فقال: الله اکبر. فقام متوکئا علی ابن التیاح حتی قام علی بیت المال وأمر فنودی فی الناس، فأعطی جمیع ما فی بیت المال المسلمین وهو یقول یا صفراء یا بیضاء غری غیری،

نہ تم دُنیا سے کچھ لوگے، تمہارے پلے میں مساکین باندھ دیئے ہیں تم اِن سے اِن کے اتباع پر خوش ہو اور وہ تمہارے امام ہونے پر راضی ہیں۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگ آخرت کو چھوڑ کر دُنیا کو اختیار کریں گے، میراث کے مال کو خوب کھائیں گے، مال و دُنیا کو بہت پسند کریں گے، دینِ خدا کو بازیچۂ طفلاں بنادیں گے، مال و دولت کے حصول میں غرق ہوجائیں گے، میں نے عرض کیا میں ان لوگوں کو چھوڑ دوں گا، میں خدا اور اس کے رسولؐ کے رستے پر چلوں گا۔ اور آخرت کو اختیار کروں گا۔ میں دُنیا کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کروں گا۔ حتیٰ کہ آپ سے مِل جاؤں۔ اِنشاءاللہ تعالیٰ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آپ نے سچ کہا، اے معبود علیؑ کو اس رتبہ پر فائز فرما۔

علی بن ابی ربیعہ نے کہا علی علیہ السلام کی خدمت میں ابن تیاح آیا۔ عرض کیا، یا امیرالمومنین مال خانہ سونے چاندی سے بھر گیا ہے، فرمایا "اللہ اکبر" ابن تیاح کا

هاء وهاء، حتى ما بقي فيه دينار ولا درهم ثم أمر بنضحه وصلى فيه ركعتين. أخرجه أحمد في المناقب. والملاء وصاحب الصفوة وأخرج أحمد من طريق آخر والفضائلي معناه عن أبي صالح السمان، ولفظه: رأيت عليا دخل بيت المال فرأى فيه شيئا، فقال ألا أرى هذا ههنا وبالناس إليه حاجة فأمر به فقسم، وأمر بالبيت فكنس ونضح فصلى فيه. أو قال فيه يعني نام. وفي رواية عند أحمد فصلى فيه رجاء أن يشهد له يوم القيامة وأخرجهما القلعي

(شرح) نضحه: أي رشه. قوله هاء وهاء: أي هاك وهاك. وقال الخطابي أصحاب الحديث يروونه: هاوها ساكن الألف، والصواب مدها وفتحها لأن أصلها هاك. فحذفت الكاف وعوضت منها المدة والهمزة يقال للواحد هاء وللاثنين هاؤما وللجميع هاؤم وغير الخطابي يجيز فيه السكون على حذف العوض وينزل منزلة ها التي للتنبيه. وعن أبي السوار قال: رأيت عليا اشترى ثوبين غليظين فخير قنبر في أحدهما. أخرجه أحمد وصاحب الصفوة، وقد تقدم في ذكر اتباعه للسنة

سہارا لئے بیت المال میں آئے، مال دینے کا لوگوں میں اعلان کرایا۔ تمام مال مسلمانوں میں تقسیم فرمادیا اور کہا اے سونا، اے چاندی کسی اور کو دھوکا دینا، بیت المال کا تمام مال تقسیم فرمایا، ایک دینار اور ایک درہم تک کوئی چیز باقی نہ رکھی، بیت المال میں جھاڑو دیکر چھڑکاؤ کرادیا، اس میں دو رکعت نماز پڑھی ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ علی علیہ السلام بیت المال میں تشریف لائے اس میں مال ملاحظہ فرمایا، فرمایا اس کو یہاں نہیں رہنا چاہیئے، اس کی مسلمانوں کو ضرورت ہے لوگوں میں مال تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ جھاڑو دلایا، پانی چھڑکوایا، نماز پڑھی، اس میں سو گئے،

احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ نماز اس لئے ادا فرمائی تاکہ قیامت کے روز بیت المال اس بات کی گواہی دے۔

ابوسوار سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو دیکھا، آپ نے دو موٹے کپڑے خرید کئے اور قنبر سے فرمایا، ان میں سے ایک تم چن لو، پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ نے تین درہم میں ایک کپڑا خرید فرمایا۔

عبداللہ بن ابی ہذیل سے روایت ہے کہ میں

ابنه اشتری ثوبا بثلاثة دراهم ، وعن عبد الله بن أبي الهذيل قال: رأيت عليا خرج وعليه قميص غليظ رازي إذا قصه بلغ الظفر، وإذا أرسله صار إلى نصف الساعد وعن الحسن بن جرموز عن أبيه قال: رأيت علي بن أبي طالب يخرج من مسجد الكوفة وعليه قطريتان مؤتزر بواحدة ، مرتد بالأخرى وإزاره إلى نصف الساق وهو يتوقى بالأسواق ومعه درة ، يأمرهم بتقوى الله عز وجل وصدق الحديث وحسن الوفاء للكيل والميزان أخرجها القلعي .

(شرح) القطر: والقطرية ضرب من البرد

وعن أبي سعيد الازدي قال: رأيت عليا في السوق وهو يقول: من عنده قميص صالح بثلاثة دراهم ، فقال رجل: عندي فجاء به فأعجبه فأعطاه ثم لبسه فاذا هو يفضل عن أطراف أصابعه ، فأمر به فقطع ما فضل عن أصابعه أخرجه اللالاء في سيرته وأخرج صاحب الصفوة معناه من فضل بن جملة عن أبيه ، ولفظه : ان عليا اشترى قميصا ثم قال : اقطعه لي من ههنا من أطراف الاصابع ، وفي رواية لبسه فاذا يفضل

نے علی علیہ السلام کو دیکھا۔ کھدر کی قمیض پہنے ہوئے، جب اُسے کھینچتے تو ناخن تک جب چھوڑ دیتے تو کلائی تک پہنچ جاتی تھی۔

حسن بن جرموز اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا آپ نے دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، ایک چادر کو باندھ رکھا تھا اور دوسری کو شانۂ اقدس پر ڈال رکھا تھا، جو چادر باندھ رکھی تھی وہ نصف پنڈلی تک جاتی تھی، بازاروں کا طواف فرماتے اور آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ لوگوں کو پرہیزگاری، صدق مقال، صحیح تولنے اور ناپنے کا حکم دیتے تھے

ابو سعید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو سربازار فرماتے ہوئے سنا کہ آیا کسی شخص کے پاس کوئی ایسی قمیض ہے، جو ٹھیک ہو اور اس کو تین درہم میں فروخت کرے ایک شخص نے عرض کیا، ایسی قمیض میرے پاس موجود ہے، حضرت اس کے ساتھ چل پڑے، آپ نے قمیض کو پسند فرمایا، اس شخص نے قمیض دے دی، آپ نے جب زیب تن کی تو وہ انگلیوں کی پوروں سے بڑھ جاتی تھی جس قدر انگلیوں کی پوروں سے بڑھ جاتی تھی آپ نے اس کے کاٹ دینے کا حکم دیا۔

عن أطراف أصابعه فأمر بقطع ما فضل عن أطراف الأصابع ۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: اشترى علي بن أبي طالب قميصا بثلاثة دراهم وهو خليفة ۔ وقطع كمه من موضع الرسغين ۔ وقال الحمد لله الذي هذا من رياشه أخرجه السلفي ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ علی علیہ السلام نے خلیفۃ المسلمین ہوتے ہوئے صرف تین درہم میں قمیص خرید فرمائی۔ اس کی آستین کو کہنیوں سے کاٹ دیا۔ فرمایا خدا کا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے یہ عمدہ لباس عطا فرمایا ہے۔

(شرح) الرسغ: موصل الوظيف من الرجل واليد تكين سينه وتحرك بالضم كالبرد والعسر والوظيف: مستدق الذراع والساق من الخيل والابل ثم استعمل الرسغ في الآدمي اتساعا والريش والرياش: اللباس الفاخرة، كالحوم والحرام واللبس واللباس

وعن أبي بحر عن شيخ قال: رأيت على علي إزارا غليظا ثمنه خمسة دراهم، وقد اشتراه بخمسة دراهم، قال: رأيت معه دراهم مصرورة، قال هذه بقية نفقتنا من ينبع ۔ وعن علي بن ربيعة قال: كان لعلي امرأتان، فكان إذا كان يوم هذه اشترى لحما بنصف درهم، وإذا كان يوم هذه اشترى لحما بنصف درهم ۔ وعن ابن أبي مليكة قال: لما أرسل عثمان إلى علي في اليعاقيب وجده مؤتزرا بعباءة محتجزا بعقال وهو يهنأ بعيرا له

(شرح) يهنأ: أي يطليه بالهناء وهو القطران

ابحر ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو ایک موٹی چادر پہنے ہوئے دیکھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی میں نے آپ کے پاس چند درہم دیکھے فرمایا ہمارے چشمہ کی آمدنی سے خرچ کے لئے ہمارے پاس یہی درہم رہ گئے ہیں۔

علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام کے پاس دو بیویاں تھیں جس کی باری کا دن ہوتا۔ آپ اس کی خاطر نصف درہم کا گوشت منگواتے تھے،

ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ عثمان نے ایک شخص کو یعاقیب میں علی علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا۔ اس شخص نے جا کر آپ کو

وعن عمرو بن قيس قال : قيل لعلي يا أمير المؤمنين لم ترفع قميصك ؟ قال يخشع القلب ويقتدي به المؤمن ، وعن زيد بن وهب ان الجعد بن بعجة عاتب عليا في لبوسه ، فقال : ومالك واللبوس ؟ ان لبوسي هذا أبعد من الكبر ، وأجدر ان يقتدي به المسلم ، وعن عدي بن ثابت ان عليا أتي بالفالوذج فلم يأكله ، وعن حبة العرني ان عليا أتي بالفالوذج فوضع يده فقال والله إنك لطيب الريح حسن اللون طيب الطعم ، ولكني أكره ان أعود نفسي مالم تعتده ، وعن أم سليم — وقد سئلت عن لباس علي — قالت : كان لباسه الكرابيس السبلانية ، وعن الضحاك بن عبير قال : رأيت قميص علي أبي طالب الذي أصيب فيه كرباس سنبلاني ، ورأيت أثر دمه فيه كأنه ردي ، أخرج من حديث أبي سعيد الاندي ، الى هنا أحمد في المناقب

دیکھا کہ آپ نے اپنی عبا کو بطور چادر باندھ رکھا تھا۔ اس کے اوپر عقال کو کسا ہوا تھا اونٹ پر تاکول مل رہے تھے۔

عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ کسی نے علی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ چھوٹی قمیض کیوں پہنتے ہیں؟ فرمایا خشوع قلب کی خاطر اور مومن اس کی پیروی کرے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ جعد بن بعجہ نے علی علیہ السلام سے آپ کے لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس کے درپے کیوں ہو گئے، یہ ایسا لباس ہے جو تکبر کرنے سے دور رکھتا ہے، یہ ایسا ہے کہ مسلمان کو اس کی نقل کرنی چاہیئے، عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ علی علیہ السلام کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا۔ آپ نے کھانے سے انکار کر دیا۔

حبۃ العرنی سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام کے آگے فالودہ رکھا گیا، آپ نے فالودہ سے فرمایا۔ تیرا خوشبو اچھی، تیرا رنگ خوبصورت کھانے میں لذیذ، لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ تجھے کھانے سے اپنے نفس کو عادی بناؤں، جس کی اس کو عادت نہیں ہے۔

ام سلیم سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی نے

علیؑ کے لباس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا لباس موٹا سنبلانی تھا۔ ضحاک بن عمیر سے مروی ہے کہ میں علی علیہ السلام کو قمیص پہنے ہوئے دیکھا جس میں کرباس سنبلانی لگا ہوا تھا۔ جس میں خون لگا ہوا تھا۔

ذكر ما كان فيه من ضيق العيش مع استصحاب الصبر الجميل

آپ کا تنگی کی زندگی میں صبر جمیل سے کام لینا

عن علي عليه السلام قال: أصبت شارفا من مغنم يدد، وأعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفا، فأنختهما عند بابرجل من الانصار أريد أن أحمل عليهما إذخرا وأبيعه وأستعين به على وليمة فاطمة، ومعي رجل صائغ من بني قينقاع وحمزة عن عبد المطلب في البيت، وقينة تغنية فقالت ألا يا حمز للشرف النواء

فثار اليهما بالسيف فجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وأخذ من أكبادهما قال فنظرت إلى أمر فظيع فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه زيد بن حارثة فخرجت معه حتى قام على حمزة فتغيظ عليه، فرفع حمزة بصره وقال، هل أنتم

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں ایک بوڑھی اونٹنی دستیاب ہوئی، اور رسول اللہ نے بھی مجھے ایک بوڑھی اونٹنی عنایت فرمائی، میں نے ان دونوں کو انصار کے ایک شخص کے دروازے پر بٹھا دیا۔ میرا خیال تھا کہ میں ان کو مال برداری کے کام میں لاؤں گا۔ یا ان کو فروخت کر کے ان کی قیمت جناب فاطمہؑ کے ولیمہ پر خرچ کروں گا۔ میرے ساتھ بنو قینقاع کا صالح آدمی تھا حمزہ بن عبد المطلب گھر میں موجود تھے اور مغنیہ گانا گا رہی تھی اور کہہ رہی تھی "اے صاحب شرف حمزہ" اس نے تلوار لیکر دونوں اونٹنیوں کے دانت کاٹ دیئے، دونوں کے پہلو کو قطع کیا اور ان کے جگر نکال لئے۔ جب میں

إلا أعبد آبائي؟ فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه زيد بن حارثة فخرجت معه حتى قام على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره وقال: هل أنتم إلا أعبد آبائي؟ فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر عنه متفق على صحته. وعنه قال: جعت بالمدينة جوعا شديدا فخرجت أطلب العمل في عوالي المدينة. فإذا أنا بامرأة قد جمعت مدرا فظننتها تريد بله. فأتيتها فعاطيتها كل دلو بتمرة فمددت ستة عشر ذنوبا حتى مجلت يدي ثم أتيتها فقلت بكلتي يدي هكذا بين يديها. وبسط اسماعيل رواي الحديث يريه جميعا. فعدت لي ست عشرة تمرة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته. فأكل معي منها وقال الى خيرا ودعا لي. أخرجه أحمد وصاحب الصفوة والفضائلي.

(شرح) عوالي المدينة: أعاليها وهي منازل معروفة بها عاطيتها يجوز أن يكون

نے یہ دیکھا، آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس زید بن حارثہ موجود تھے۔ آنحضرتؐ حمزہ کے پاس آئے، میں ساتھ تھا، آپؐ ناراض ہوئے حمزہ نے سر اٹھا کر کہا تم کون ہوتے ہو میں اپنے باپ دادا کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ آنحضرتؐ واپس چلے آئے اور اس کو کچھ نہ کہا۔ علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے مدینہ میں سخت بھوک سے دوچار ہونا پڑا۔ میں عوالی مدینہ کی طرف کام کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ایک عورت کے پاس آیا، جس نے مٹی جمع کر رکھی تھی جس کو پانی سے بھگونا چاہتی تھی، اس نے مجھے ایک مشک پانی لانے کے عوض میں ایک کھجور دینا طے کی میں نے سولہ مشکیں پانی کی بھریں، جس سے ہاتھ زخمی ہو کر کام کرنے سے جواب دے گئے میں عورت کے پاس آیا اس نے مجھے سولہ کھجوریں دیں۔ جن کو لیکر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو تمام واقعہ سے آگاہ کیا، آپ نے میرے ساتھ کھجوریں تناول فرمائی اور میرے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

من قولهم هو يعطيني بالتشديد ويعاطيني اذا كان يخدمك ويجوز أن يكون من المعاطاة المناولة فكل واحد منهما أخذ يد صاحبه على ذلك اذا عاقده عليه، وان لم يوجد أخذ اليد حسا. والذنوب: الدلو الملآن ماء وقال ابن السكيت: فيها ماء ما قرب من ملئها يؤنث ويذكر ولا يقال لها وهي فارغة ذنوب وجمعه في القلة أذنبة والكثير ذنائب نحو قلوس

وقلائص و مجلت: تنفطت من العمل

وعن سهل بن سعد أن علي بن أبي طالب دخل على فاطمة والحسن والحسين يبكيان فقال: ما يبكيهما؟ قالت: الجوع؛ فخرج علي فوجد دينارا في السوق فجاء إلى فاطمة فأخبرها؛ فقالت: اذهب إلى فلان اليهودي فخذ لنا به دقيقا؛ فجاء إلى اليهودي فاشترى به دقيقا فقال اليهودي: أنت ختن هذا الذي يزعم أنه رسول؟ قال نعم قال فخذ دينارك ولك الدقيق فخرج علي حتى جاء به فاطمة فأخبرها فقالت: اذهب إلى الجزار فخذ لنا بدرهم لحما؛ فذهب فرهن الدينار بدرهم على لحم، فجاء به وعجنت ونصبت وخبزت وأرسلت إلى أبيها، فجاءهم، فقالت: يا رسول الله أذكر لك، فإن رأيته حلالا أكلنا وأكلت؛ من شأنه كذا وكذا، فقال: كلوا بسم الله؛ فأكلوا، فبينا هم مكانهم إذا غلام ينشد الله والإسلام الدينار فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعي له، فسأله فقال: سقط مني في السوق. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: يا علي اذهب إلى الجزار، فقل له إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لك: أرسل إلي بالدينار ودرهمك

سہل بن سعد نے کہا علیؑ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے، حسنؑ اور حسینؑ رو رہے تھے، فاطمہؑ سے فرمایا یہ کیوں روتے ہیں عرض کیا بھوک کی وجہ سے۔

علی علیہ السلام باہر تشریف لائے بازار میں ایک دینار پایا، جس کو لیکر فاطمہؑ کے پاس آئے اور آپ کو اس بات سے آگاہ کیا، سیدہؑ نے عرض کیا فلاں یہودی کے پاس تشریف لیجاکر آٹا خرید لاؤ، یہودی نے کہا آپ اس شخص کے داماد ہیں جو کہتا ہے کہ میں خدا کا رسولؐ ہوں فرمایا ہاں ایسا ہی ہے، یہودی نے کہا دینار بھی لے جاؤ اور آٹا بھی، آپ آٹا لیکر فاطمہؑ کے پاس آئے اور تمام حالات سے آگاہ کیا، عرض کیا قصاب کے پاس جاکر ایک درہم کا گوشت خرید لاؤ۔ آپ گوشت خرید لائے، سیدہؑ نے گوشت پکایا اور روٹیاں تیار کیں، اپنے باپ کو بلوایا، عرض کیا، یا رسول اللہؐ میں آپ سے واقعہ عرض کرتی ہوں اگر اس کا کھانا حلال ہے تو ہم کھائیں گے۔ فرمایا خدا کا نام لیکر کھاؤ، سب نے مل کر کھانا کھایا، ابھی آپ حضرات بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غلام نے خدا اور اسلام کی قسم دیکر کہا کہ میرا دینار گم ہوگیا ہے، آنحضرتؐ نے غلام کو بلوایا، اس سے دینار کے گم ہونے کا واقعہ پوچھا، عرض کیا

علی، فأرسل به، فدفع إليه. أخرجه أبوداود

بازار میں گر گیا تھا۔ آنحضرتؐ نے علیؑ سے کہا کہ قصاب سے جاکر کہو کہ رسول اللہ آپ سے دینار طلب کرتے ہیں، اس کے درہم میں تم کو ادا کروں گا۔ اس نے آپ کو دینار دے دیا۔

وعن أسماء بنت عميس عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاها يوما فقال أين ابناي؟ يعني حسنا وحسينا. قالت: قلت أصبحنا وليس في بيتنا شئ نذوقه. فقال علي أذهب بهما. فإني أتخوف أن يبكيا عيك وليس عندك شئ؛ فذهب بهما إلى فلان اليهودي. فوجد إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدهما يلعبان في سريته بين أيديهما فضل من تمر. فقال: يا علي ألا تقلب ابني قبل أن يشتد الحر عليهما؟ قال فقال علي: أصبحنا وليس في بيتنا شئ فلو جلبت يا رسول حتى أجمع لفاطمة تمرات؟ فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى ينزع لليهودي كل دلو بتمرة حتى اجتمع له شئ من تمر فجعله في خرقته، ثم أقبل فحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم أحدهما وحمل علي عليه السلام الآخر أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة

اسماء بنت عمیس فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہؐ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے اور فرمایا میرے بیٹے یعنی حسنؑ اور حسینؑ کہاں ہیں؟ عرض کیا صبح کو ہمارے گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ تھی، علی علیہ السلام نے فرمایا، میں دونوں کو اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ کیونکہ تمہارے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے مجھے خوف لاحق ہے کہیں تمہارے سامنے روتے رنگ جائیں۔ آپ دونوں شہزادوں کو لیکر فلاں یہودی کے پاس گئے ہیں۔ رسول اللہؐ علیؑ کی طرف روانہ ہوگئے، آپ نے دونوں کو بالاخانہ میں کھیلتے ہوئے پایا۔ دونوں کے ہاتھوں میں کافی کھجوریں موجود تھیں، آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا، میرے بیٹوں کو سخت دھوپ سے پہلے گھر نہیں لے جاؤ گے؟ عرض کیا گھر میں کوئی چیز نہیں ہے۔ یارسول اللہؐ اگر آپ تشریف رکھیں تو میں فاطمہ کے لئے کھجوریں اکٹھی کرلوں، آنحضرتؐ بیٹھ گئے، علیؑ ایک کھجور کے عوض ایک ڈول

فی مسند أسماء بذت عمیس عن فاطمة

(شرح) المربة. بالفتح والضم الغرفة وحجزة الإزار: معقده وحجزة السراویل التی فیها التکة

وعن أبی سوید المدنی قال: لما أهدیت فاطمة إلی علی لم تجد عنده إلا رملا مبسوطا وسلادة وجزة وکوزا فأرسل رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفترب امرأتك حتی آتیك ... وذکر قصة دخولها علیه وقد تقدمت فی الخصائص * وعن علی علیه السلام أن رسول الله صلی الله علیه وسلم لما زوجه فاطمة بعث معها بخمیلة ووسادة من أدم حشوها لیف ورحیین وسقاء وجرتین فقال علی لفاطمة ذات یوم، والله لقد سنوت حتی لقد اشتکیت صدری وقد جاء الله أباك بسبی، فاذهبی فاستخدمیه فقالت، والله قد طحنت حتی مجلت یداي فأتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال: ما حاجتك یا بنیة؟ قالت جئت لأسلم علیك واستحییت أن تسأله، ورجعت. فقالت استحییت أن أسأله. فأتیناه جمیعا فقال علی یا رسول الله. لقد سنوت حتی اشتکیت صدری. وقالت فاطمة: وقد طحنت حتی

پانی کا یہودی کے لئے نکالتے، آپ نے کچھ کھجوریں جمع کر کے شلوار کے ازار بند کے اندر ڈال دیں، پھر ایک شہزادہ کو رسول اللہ نے اور دوسرے کو علیؑ نے اٹھا لیا۔ گھر تشریف لائے۔

ابو سوید مدنی نے کہا کہ جب فاطمہؑ علیؑ کے گھر میں تشریف لائیں تو آپ کے گھر میں ریت پھیلی ہوئی تھی، علیؑ کے پاس صرف ایک تکیہ، ایک گھڑا، اور ایک پیالہ موجود تھا،

علی علیہ السلام نے کہا کہ جب فاطمہؑ کی رسول اللہ نے میرے ساتھ شادی کی تو فاطمہؑ کو مندرجہ ذیل چیزیں عطا کیں، ایک گدا، کھجور کی پتیوں سے بھرا ہوا ایک تکیہ، دو چکیاں، پانی پینے کا پیالہ اور دو گھڑے۔

ایک روز علیؑ نے فاطمہؑ سے کہا خدا کی قسم پانی بھرتے بھرتے تھک گیا ہوں آپ کے باپ کے پاس قیدی آئے ہیں، جا کر آپ سے ایک نوکر لے آؤ، عرض کیا چکی پیتے پیتے میرے ہاتھ جواب دے گئے ہیں رسول اللہ کے پاس آئیں آنحضرتؐ نے پوچھا بیٹی کیوں آئی ہو؟ عرض کیا سلام کرنے آئی ہوں، شرم کے مارے سوال نہ کیا، اور واپس آ گئی، علیؑ سے کہا میں نے شرم کے مارے سوال نہیں کیا۔ دونوں آنحضرتؐ کے پاس آئے۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ پانی

جلت يداى، وقد جاء الله بسبي وسعة
فأخذ منا قال: والله لا أعطيكما وأدع
أهل الصفة تطوى بطونهم لا أجد ما أنفق
عليهم، ولكن أبيعهم وأنفق عليهم أثمانهم
فرجعا فأتاهما صلى الله عليه وسلم وقد دخلا
في قطيفتهما إذا غطت رؤسهما أنكشفت
أقدامهما، وإذا غطت أقدامهما انكشفت
رؤسهما، فأبوا فقال: مكانكما ثم قال:
ألا أخبركما بخير مما سألتماني؟ قالا: بلى،
قال: كلمات علمنيهن جبريل عليه السلام،
فقال تسبحان دبر كل صلاة عشرا وتحمدان
عشرا وتكبران عشرا، وإذا أويتما إلى
فراشكما فسبحا ثلاثا وثلاثين، واحمدا ثلاثا
وثلاثين، وكبرا أربعا وثلاثين. قال علي
فما تركتهن منذ علمنيهن رسول الله صلى
الله عليه وسلم. فقيل له: ولا ليلة صفين؟
قال: ولا ليلة صفين. أخرجه أحمد

(شرح) الخميلة: لعله أراد بها
الطنفسة ويقال لها الخمل، وسفوت
استقيت، والسانية: الناضحة التي
يستقى عليها، ومجلت: تنفطت من العمل
والسبي والسبا: الأسرى، قاله الجوهري
وقال غيره: السبي النهب وأخذ الناس

بھر نے سے تو نے میرا سینہ زخمی ہو گیا ہے، فاطمہؓ نے
عرض کیا چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں گٹے
پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدی اور مال
دیا ہے، ہمیں ایک نوکر عطا فرمائیے۔ فرمایا میں
تم کو کچھ نہیں دوں گا۔ یہ سارا مال اہل صفہ پر
خرچ کروں گا۔ جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹ
سے لگ گئے ہیں۔ دونوں واپس آ گئے اور اپنے
لحاف میں لیٹ گئے۔ اگر دونوں اپنے سروں کو چھپاتے
تو پاؤں برہنہ ہو جاتے، اگر پاؤں چھپاتے سر برہنہ
ہو جاتے۔ رسول اللہ تشریف لائے دونوں اٹھ کر
کھڑے ہو گئے۔ فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو، کیا میں
تمہیں ایک ایسی بات سے آگاہ کروں جو کہ تم نے
مجھ سے سوال نہیں کیا، عرض کیا، کیوں نہیں۔
فرمایا جبرائیلؑ نے مجھے کچھ کلمات تعلیم کئے ہیں۔
جن کو ہر نماز کے بعد تلاوت کرنا۔ دس دفعہ
سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ
اکبر، جب بستر پر سونے لگو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ
۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔
علی علیہ السلام نے فرمایا جب سے مجھے رسول اللہ
نے ان کلمات کی تعلیم دی ہے میں نے آج تک
ان کی تلاوت ترک نہیں کی، کسی نے پوچھا صفین
کی رات کو بھی ان کو ترک نہیں کیا، فرمایا صفین
کی رات کو بھی ان کلمات کی تلاوت نہیں چھوڑی

عبيدا. وأما السبية: المرأة المنهوبة فعيله بمعنى مفعولة وجمعه سبايا

وعنه أن فاطمة شكت ما تلقى من أثر الرحا. فأتى النبي صلى الله عليه وسلم سبي فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة فأخبرتها. فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته عائشة بمجيء فاطمة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم إلينا وقد أخذنا مضاجعنا. فذهبت لأقوم فقال: على مكانكما، فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري. فقال: ألا أعلمكما خيرا مما سألتماني؟ إذا أخذتما مضاجعكما فكبرا أربعا وثلاثين وسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثين. فهو خير لكما من خادم يخدمكما. أخرجه البخاري وأبو حاتم

وعنه قال: شكت إلى فاطمة من الطحين فقلت: لو أتيت أباك فسألته خادما؟ قال: فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فلم تصادفه. فرجعت مكانها. فلما جاء أخبر فأتى وعلينا قطيفة إذا بسطناها طولا خرجت منها جنوبنا وإذا بسطناها عرضا خرجت منها أقدامنا فرمنا وسنا فقال: يا فاطمة أخبرت أنك جئت. فهل كانت لك

علی علیہ السلام نے کہا فاطمہؑ نے آنحضرتؐ سے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ رسول اللہؐ کے پاس قیدی آئے۔ تو آپ آنحضرتؐ کے پاس تشریف لائیں۔ لیکن آپ کو گھر میں نہ پاکر واپس چلی گئیں۔ اور بی بی عائشہ کو آگاہ فرما گئیں۔ آنحضرتؐ تشریف لائے تو بی بی عائشہ نے آپ کو آگاہ کیا آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم بستروں سے اٹھنے لگے تو فرمایا دونوں لیٹے رہو، آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی، فرمایا تمہیں ایسی بھلائی سے آگاہ کروں جس کا تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ عرض کیا کیوں نہیں فرمایا (رات کو) سوتے لگو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنا یہ تمہارے لئے خادم لینے سے بہتر چیز ہے۔

علی علیہ السلام نے فرمایا فاطمہؑ نے مجھ سے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی میں نے کہا باپ سے تو کہو کیوں نہیں لے آئیں؟ آنحضرتؐ کے پاس آئیں مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ جب آنحضرتؐ آئے تو آپ کو آگاہ کیا گیا۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک لحاف کے اندر لیٹ چکے تھے، جب ہم اس کو طول میں ادھیڑتے تو ہمارے جسم کا جنوبی حصہ برہنہ ہوتا۔ اگر ہم اس کو

حاجة؟ قالت: لا، قلت: بلى، شكت إلي من الطحين فقلت لو أتيت أباك فسألته خادما، فقال: ألا أدلكما على ما هو خير لكما؟ إذا أخذتما مضاجعكما ثم ذكر معناه أخرجه أبو حاتم

وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت: جاءت فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم تشتكي أثر الخدمة وتسأله خادما، قالت: يا رسول الله لقد مجلت يداي من الرحا، ألححن مرة وأعجن مرة، فقال لها: إن يرزق الله شيئا سيأتيك، وسأدلك على خير من ذلك إذا أويت مضجعك فسبحي الله ثلاثا وثلاثين، واحمدي الله أربعا وثلاثين، فتلك مائة، فهو خير لك من الخادم. أخرجه الدولابي

عرض کے لحاظ سے اڑھتے تو ہمارے قدم اور سر برہنہ ہو جاتے، آنحضرتؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے پاس آئی تھیں، کسی حاجت کی خاطر آئیں تھیں، عرض کیا نہیں ہیں نے کہا ہاں ایک ضرورت کی خاطر آئیں تھیں، چکی پیسنے کی مجھ سے شکایت کی ہیں نے کہا اپنے باپ سے نوکر کیوں نہیں لاتیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں ایسی چیز سے کیونکر آگاہ کردوں جو نوکر سے بہتر ہو؟ جب رات کو سونے لگو تو یہ کلمے تلاوت کرو.....

ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ فاطمہؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، کام کرنے کی شکایت کی اور آنحضرتؐ سے نوکر طلب کیا، کہ چکی پیسنے سے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ چکی پیستی ہوں اور ایک دفعہ آٹا گوندھتی ہوں۔ فرمایا جب بستر پر سو جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۴ مرتبہ الحمد للہ پڑھو، یہ یکصد مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر چیز ہے۔

ذکر تواضعه

تقدم في زهده طرف منه، ويأتي في ذكر ورعه طرف منه أيضا وعن

آپ کا تواضع

ابو صالح پارچہ فروش اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، علی علیہ السلام نے کھجوریں خریدیں

أبي صالح بياع الأكيه عن جده قال: رأيت عليا اشترى تمرا بدرهم فحمله في ملحفته، فقيل: يا أمير المؤمنين ألا نحمله عنك؟ فقال أبو العيال أحق بحمله أخرجه البغوي في معجمه

وعن زيد بن وهب أن الجعد بن بعجة من الخوارج عاتب عليا في لباسه فقال: مالكم وللباسي؟ هذا أبعد من الكبر، وأجدر أن يقتدى به المسلم أخرجه أحمد وصاحب الصفوة. وقد تقدم في زهده، وقوله أجدر أي أحق وأولى، وجدير وخليق وحري بمعنى

وعن ذاذان قال: رأيت عليا يمشي في الأسواق فيمسك الشوع بيده فيناول الرجل الشيء، ويرشد الضال ويعين الحمال على الحمولة وهو يقرأ الآية تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين ثم يقول: هذه الآية نزلت في ذي القدرة من الناس. أخرجه أحمد في الزهد

وعن أبي مطر البصري أنه شهد عليا أتى أصحاب التمر وجارية تبكي عند التمار فقال: ما شأنك؟ قالت: باعني تمرا بدرهم

ان کو تھیلے میں ڈال کر اٹھا لیا، میں نے عرض کیا یا امیر المومنین کیا ان کو میں اٹھا سکتا ہوں؟ فرمایا عیال دار ان کے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے زید بن وہب نے کہا کہ جعد بن بعجہ خارجی نے علیؑ کے لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو، یہ تکبر سے دور رکھتا ہے مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایسا لباس زیب تن کرے۔"

زاذان سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو بازار میں چلتے ہوئے دیکھا، آپ نے ہاتھ میں خوشی کا تسمہ پکڑا ہوا تھا، آدمی کو تسمہ دے دیتے، بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھلاتے بار بردار کی بوجھ اٹھانے میں مدد کرتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے۔ "یہ آخرت کا گھر جسکو ہم نے پرہیزگاروں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں کرتے، عاقبت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔"

ابو مطر بصری سے مروی ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو خرما فروش کے ہاں دیکھا اور خرما فروش کے پاس ایک نوکرانی رو رہی تھی آپ نے نوکرانی سے پوچھا کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ میں نے اس شخص سے ایک درہم میں یہ کھجوریں لیں، اور میرا مالک ان کو نہیں لیتا۔

فرده مولای، فأبی أن یقبله. فقال: یا صاحب التمر خذ تمرك وأعطها دراهمها فإنها خادم ولیس لها أمر، فدفع. فقال المسلمون: تدری من دفعت؟ قال: لا قالوا أمیر المؤمنین. فغضب تمرها وأعطاها دراهمها وقال: أحب أن ترضی عنی فقال: ما أرضاك عنك إذا أوفیت الناس حقوقهم. أخرجه أحمد فی المناقب

حضرتؑ نے خرما فروش سے کہا اپنی کھجوریں لے لو اور اس کا درہم واپس کر دو، یہ نوکرانی ہے اس کے بس میں کوئی بات نہیں ہے۔ خرما فروش نے حضرت کی بات کو ٹھکرا دیا۔ مسلمانوں نے اس سے کہا جانتے ہو یہ کون شخص ہے؟ کہا مجھے علم نہیں ہے، انہوں نے کہا یہ تو امیر المومنینؑ ہیں۔ اس نے کھجوریں لیکر درہم واپس کر دیا حضرتؑ سے کہا آپ مجھ سے راضی ہو جائیں، فرمایا، میں اس وقت تک تم سے راضی نہیں ہونگا، جب تک تو لوگوں کے حقوق پورے نہیں کرے گا۔"

ذکر حیائہ من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ رسول اللہؐ سے حیا کرتے تھے

عن علیه السلام قال: کنت رجلا مذاءً فکنت أستحی أن أسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم لمکان ابنته منی. فأمرت المقداد بن الأسود فقال: یغسل ذکره ویتوضأ. أخرجاه

علی علیہ السلام نے کہا، مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی، میرے پاس رسول اللہ کی دختر تھیں، اس لئے یہ مسئلہ شرم کی وجہ سے آپ سے نہیں پوچھ سکتا تھا، میں نے یہ کام مقداد کے ذمہ لگایا، اس نے آنحضرتؐ سے پوچھا، فرمایا ذکر دھو کر وضو کرے۔

ذکر غیرته علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی علیہ السلام کو احساس دلانا

عن علی علیه السلام قال: قلت لرسول الله صلی الله علیه وسلم: مالك تنوی قریشی

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ قریش کی عورتوں

وتدعنا؟ قال: وعندكم شيء؟ قلت: نعم بنت حمزة، فقال صلى الله عليه وسلم إنها لا تحل لي إنها ابنة أخي من الرضاعة أخرجه مسلم، وقوله: تنوق: لعله بمعنى تأنق، ويجوز ذلك، أو يتخذ ذوقا وكني به عن النساء

کی طرف رغبت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیا؟ فرمایا تمہارے پاس کوئی عورت موجود ہے؟ عرض کیا، جناب حمزہؓ کی بیٹی موجود ہے، فرمایا یہ میرے لئے حلال نہیں ہے، یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

ذکر خوفہ من اللہ عزوجل

آپ کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا

تقدم وصفه لربه في أول الفصل في النشر معنى ذلك

اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

نوٹ:۔ یہ کتاب اہل سنت کی ہے اس کے کل مندرجات سے علماء امامیہ کو اتفاق نہیں ہے۔ اس کتاب میں بعض ایسی احادیث نقل کی گئی ہیں جو عصمت کے منافی ہیں۔ ہم ایسی احادیث کو نہیں مانتے، وہ محض تنقیص آل محمدؐ کی خاطر بنو امیہ کے کارخانہ ساز ملیٹ نے وضع کی ہیں۔

ذکر ورعه

آپ کی پرہیزگاری

عن عبد الله بن الزبير قال: دخلت على علي ابن أبي طالب يوم الأضحى فقرب إلينا خزيرة، فقلت: أسلمك، لو قربت الينا من هذا البطن - يعني الاوز - فإن الله قد أكثر الخير، فقال: يا ابن زبير سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يحل لخليفة من مال الله إلا قصعتان: قصعة

عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں بقر عید کے دن حاضر ہوا، آپ نے گوشت اور آٹے سے پکا ہوا، کھانا دیا، میں نے عرض کیا۔ خدا آپ کا بھلا کرے، اگر آپ بطخ کا گوشت کھلاتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت نیکی دیتا، فرمایا، زبیر کے فرزند میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ

يأكلها هو وأهله وقصعة يضعها بين أيدي الناس. أخرجه أحمد

(شرح) الخزيرة: أن ينصب القدر بلحم يقطع صغارا على ماء كثير فإذا انضج ذر عليه الدقيق. وإن لم يكن فيها لحم فهي عصيدة

وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: حدثني رجل من ثقيف ان عليا قال له إذا كان عند الظهر فرح علي قال: فرحت اليه فلم أجد عنده حاجبا يحجبني دونه، ووجدته وعنده قدح وكوز من ماء، فدعا بظبية، فقلت في نفسي، لقد آمنني حين يخرج إلي جوهرا وما أدري ما فيها، فإذا عليها خاتم فكسر الخاتم، فإذا فيها سويق فأخذ منه قبضة في القدح وصب عليه ماء، فشرب وسقاني فلم أصبر فقلت: يا أمير المؤمنين أتصنع هذا بالعراق وطعام العراق أكثر من ذلك؟ فقال: والله ما أختم عليه بخلا به ولكني أتباع قدر ما يكفيني، فأخاف أن يفنى فيمنع فيه من غيره، وإنما حفظي لذلك. وأكره أن يدخل بطني إلا طيبا. أخرجه في

کو اللہ تعالیٰ کے مال سے دو پیالے لینے چاہئیں ایک پیالہ سے خود اور اپنے عیال کا گزارہ کرے اور دوسرے پیالہ سے لوگوں کی تواضع کرے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ مجھے ثقیف کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے علی علیہ السلام نے کہا کہ ظہر کے وقت میرے پاس آنا، میں حاضر ہوا۔ کوئی دربان نہیں تھا۔ آپ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا کوزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے چمڑے کا تھیلا منگوایا، جو مہر شدہ تھا۔ آپ نے مہر کو توڑا۔ اس میں ستو موجود تھا۔ اس میں سے ایک مٹھی لیکر پیالے میں ڈال دی، اس میں پانی ملا کر پیا اور ہمیں بھی پلایا۔

نوٹ

(آجکل کتنے مسلمان ہیں، جو علی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔

مجھ سے رہا گیا۔ عرض کیا یا امیر المومنین عراق میں ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہاں کھانے پینے کی چیزیں وافر مقدار میں موجود ہیں، فرمایا خدا کی قسم میں بخل کی وجہ سے مہر نہیں لگاتا بلکہ اس سے اپنی ضرورت کے مطابق لیتا ہوں مجھے اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ جب ختم ہونے لگے تو اس میں اور نہ ڈال دیا جائے۔ اس لئے اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ

السفرة والملاء فی سیرته

وعن ابن حیان التیمی عن أبیه قال: رأیت علی بن أبی طالب علی المنبر یقول: من یشتری منی سیفی هذا؟ فلو کان عندی ثمن إزار ما بعته فقام إلیه رجل وقال أسلفك ثمن إزار

قال عبد الرزاق: وکانت بیده الدنیا کلها إلا ما کان من الشام. أخرجه أبو عمر، وأخرج معناه بزیادة صاحب الصفوة عن علی بن الأرقم عن أبیه، ولفظه قال رأیت علیا وهو یبیع له سیفا فی السوق ویقول من یشتری منی هذا السیف؟ فوالذی فلق الحبة لطالما کشفت به الحروب عن وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ولو کان عندی ثمن إزار ما بعته

وعن هارون بن عنترة عن أبیه قال: دخلت علی علی بن أبی طالب فی الخورنق وهو یرعد تحت حمل قطیفة فقلت: یا أمیر المؤمنین، إن الله قد جعل لك ولأهل بیتك فی هذا المال، وأنت تصنع بنفسك ما تصنع؟ فقال ما أزدرکم من مالکم، وإنها لقطیفتی التی خرجت بها من منزلی. أو قال من المدینة

میرے حکم میں پاک چیز داخل ہو۔

ابن حیان تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، میری یہ تلوار کون شخص خریدے گا اگر میرے پاس تہمد کی قیمت ہوتی تو میں اس کو ہرگز فروخت نہ کرتا، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، تہمد کی قیمت میں دیتا ہوں۔

عبد الرزاق نے کہا یہ اس وقت کی بات ہے جب شام کو چھوڑ کر تمام اسلامی سلطنت آپ کے قبضہ میں تھی۔

علی بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو بازار میں اپنی تلوار فروخت کرتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے تھے میری یہ تلوار کون خریدے گا! قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ میں شگاف ڈالا، میں نے اس تلوار کے ذریعے بہت سی جنگیں رسول اللہ سے دور کی تھیں، اگر میرے پاس تہمد کی قیمت ہوتی تو میں اس کو فروخت نہ کرتا۔

ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں خورنق میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ پرانے لحاف میں کانپ رہے تھے، عرض کیا امیر المومنین خداوند عالم نے آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا

(شرح) السمل: الخلق. و القطيفة: دثار مخمل، والجمع قطائف وقطف أيضا كصحيفة وصحف — أرزؤكم: أصيب منكم؛ أصيب منكم، والرزء المصيبة والجمع أرزاء

وعن ابن مطرف قال: رأيت عليا مؤتزرا بازارا، مرتديا برداء، ومعه الدرة كأنه أعرابي بدوي، حتى بلغ سوق الكرابيس فقال: يا شيخ أحسن بيعي في قميص بثلاثة دراهم، فلما عرفه لم يشتر منه شيئا، فأتى غلاما حدثا فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء أبو الغلام فأخبر، فأخذ أبوه درهما ثم جاء به فقال: هذا الدراهم يا أمير المؤمنين، فقال: ما شأن هذا الدرهم؟ قال: كان القميص ثمن درهمين قال: باعني رضاي وأخذ رضاه. أخرجهما صاحب الصفوة، وخرج الثاني أحمد في المناقب

(شرح) الكرباس: فارسي معرب بكسر الفاء، والكرباسة أخص منه، والجمع كرابيس، وهي ثياب خشنة

وعن عمر بن يحيى عن أبيه قال:

اس مال میں حق مقرر کیا ہے، اور آپ اپنی ذات کیساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ فرمایا میں تمہارے مال کو کوئی نقصان نہیں دینا چاہتا یہ میرا وہ پھٹا ہوا لحاف ہے جس کو لیکر میں گھر سے نکلا تھا۔ یا مدینہ سے نکلا تھا۔

ابن مطرف نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو ایک چادر باندھے ہوئے اور دوسری چادر شانے پر ڈالے ہوئے۔ ہاتھ میں کوڑا لئے ہوئے آپ دیہاتی معلوم ہوتے تھے دیکھا۔ آپ کھدر بیچنے والوں کے بازار میں تشریف لائے اور فرمایا اے شیخ مجھے تین درہم میں صرف ایک قمیض دیدو، جب دکاندار نے آپ کو پہچان لیا تو آپ نے اس سے کوئی چیز نہ خریدی۔ اور ایک لڑکے کی دکان پر آئے اس سے تین درہم میں قمیض خرید فرمائی، جب لڑکے کا والد آیا تو لڑکے نے اُسے آگاہ کیا۔ لڑکے کا والد درہم لیکر حضرتؑ کی خدمت میں آیا، عرض کیا یا امیر المومنینؑ یہ درہم لے لو، فرمایا کیوں؟ عرض کیا قمیض کی قیمت دو درہم تھی، فرمایا میں نے اپنی مرضی سے خریدی تھی۔

عمر بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں گھی اور شہد کی مشکیں پیش کی گئیں، ایک روز آپ نے

أهدي إلى علي بن أبي طالب أترنج من وعل، فرآها قد نقصت، قال: فقيل له بعثت أم كلثوم فأخذت منه، فبعث إلى المقومين فقومها خمسة دراهم، فبعث إلى أم كلثوم: ابعثي لي خمسة دراهم أخرجه في الصفوة * وعن عاصم بن كليب عن أبيه قال: قدم على علي ابن أبي طالب مال من أصبهان، فقسمه سبعة أسباع، في جدفيه رغيفا، فقسمه سبع كرو جعل على كل جزء كسرة، ثم أقرع بينهم أيهم يعطى أول؟ أخرجه أحمد والقاضي

وعن الأعمش قال: كان يغدى ويعشى، ويأكل هو من شئ يجيئه من المدينة * وعن أبي صالح قال: دخلت على أم كلثوم بنت علي وإذا هي تمتشط ستر بيني وبينها، فجاء حسن وحسين فدخلا عليها وهي جالسة تمتشط، فقالت: ألا تطعمون أبا صالح شيئا؟ قال: فأخرجوا إلي قصعة فيها مرق بحبوب، قال: فقلت تطعمون هذا وأنتم أمراء؟ قالت أم كلثوم: يا أبا صالح، كيف لو رأيت أمير المؤمنين يعني عليا، وأتي بالترنج، فذهب حسين فأخذ منها أترجة فنزعها من يده ثم أعربه فقسم

ان کو ملاحظہ فرمایا جن میں آپ نے کمی محسوس کی۔ آپ سے کہا گیا کہ ام کلثوم آئی تھیں اور اس میں سے لے گئی تھیں۔ آپ نے وزن کرنے والوں کے پاس مشک بھیج دی انہوں نے کہا اس میں پانچ درہم کی کمی ہے آپ نے ام کلثوم کے پاس کسی کو بھیجا کہ پانچ درہم میرے پاس بھیج دو۔

عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس اصفہان سے مال آیا۔ آپ نے اس کو سات حصوں پر تقسیم کر دیا اس میں ایک روٹی تھی اس کو بھی سات حصوں میں تقسیم فرمایا پھر آپ نے قرعہ ڈالا جس کا قرعہ نکلتا اس کو مال پہلے مل جاتا۔"

اعمش نے کہا کہ حضرت علیؓ اس مال پر گزارہ کرتے جو آپ کے پاس مدینہ سے آیا کرتا تھا۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں ام کلثوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کنگھی فرما رہی تھیں، میرے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا، حسنؓ اور حسینؓ تشریف لائے اور آپ کے پاس چلے گئے آپ نے دونوں سے فرمایا ابو صالح کو کوئی چیز کیوں نہیں کھلاتے؟ وہ پیالے میں شوربا لائے جس میں دانے تلے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا امیر ہو کر یہ چیز کھاتے ہو؟ ام کلثوم نے مجھ سے

بین الناس ؟

فرمایا۔ اگر امیر المومنین علی کو دیکھتے تو تجھے پتہ چلتا۔ ایک روز آپ کے پاس ترنج (لیموں کی قسم کا پھل) آئے۔ ان میں سے حسینؑ نے ایک ترنج اٹھا لیا، حضرتؑ نے ان سے چھین لیا اور حکم دیا کہ لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔

ذکر عدله فی رعیه

تقدم فی ذکر ورعه آنفا طرف منه

وعن کریمة بنت همام الطائیة

قالت: کان علی یقسم فینا الورس بالکوفة

قال فضالة: حملنا وعلی العدل منه أخرجه

أحمد فی المناقب

آپ کا رعیت میں انصاف کرنا

کریمہ بنتِ ہمام طائیہ نے کہا کہ علی علیہ السلام کوفہ میں ہمارے درمیان ورس تقسیم فرمایا کرتے تھے، فضالہ نے کہا ہم نے آپ کی اس بات کو انصاف پر محمول قرار دیا۔

ذکر تفقده احوالهم

عن أبی الصهباء قال: رأیت علی

بن أبی طالب بشط الکلاء یسأل عن

الأسعار

رعایا کے حالات دریافت کرنا

ابو الصہباء کا بیان ہے میں نے علی علیہ السلام کو شط الکلاء میں دیکھا آپ چیزوں کے بھاؤ دریافت فرما رہے تھے۔

حضرتؑ کے حالات ہماری کتاب

"علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں"

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیں

"مکتبۃ الساجد" ملتان نے شائع کی ہے!

ذکر شفقته علی أمته محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الجاهلیه والاسلام وتخفیف (اللہ عزوجل عن الأمة بسببه)

عن علی بن أبی طالب قال: لما نزلت یا أیها الذین آمنوا إذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة، قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: ما ترى دینارا قلت: لا یطیقونه، قال: فکم؟ قلت: شعیرة قال إنك لزهید، فنزلت: أأشفقتم أن تقدموا بین یدی نجواکم صدقات... الآیة قال فبی خفف اللہ عن هذه الأمة أخرجه أبو حاتم. * وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما انه قال: ألا أخبرکم باسلام أبی ذر؟ قال: قلنا: بلی، قال: قال أبو ذر کنت رجلا من غفار: فبلغنا أن رجلا قد خرج بمکة یزعم انه نبی، فقلت لأخی: انطلق الی هذا الرجل بمکة وائتنی بخبره فانطلق فلقیه ثم رجع، فقلت: ما عندك؟ قال: واللہ لقد رأیت رجلا یأمر بالخیر وینهی عن الشر، فقلت: لم تشفنی من الخبر، فأخذت جرابا وعصا ثم أقبلت إلی مکة

آپ کا محمد کی اُمت پر مہربانی کرنا، اپ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر تخفیف کی

علی علیہ السلام نے فرمایا جب آیت "اے ایمان والو جب رسولؐ سے راز کی بات کرو تو صدقہ دیا کرو" نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے مجھ سے پوچھا کہ صدقہ ایک دینار ہونا چاہیئے عرض کیا لوگوں میں اس قدر طاقت نہیں ہے فرمایا پھر کس قدر ہونا چاہیئے، عرض کیا "ایک جو" فرمایا "تم بہت زاہد ہو" یہ آیت نازل ہوئی، ءاشفقتم .... فرمایا میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت پر تخفیف کی۔

ابن عباس نے کہا کیا میں ابوذرؓ کے اسلام لانے کے بارے میں آگاہ کروں، ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ کہا کہ ابوذرؓ نے کہا میں غفار قبیلے کا آدمی ہوں، ہمیں معلوم ہوا کہ مدینہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے اپنے بھائی سے کہا مکہ میں جا کر اس شخص کے حالات معلوم کرو، اور مجھے آگاہ کرو۔ میرا بھائی گیا اور آنحضرتؐ سے مل کر واپس آگیا میں نے اس سے آپ کے حالات معلوم کئے کہا

فجعلت لا أعرفه وأكره أن أسأل عنه. وأشرب من ماء زمزم وأكون في المسجد. قال: فمر بي علي. فقال: كأن الرجل غريب. قال: قلت: نعم. قال: فانطلق إلى المنزل. فانطلقت معه لا يسألني عن شيء ولا أخبره. فلما أصبحت غدوت إلى المسجد لأسأل عنه وليس أحد يخبرني عنه بشيء. قال: فمر بي علي فقال: ألم آن للرجل أن يعرف منزله؟ قال: قلت: لا. قال: فانطلق معي. فذهبت معه ولا يسأل أحد منا صاحبه عن شيء حتى إذا كان اليوم الثالث فعل مثل ذلك فأقام معه. ثم قال له: ألا تحدثني؟ قال فقال: ما أمرك وما أقدمك هذه البلد؟ قال: قلت له إن كتمت علي أخبرتك. قال فعلت له. بلغنا أنه خرج ههنا رجل يزعم أنه نبي. فأرسلت أمي ليكلمه. فرجع ولم يشفني من الخبر فأردت أن ألقاه. فقال: أما إنك قد رشدت. هذا وجهي إليه فاتبعني وادخل حيث أدخل. فإني إن رأيت أحدا أخافه عليك قمت إلى الحائط كأني أصلح نعلي. وامض أنت فمضى

کریں نے آپ کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے پایا ہے۔ مجھے بھائی کی بات سے تسلی نہ ہوئی۔ میں جراب اور عصا لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ میں آنحضرتؐ کو جانتا نہ تھا کسی دوسرے سے آپ کے بارے میں پوچھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ چاہ زمزم کا پانی پی کر مسجد میں آکر بیٹھ جاتا، ایک روز علی علیہ السلام میرے پاس سے گزرے، فرمایا تم مسافر ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا میرے گھر چلو، میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حضرت نے کوئی بات مجھ سے نہ پوچھی۔ اور نہ میں نے آپ کو کچھ بتایا صبح کو میں پھر مسجد میں آگیا۔ میں نے رسول اللہؐ کے بارے میں کسی سے نہ پوچھا اور نہ ہی کسی شخص نے آپ کے بارے میں مجھے آگاہ کیا پھر علی علیہ السلام کا گزر ہوا۔ فرمایا۔ اب تو تجھے اس شخص کے گھر کے بارے میں علم ہونا چاہیئے۔ عرض کیا ابھی معلوم نہیں ہوا۔ فرمایا میرے ساتھ چلو میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم نے آپس میں کوئی بات نہ کی، تیسرے روز بھی ایسا ہی واقعہ ہوا۔ علیؑ نے ابوذرؓ کو ساتھ لیا۔ فرمایا تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے، تمہارا کیا قصہ ہے اس شہر میں کیوں آئے ہو؟ عرض کیا اگر میری بات پوشیدہ رکھو گے تو بتاؤں گا۔ میں نے

ومعنيت معه حتى دخلت معه على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له أعرض علي الاسلام، فعرضه فأسلمت آخر جه البخاري

وفي الحديث قصة ذكرناها مستوعبة في مناقب العباس

عرض کیا کہ یہاں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو حالات معلوم کرنے یہاں بھیجا ہے، اس نے مجھے آکر حالات سے آگاہ کیا لیکن میری تسلی نہیں ہوئی، اب میں اس شخص سے خود ملنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم نے ہدایت پائی، تم میرے ساتھ چلے آؤ۔ اگر میں نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جس سے تیرے بارے میں خطرہ لاحق ہوا، تو دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی جوتی ٹھیک کرنے لگ جاؤں گا تم چلتے رہنا۔ میں آپ کیساتھ چل پڑا۔ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آنحضرتؐ سے کہا، آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے، آپ نے اسلام پیش کیا۔ میں مسلمان ہوگیا

ذکر اسلام همدان علی یده

آپ کے ہاتھوں قبیلہ ہمدان کا اسلام لانا

عن البراء بن عازب قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى أهل اليمن يدعوهم إلى الاسلام، وكنت في من بعثه، فأقام عليهم ستة أشهر لا يجيبونه الى شئ، فبعث النبي صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب وأمره أن يرسل خالدا ومن معه الا من أراد البقاء مع علي فيتركه، قال البراء: وكنت مع من

براء بن عازب کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اہل یمن کی طرف خالد بن ولید کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے روانہ فرمایا، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ خالد چھ ماہ رہا۔ مگر ایک شخص بھی مسلمان نہ ہوا۔ رسول اللہ نے علیؓ کو بھیجا اور کہا کہ خالد اور ان لوگوں کو جو خالد کیساتھ گئے ہیں واپس بھیج دو، مگر جو لوگ علیؓ کے ساتھ رہنا چاہیں ان کو رہنے دینا۔ براء نے کہا میں علیؓ کیساتھ رہا

عقب مع علی، فلما انتهینا الی أوائل الیمن بلغ القوم الخبر، فجمعوا له فصلی علی بنا الفجر، فلما فرغ صففنا صفا واحدا ثم تقدم بین أیدینا فحمد الله وأثنی علیه، ثم قرأ علیهم کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، فأسلمت همدان کلها فی یوم واحد، وکتب بذلک إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فلما قرأ الکتاب خر ساجدا وقال: السلام

سوا۔ جب ہم یمن میں داخل ہوئے تو لوگوں کو اس بات کا علم ہوگیا۔ وہ حضرتؑ کی خاطر جمع ہوگئے۔ علی علیہ السلام نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو ہم ایک قطار میں کھڑے ہوگئے، آپؑ ہمارے سامنے تشریف لاکر خدا کی حمد و ثنا کے بعد اہل یمن کو رسول اللہؐ کا خط پڑھ کر سنایا، سارا اہل ہمدان ایک دن میں مسلمان ہوگیا۔ علی علیہ السلام نے خط کے ذریعہ اس بات سے آنحضرتؐ کو آگاہ کیا۔ رسول اللہؐ نے جب خط پڑھا تو سجدہ ریز ہوگئے اور دو دفعہ فرمایا۔

"اہل ہمدان پر سلام ہو"

ذکر إثبات أفضلیته بقتل الخوارج

خارجیوں کو قتل کرنے میں آپؑ کی فضیلت

عن عبیدة السلمانی قال: ذکر علی الخوارج فقال فیهم رجل مخدج الید. أو مودن الید. ولولا أن تبطروا لأخبرتکم بما وعد الله تعالی علی لسان نبیه محمد صلی الله علیه وسلم لمن قتلهم. قال فقلت لعلی: أسمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال: إی ورب الکعبة. ثلاثا. أخرجه مسلم

(شرح) البطر: الأشر وهو شدة المرح. تقول منه: بطر بالکسر یبطر بطرا

عبیدہ سلمانی نے کہا کہ علی علیہ السلام نے خوارج کا ذکر کیا۔ فرمایا ان میں سے ایک شخص ناقص ہاتھ والا ہوگا۔ اگر تم مغرور نہ ہوتے تو میں تم کو اس بات سے ضرور آگاہ کرتا، جسکا اللہ نے اس شخص کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ کی زبانی وعدہ کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے علی علیہ السلام سے پوچھا کیا آپ نے اس بات کو رسول اللہ سے سنا تھا؟ آپ نے تین دفعہ فرمایا "رب کعبہ کی قسم سنا تھا"

المال. وتقول بطرك عيشك كما تقول
رشدت أمرك ومخدج اليد: ناقصها
ومنه حديث الصلاة فهي خداج يقال
خدجت الناقة إذا ألقت ولدها لغير
تمام. ومودن اليد وردي مودون اليد
ومعناهما ناقصها أيضا. ومنه قول العرب
ودنت الشيء وأردنته إذا نقصته وصغرته
وعن عبد الله بن أبي رافع مولى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال: أن الحرورية لما
خرجت وهو مع علي. فقالوا: لا حكم إلا لله
فقال علي: كلمة حق أريد بها باطل: ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وصف لنا أناسا إني لأعرف وصفهم
في هؤلاء. يقولون الحق بألسنتهم لا يجوز
هذا منهم. وأشار إلى حلقه من أبغض
خلق الله إلى الله. فيهم أسود إحدى
يديه حلمة ثدي. فلما قتلهم علي عليه
السلام قال: انظروا فلم يجدوا. فقال
ارجعوا. فوالله ما كذب ولا كذبت
مرتين أو ثلاثا. ثم وجدوه في خربة فأتوا
به حتى وضعوه بين يديه. قال عبد الله
وأنا حاضر ذلك من أمرهم وقول علي
فيهم. أخرجه أبو حاتم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام
عبداللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ جب
خوارج نے خروج کیا، تو میں علیؑ کیساتھ تھا۔
خوارج نے کہا "حکم صرف خدا کا ہے" علیؑ نے
فرمایا "یہ بات تو ٹھیک ہے مگر ان کا اس کلمہ
سے مقصد باطل کی اشاعت ہے۔" رسول اللہ
نے ہم سے ایسے اشخاص کی نشاندہی کی تھی جو
ان لوگوں میں موجود ہیں۔ جو زبان سے حق بات
کہتے ہیں مگر وہ بات ان کے حلق سے نیچے نہیں
اترتی، ان میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اللہ
تعالیٰ کے نزدیک وہ سیاہ شخص ہے جس کے
ایک ہاتھ پر عورت کے پستان کے سر کی مانند
ایک چیز ہوگی، علیؑ نے ان کو قتل کیا اور اپنے
اصحاب سے فرمایا، ناقص ہاتھ والے شخص کو
تلاش کرو، انہوں نے تلاش کیا، لیکن نہ پایا فرمایا
پھر تلاش کرو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے
کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی کبھی میری بات
جھوٹی ثابت ہوئی۔ دوبارہ تلاش کرنے سے
اس شخص کی لاش ایک ویرانہ میں مل گئی
اس کی لاش کو لاکر حضرت کے سامنے رکھ
دیا گیا۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے ان
لوگوں کی کاروائی کو دیکھا اور حضرتؑ کے فرمان
کو ان کے بارے میں سنا۔"

(شرح) الحرورية، قوم ينسبون الى حرورا وهي بلد الخوارج، وعن زيد بن وهب الجهني انه كان في الجيش الذي كان مع علي بن أبي طالب الذين ساروا الى الخوارج، فقال علي يا أيها الناس إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج من أمتي قوم يقرأون القرآن. ليس قراءتكم إلى قراءتهم بشيء ولا صلاتكم الى صلاتهم بشيء ولا صيامكم الى صيامهم بشيء يقرأون القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلاتهم تراقيهم. يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى الله لهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم لنكلوا عن العمل. وآية ذلك ان فيهم رجلا له عضد ليس له ذراع على رأس عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض، فتذهبون الى معاوية وأهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم وأموالكم، والله إني لأرجو أن يكون هؤلاء القوم فإنهم سفكوا الدم الحرام، وأغاروا في سرح

زید بن وہب جہنی نے کہا کہ میں اس لشکر میں موجود تھا، جو علی علیہ السلام کیساتھ خوارج سے لڑنے کے لئے گیا تھا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا "اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت سے ایک قوم خروج کرے گا۔ جو قرآن کو پڑھتی ہوگی، مگر تمہاری قرأت اور ان کی قرأت میں کوئی نسبت نہیں ہوگی، تمہارے روزے سے ان کے روزے کو کوئی لگاؤ نہ ہوگا۔ وہ قرآن کو اس نیت سے پڑھتے ہوں گے کہ اس سے ان کو ثواب ملے گا۔ حالانکہ وہ انکا ان کے لئے وبال ہوگا۔ ان کی نماز ان کے حلقوم سے نیچے نہیں جائے گی وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے اگر اس لشکر کو اس بات کا علم ہو جائے جو ان کو قتل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی زبانی ان کے لئے کس قدر اجر مقرر کیا ہے تو وہ لوگ عمل کرنا چھوڑ دیں۔ دین سے خروج کرنے والوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ہوگا۔ جسکا بازو اور کلائی نہیں ہوگی اس کے بازو کے سرے پر عورت کے پستان کے سر کی مانند ایک چیز ہوگی، جس پر سفید

الناس فسيروا على اسم الله تعالى قال سلمة بن كهيل: فلما التقينا وعلى الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي فقال لهم ألقوا الرماح، وسلوا سيوفكم من جفونها، فإني أخاف أن يناشدكم كما ناشدوكم يوم حروراء، فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف فشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم على بعض، وما أصيب من الناس يومئذ إلا رجلان فقال علي التمسوا فيهم المخدج، فالتمسوه فلم يجدوه، فقام علي بنفسه حتى أتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض فقال أخروهم فوجدوه مما يلي الارض، فكبر علي ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام إليه عبيدة السلماني فقال: يا أمير المؤمنين والله الذي لا إله إلا هو لسمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أي والله الذي لا إله إلا هو حتى استحلفه ثلاثا وهو يحلف له. أخرجه مسلم وفي رواية قال: فخروا سجودا عند وجود المخدج، وخر علي ساجدا معهم وفي رواية قال أبو الوضي: فكأني أنظر

بال ہونگے۔

سلمہ بن کہیل کا بیان ہے کہ ہم نے خوارج سے جہاد کیا اور خوارج کا سردار عبداللہ بن وہب راسبی تھا، عبداللہ نے اپنے لشکر سے کہا نیزے پھینک دو اور تلواریں میان سے نکال لو، انہوں نے نیزے پھینک دیئے اور تواریں نکال لیں (علی علیہ السلام کے) لشکر نے ان کو نیزوں پر رکھ لیا اور قتل کر دیا، حضرتؑ کے لشکر سے صرف دو آدمی شہید ہوئے علی علیہ السلام نے فرمایا، خوارج کے مقتولین میں لنجے ہاتھ والے کو تلاش کرو، انہوں نے تلاش کیا، مگر ان کو نہ ملا۔ حضرتؑ بذات خود لاشوں کے پاس تشریف لائے، جو ایک دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں، فرمایا ان کو ہٹاؤ انہوں نے لاشوں کو ہٹایا تو لنجے ہاتھ والے کی لاش سب سے نیچے زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ لاش کو دیکھ کر حضرتؑ نے تکبیر کی آواز بلند کی، فرمایا، خدا نے سچ کہا اور اس کے رسولؐ نے خدا کا پیغام پہنچایا۔

عبیدہ سلمانی نے عرض کیا "کیا امیرالمومنینؑ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے اس حدیث کو رسول آمنہ سے سنا تھا فرمایا" اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود

الیه حبشیا علیه ثدیان، کثدی المرأة علیه شعرات مثل شعرات تکون علی ذنب الیربوع

وفی روایة: أنهم لما لم یجدوه جاء علی بنفسه فجعل یقول: أقلبوا، أقلبوا، حتی جاء رجل من أهل الکوفة فقال: ههنا، فقال علی: الله أکبر أخبرنی أحمد فی المناقب

وفی روایة أنهم لما وجدوه قال علی: هذا الشیطان وهو، وهو أضلهم أجرا

أبو المظفر القزوینی الحاکمی

(شرح) وحشوا برماحهم، أی ألقوها

وعن أبی سعید أنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تمرق مارقة من الناس تقتلهم أولی الطائفتین بالله عز وجل * وعن ابن مسعود أن رسول الله صلی الله علیه وسلم أتی منزل أم سلمة، فجاء علی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا أم سلمة، هذا قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی أخرجها الحاکمی

(شرح) القاسطون الجائرون من القسط بالفتح والقسوط: الجور والعدول

نہیں، میں نے رسول اللہ سے اس حدیث کو سنا تھا۔ اس نے آپ کو تین دفعہ قسم دی، حضرت نے تین دفعہ قسم کھا کر فرمایا میں نے رسول اللہ سے یہ حدیث سنی تھی)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ان لوگوں نے ہاتھ والے کو تلاش کر لیا تو سب کے سب سجدہ میں گر پڑے اور علی علیہ السلام بھی ان کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابو الرمنی نے کہا، میں نے گویا اس حبشی شخص کو دیکھا جس کے سینے پر دو پستان تھے۔ ایک پستان عورت کے پستان کی مانند تھا۔ جس پر (یربوع) چوہے کی قسم کے جانور کی دم کی مانند بال موجود تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب علی علیہ السلام کے لشکر کو ناقص ہاتھ والا آدمی نہ ملا۔ تو آپ خود اس کی تلاش میں مصروف ہو گئے۔ اور اپنے آدمیوں سے فرماتے ان لاشوں کو الٹو، ان لاشوں کو الٹو، کو فہ کے ایک آدمی نے عرض کیا وہ شخص یہاں موجود ہے، حضرت نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ناقص

عن الحق، والقسط: بالكسر العدل

اتھ والا تلاش کرنے کے باوجود نہ ملا تو آپ نے فرمایا۔ وہ شخص شیطان تھا اور اس سے بھی زیادہ گمراہ تھا۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مارقین دین سے نکل جائیں گے، ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو اللہ تعالیٰ پر صحیح معنوں میں ایمان لایا ہوگا۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی ام سلمہؓ کے گھر میں تشریف لائے، اور علی علیہ السلام آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہؐ نے ام سلمہؓ سے فرمایا۔ یہ شخص قاسطین (صفین والے) ناکثین (جمل والے) اور مارقین (نہروان والے) سے میرے بعد جہاد کرے گا۔

ذکر السبب الموجب لقتال الخوارج علیا علیہ السلام

علی علیہ السلام کی خوارج سے جنگ کرنیکی وجہ

عن ابن عباس قال: اجتمعت الخوارج فی دارها، وهم ستة آلاف أو نحوها، قلت لعلی بن أبی طالب یا أمیر المؤمنین، أبرد بالصلاة لعلی

ابن عباس نے کہا خوارج اپنے گھر میں جمع ہوئے جن کی تعداد چھ ہزار یا اس کے لگ بھگ تھی، میں نے علی بن ابی طالبؑ سے کہا۔ یا امیر المومنینؑ آپ نماز دیر سے

ألقى هؤلاء القوم، فقال: إني أخافهم عليك، قال: فقلت: كلا، قال: ثم لبس حلتين من أحسن الحلل، قال: وكان ابن عباس جميلا جهيرا، قال فلما نظروا إلى قالوا: مرحبا بابن عباس، فما هذه الحلة؟ قال: قلت وما تنكرون من ذلك؟ لقد رأيت على رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة من أحسن الحلل قال: ثم تلوت عليهم: قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده قالوا: فما جاء بك؟ قلت: جئتكم من عند أمير المؤمنين ومن عند أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن عند المهاجرين والأنصار لأبلغكم ما قالوا ولأبلغهم ما تقولون فما تنقمون من علي ابن عم رسول الله صلى الله وصهره؟ قال: فأقبل بعضهم على بعض فقال بعضهم: لا تكلموه فإن الله تعالى يقول: بل هم قوم خصمون، وقال بعضهم: ما يمنعنا من كلام ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعونا إلى كتاب الله؟ قالوا: ننقم عليه خلالا ثلاثا، قال وما هن؟ قالوا: حكم الرجال في أمر الله عزوجل، وما

ادا فرمائیں، میں ان لوگوں (خوارج) سے بات کرتا ہوں۔ حضرتؓ نے کہا مجھے خطرہ لگتا ہے کہ کہیں وہ آپ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ میں نے کہا ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ ابن عباس نے دو خوب صورت جوڑے زیب تن کئے۔ آپ ایک خوب صورت اور بلند آواز والے آدمی تھے ابن عباس نے کہا جب مجھے خوارج نے دیکھا تو کہا ابن عباس کے لئے خوش آمدید ہے آپ نے کیسا لباس پہن رکھا ہے؟ میں نے کہا آپ لوگوں کو یہ کیوں ناگوار ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ خوب صورت لباس زیب تن کئے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی "کہدو کس نے خدا کی زینت کو حرام قرار دیا۔ جس کو اس نے اپنے بندوں کے لئے مہیا کیا" خوارج نے کہا آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں امیر المومنینؑ کے ہاں سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اصحاب رسولؐ اور مہاجرین اور انصار کی طرف سے آیا ہوں تاکہ تم تک ان کا پیام پہنچاؤں اور تمہارا پیغام ان تک لے جاؤں۔ تم لوگ علیؑ ابن عم رسولؐ اور دامادِ رسولؐ سے کیوں انتقام لیتے ہو، یہ سن کر وہ ایک دوسرے کی

للرجال ولحكم الله ؟ وقاتل ولم يسب ولم يغنم . فإن كان الذين قاتل قد حل قتالهم فقد حل سبيهم وأن لم يكن حل سبيهم فما حل قتالهم . ومحى اسمه من أمير المؤمنين . فإن لم يكن أمير المؤمنين فهو أمير المشركين . قال : فقلت لهم : غير هذا ؟ قالوا : حسبنا هذا . قال : قلت : أرأيتم إن خرجت من هذا بكتاب الله وسنة رسوله أترجعون أنتم ؟ قالوا : وما يمنعنا ؟ قلت أما قولكم حكم الرجال في أمر الله فإني سمعت الله عز وجل يقول في كتابه ، يحكم به ذوا عدل منكم في ثمن صيد أرنب أو نحوه يكون قيمة ربع درهم ، فرد الله الحكم فيه إلى الرجال ، ولو شاء أن يحكم لحكم ، وقال تعالى : ، وإن خفتم شقاق بينهما فابعثوا أهله وحكما من أهلها ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما خرجت قالوا : نعم

قلت : وأما قولكم : قاتل ولم يسب ولم يغنم فإنه قاتل أمكم ، وقال الله تعالى : النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم . فإن زعمتم أنها ليست بأمكم فقد كفرتم ، وإن زعمتم أنها أمكم فما

طرف دیکھنے لگے ، ایک شخص نے کہا اس (علیؑ) سے بات تک نہ کرو : اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ جھگڑالو قوم ہے ، ایک اور خارجی نے کہا ، ابن عم رسولؐ کیساتھ بات کرنے سے ہمیں کیا چیز روکتی ہے حالانکہ آپ کتاب خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں ، خوارج نے کہا ہم تین باتوں کی وجہ سے آپ سے بدلہ لینا چاہتے ہیں ۔ ابن عباس نے پوچھا وہ تین باتیں کون سی ہیں ؟ انہوں نے کہا آدمیوں نے خدا کے امر میں حکم قرار دیا ۔ آدمی خدا کے حکم میں کیوں دخل دیں ، جمل والوں سے جنگ کی لیکن ان کی شکست کے بعد ان کو قیدی نہیں کیا اور نہ ہی اُن کا مال لیا ۔ اگر جمل والوں سے جنگ جائز تھی تو ان کو قید کرنا بھی درست تھا ۔ اگر ان کا قید کرنا درست نہیں تھا ۔ تو پھر ان سے لڑنا کیونکر جائز تھا ، اپنے نام سے امیر المومنینؑ کا لفظ مٹا دیا ، جب آپ امیر المومنینؑ نہ رہے تو امیر المشرکین ہو گئے ۔ ابن عباس نے کہا ، میں نے اُن سے پوچھا ، کوئی اور بات انہوں نے کہا بس ہماری یہی باتیں ہیں ۔ ابن عباس نے کہا اگر میں یہ باتیں کتاب خدا اور خدا کے رسولؐ کی سنت سے ثابت کردوں (جو کام علیؑ نے کیا ہے وہ درست ہے

حل سباها. فأتم بين ضلالين، أخرجت من هذه؟ قالوا: نعم، قال: وأما قولكم لحاسمه من أمير المؤمنين، فإني أنبئكم بذلك عمن ترضون، أما تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية وقد جرى الكتاب بينه وبين سهيل بن عمرو. قال: يا علي، اكتب: هذا ما اصطلح عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم وسهيل بن عمرو. فقالوا لو نعلم أنك رسول الله ما قاتلناك ولكن اكتب اسمك واسم أبيك فقال اللهم إنك تعلم أني رسولك، ثم أخذ الصحيفة فمحاها بيده، ثم قال: يا علي اكتب: هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن عمرو؟ فوالله ما أخرجه الله بذلك من النبوة، أخرجت من هذا؟ قالوا: نعم. قال: فرجع ثلثهم وانصرف ثلثهم، وقتل سائرهم على الضلالة أخرجه بكار ابن قتيبة في نسخته

تو کیا تم اپنے عقیدہ سے باز آجاؤ گے، انہوں نے کہا کہ پھر باز نہ آجانے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی، آپ نے کہا کہ تمہارا یہ قول کہ علی نے خدا کے حکم میں لوگوں کو حکم بنایا تو اس بات کا ثبوت قرآن میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "خرگوش کے شکار کی قیمت یا اس قسم کی ایسی چیز جس کی قیمت چار درہم ہو، تم میں اس بارے میں صاحب عدل لوگ فیصلہ کریں" خدا نے فیصلہ کا اختیار لوگوں کو دے دیا ہے اور کہا ہے تم میں اس بارے میں صاحب عدل لوگ فیصلہ کریں۔ اگر خدا چاہتا تو خود حکم صادر کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میاں بیوی میں ناچاقی ہو تو ایک حکم مرد کی جانب سے ہو اور ایک عورت کی طرف سے دونوں ان میں صلح کرادیں اگر دونوں صلح کرنا چاہیں کیا میں نے اس بارے میں تمہاری تسلی کردی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ایسا ہے تمہارا یہ قول کہ جنگ کی مگر لوگوں کو قید نہ کیا اور مال غنیمت نہ لوٹا تو اس کی وجہ ہے کہ حضرت نے تمہاری ماں سے جہاد کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "نبی مومنین کی جان سے افضل ہیں اور رسول کی عورتیں مومنین کی مائیں ہیں۔ اگر تمہارا یہ عقیدہ ہو کہ بی بی عائشہ

تمہاری ماں نہیں تھی تو تم کافر ہو جاؤ گے، اگر
تم یہ کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں تھی تو پھر اس کا
قید کرنا کیوں کر جائز ہوا، تم دو گمراہیوں
کے درمیان ہاتھ پیر مار رہے ہو۔ کیا اب تمہاری
تسلی ہو گئی؟ کہا ہاں۔ ابن عباس نے
کہا کہ تمہارا یہ کہنا کہ علیؑ نے اپنے نام سے امیر
المومنین کا لفظ کیوں مٹایا تو میں اس بات
کے لئے ایسا ثبوت مہیا کر دوں گا، جس کو تم
مان جاؤ گے۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ صلح حدیبیہ
کے موقع پر رسول اللہؐ اور سہیل بن عمرو کے
درمیان خط و کتابت ہو رہی تھی، اس موقع
پر مشرکین مکہ نے کہا کہ ہم اگر آپ کو رسول خدا
مانتے تو آپ سے جنگ کیوں کرتے، آپ صرف
اپنا اور اپنے باپ کا نام تحریر کریں۔ آنحضرتؐ
نے فرمایا اے معبود! تو جانتا ہے کہ میں تیرا
رسول ہوں۔ آپ نے صحیفہ ہاتھ میں لیا اور
رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا پھر
علیؑ سے کہا لکھو یہ وہ عہد نامہ ہے جس پر محمد
بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی، رسول
اللہ کا لفظہ نہ لکھنے سے آپ نبوت سے خارج
نہیں ہو گئے تھے، اب تسلی ہو گئی ہے، کہا
ہاں، خوارج کے [illegible] نے توبہ کر لی، [illegible] چلا گیا
باقی گمراہ ہو کر قتل ہوئے۔

الفصل العاشر فی خلافته

ذکر ما جاء فی صحة خلافته

والتنبیه علیها

تقدم فی باب الأربعة طرف منه، وفی باب أبی بکر وعمر وعلی ذلک وعن عمر أنه قال حین طعن وأوصی إن ولیها الأجلح سلک بهم الطریق المستقیم - یعنی علیا - أخرجه أبو عمر وعن عمر بن میمون قال کنت عند عمر إذ دنی الستة الأمر، فلما جاوز أتبعهم بصره، ثم قال: لئن ولیتم هذا الأجلح لیرکبن بکم الطریق - یعنی علیا أخرجه ابن الضحاک وفی لفظ: إن ولیها الأصیلع یحملهم علی الحق وإن السیف علی عنقه أخرجه الثعلبی وقد تقدم فی فصل مقتل عمر

وعن عبد الرحمن بن عبید أن سمع عمر رجلا ینادی رجلا من الأنصار من بنی حارثة فقال: تجدنه یستخلف، فقد الأنصار والمهاجرین ولم یذکروا أمورکم فیجعلکم علی طریقة

آپ کی خلافت

حضرت عمرؓ کو جب نیزہ لگا تو آپ نے وصیت کی کہ اگر علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تم کو سیدھے راستے پر چلائیں گے۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ جب عمر نے چھ افراد کو خلافت کا مستحق قرار دیا تھا تو میں آپ کے پاس موجود تھا، اگر تم علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تم کو سیدھی راہ پر لگائیں گے، ایک جگہ لفظ اصیلع کا آیا ہے کہ اگر تم علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں راہِ حق پر سوار کریں گے اور تلوار آپ کی گردن میں لٹکی ہوئی ہوگی۔

عبدالرحمٰن بن عبید سے مروی ہے بنو حارثہ میں سے انصار کا ایک آدمی اعلان کر رہا تھا کہ حضرت عمرؓ انصار اور مہاجرین میں سے فلاں فلاں شخص کو خلیفہ نامزد کریں گے، ان لوگوں نے علیؓ کا نام نہ لیا۔ عمر نے جب سنا تو کہا علیؓ کا نام کیوں نہیں لیتے؟ خدا کی قسم اگر علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں حق کے راستہ پر سوار کریں گے۔

حارثہ بن مضرب نے کہا میں نے عمر کے ساتھ حج ادا کیا، تو اونٹ کو ہانکنے والا کہتا تھا کہ عمر کے بعد عثمان خلیفہ ہوگا۔ میں نے

الحق . أخرجه ابن الضحاك

وعن نعامة بن مخنوب قال: حججت مع عمر وكان الحادي يحدو: إن الأمير بعد عثمان، فحججت مع عثمان، فكان الحادي يحدو: إن الأمير بعد علي. أخرجه البغوي في معجمه، وقد تقدم في ذلك أيضا في تفسير: في مناقب عثمان

وعن فضالة بن أبي فضالة الأنصاري قال: خرجت مع أبي إلى ينبع عند العلي بن أبي طالب فقال له: يا أبا الحسن، ما يقيمك بهذا البلد، إن أصابك أجلك لم يك إلا أحد أحد جهينة، فلو احتملت إلى المدينة فأصابك أجلك وليك أهلك فصلوا عليك، فقال: يا أبا فضالة إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد إلي أن لا أموت حتى أومر، ثم تخضب هذه - يعني لحيته - من هذه - يعني ناصيته. أخرجه أحمد في المناقب وأبو حاتم وقال: وقتل أبو فضالة مع علي بصفين. وخرجه الملاء في سيرته، وأخرجه ابن الضحاك

عثمان کیساتھ حج کیا تو اونٹ ہانکنے والا کہتا تھا کہ عثمان کے بعد علیؑ خلیفہ ہوں گے (میرے خیال میں یہ حدیث زیب داستان کے لئے ہے)

فضالہ بن ابی فضالہ انصاری نے کہا کہ میں ینبع کے چشمہ پر حضرت علیؑ کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر آپ فوت ہو گئے تو آپ کی تجہیز و تکفین جہینہ قبیلہ کے دیہاتی کریں گے؟ فرمایا رسول اللہ نے مجھے بتایا تھا کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی، جب تک میں خلیفہ نہ بنا لیا جاؤں پھر میری پیشانی کے خون سے میری داڑھی خضاب آلود ہو گی، ابو فضالہ صفین کی جنگ میں حضرت علیؑ کی طرف سے شہید ہوا۔

ابن عمر نے کہا کہ مجھے زندگی میں جو چیز ہمیشہ تکلیف دیتی رہی وہ یہ تھی کہ میں نے علی علیہ السلام سے ملکر باغی گروہ سے جنگ کیوں نہ کی، وہ (علیؑ) سخت گرمی میں روزہ رکھتے تھے۔"

ابن عمر کے اس قول سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ صحابہ کے نزدیک علی علیہ السلام کی خلافت درست تھی۔

عمر بن خاقان نے کہا کہ مجھے احنف بن

وقال بعد قوله عائد العلى، وكان مريضا، ولم يقل حق أدمن. وقد تقدم ذكر امته * وعن ابن عمر أنه قال: ما أساء على شئ إني لم أقاتل مع على الفئة الباغية، وعلى صوم الهواجر وفيه دليل على صحة خلافته عندهم وعن عمر بن خاقان قال، قال لى الاحنف بن قيس: لقيت الزبير فقلت له: ما أمرك فى بد وترضالى؟ قال: أمرك بحلى بن أبى طالب، قلت أنا مرفى بد وترضالى؟ قال: نعم أخرجه الحضرمى.

وعن عاصم بن عمر قال: لقى عمر عليا فقال: يا أبا الحسن، نشدتك بالله هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاك الامر؟ قال: إن قلت ذاك فما تصنع أنت وصاحبك؟ قال أما ما جئ فقد مضى، وأما أنا فوالله لأخلعنها من عنقى فى عنقك، قال: جدع الله أنف من أبعدك من هذا يا، ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلنى علما، فاذا أنا قمت فمن خالفنى خل

وفى رواية أنه قال له: يا أبا

قیس نے کہا کہ میں زبیر سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ میرے لئے کون سی بات پسند فرماتے ہیں؟ کہا میں تجھے علی علیہ السلام کا ساتھ دینے کا حکم دیتا ہوں، میں نے عرض کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دیتے ہیں اور اس کو میرے لئے پسند کرتے ہیں، کہا ہاں ایسا ہی ہے،

عاصم بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے علی علیہ السلام سے مل کر کہا "اے ابوالحسن میں آپ کو خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں کیا رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ نامزد کیا تھا؟ فرمایا اگر یہ بات کہتے ہو تو تم اور تمہارے ساتھی جو چاہتے ہیں کرو؟، کہا میرا ساتھی فوت ہو چکا ہے، خدا کی قسم میں خلافت کو اپنی گردن سے اتار کر تمہاری گردن میں نہیں ڈالوں گا۔ فرمایا خدا تیری ناک کاٹے اس سے مجھے کس نے الگ رکھا ہوا ہے؟ مجھے رسول اللہ نے علم مقرر کیا تھا۔ جب میں کسی بات کا دعوی کروں جو بھی میری مخالفت کرے گا، وہ گمراہ ہوگا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ عمر نے علی سے کہا، میں آپ سے خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں کیا رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ مقرر کیا تھا؟ فرمایا نہیں، مگر مجھے رسول

الحسن نشدتك بالله هل استخلفك رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قال: لا، ولكن جعلني رسول الله صلى الله عليه وسلم علما، فمتى فمت فمن خالفني ضل. أخرجهما ابن السمان في الموافقة

نے علم مقرر کیا تھا، جب میں کسی بات کا دعویٰ کروں اور جو شخص بھی میری مخالفت کرے گا وہ گمراہ ہوگا۔

ذكر بيعته ومن تخلف عنها

آپکی بیعت اور بیعت نہ کرنیوالوں کا ذکر

تقدم في مقتل عثمان طرف من ذلك

وعن محمد بن الحنفية قال: أتى رجل عثمان محصور، فقال: ان أمير المؤمنين مقتول، ثم جاء آخر فقال: إن أمير المؤمنين مقتول الساعة، قال فقام علي فقال: يا محمد: فأخذت بوسطه تخوفا عليه فقال: حل لا أم لك قال: فأتى على الدار وقد قتل الرجل، فأتى داره فدخلها وأغلق عليه بابه، فأتاه الناس فضربوا عليه الباب فدخلوا عليه فقال إن هذا الرجل قد قتل، ولا بد للناس من خليفة، ولا نعلم أحدا أحق بهذا منك فقال لهم علي: لا تريدني، فاني لكم وزيرا خير مني لكم أميرا. فقالوا: والله لا نعلم أحدا أحق بهذا منك؛ قال: فان أبيتم علي فان بيعتي لا تكون سرا ولكن

محمد بن حنیفہ نے کہا کہ عثمان محصور تھے ایک شخص نے آکر کہا امیر المومنین قتل کر دیئے گئے ہیں، پھر ایک اور شخص نے آکر کہا امیر المومنین کو ابھی ابھی قتل کر دیا گیا ہے، آپ عثمان کے گھر آئے وہ قتل ہو چکے تھے حضرتؓ اپنے گھر آئے اور دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے لوگ دروازہ کھلوا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا عثمان قتل ہو گئے ہیں لوگوں کے لئے خلیفہ مقرر کرنا نہایت ضروری ہے اس بارے میں آپ سے زیادہ لائق کوئی آدمی نہیں ہے۔ فرمایا مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، میں خلیفہ ہونے کی نسبت تمہارا وزیر بہتر ثابت ہو سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا خلافت کرنے کا آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں ہے۔ فرمایا اگر تم لوگ میری بات نہیں مانتے تو میری بیعت پوشیدہ نہ ہو، بلکہ مسجد میں جمع ہو جاؤ

أئتو المسجد، فمن شاء أن يبايعني بايعني
قال: فخرج إلى المسجد فبايعه الناس
وعن المسور بن مخرمة قال: قتل عثمان
وعلي في المسجد، فمال الناس إلى طلحة
قال: فانصرف علي بن يديه منزله، فلقيه
رجل من قريش عند موضع الجنائز
فقال: انظروا إلى رجل قتل ابن عمه
وسلب ملكه، قال فولى راجعا في
المنبر فقيل: ذلك علي على المنبر، فمال
الناس إليه فبايعوه وتركوا طلحة
أخرجهما أحمد في المناقب، وغيره
ولا تضاد بينهما، بل يحمل على أن
طائفة من الناس أرادوا بيعة طلحة
والجمهور أتوا عليا في داره فسألوه ما
سألوه وأجابهم على ما تقدم تقريره
فخرج بعد الظهر فهم عند في بعض
شؤونه، فلما سمع كلام ذلك الرجل
خشي الخلف بين الناس، فصعد المنبر
في وقته ذلك، وبادر إلى البيعة لهذا
المعنى، لأحب الملكة وخشية فواتها
وحيه حين سمع كلام ذلك الرجل
قال ابن اسحاق: إن عثمان لما قتل
بويع علي ابن أبي طالب بيعة العامة

جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ کرے
آپ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے
آپ کی بیعت کی۔
مسور بن مخرمہ نے کہا جب عثمان قتل ہوئے
تو علیؓ مسجد میں تھے، لوگ طلحہ کی طرف رجوع
کرنے لگے، علیؓ اٹھکر گھر جارہے تھے بمقام
حنائز پر قریش کا ایک آدمی آپ سے ملا اور کہا
اس شخص کو دیکھو جس کا ابن عم قتل ہوگیا ہے
اور اس کی حکومت پر قبضہ ہونے والا ہے یہ
سن کر حضرت علیؓ واپس مسجد میں تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے، جب لوگوں کو یہ بات معلوم
ہوئی تو انہوں نے آپ کی بیعت کی اور طلحہ کو
چھوڑ دیا۔
ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے
ان میں تطبیق یوں ہوگی کہ ایک گروہ نے طلحہ
کی بیعت کی، جب کہ جمہور نے حضرت علیؓ کے
گھر میں حاضر ہوکر آپ کی بیعت کی، لوگوں کے
چلے جانے کے بعد آپ کسی وقت مسجد میں
تشریف لائے اور جب مسجد سے گھر کو جارہے
تھے تو ایک شخص کی بات کو سنا، تو آپ نے
محسوس کیا کہ خلیفہ کی نامزدگی پر لوگوں میں
اختلاف نمودار ہوگا۔ لہذا آپ اسی وقت منبر
پر تشریف لے گئے اور لوگوں سے اپنی بیعت

فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبایع لہ أھل البصرۃ، وبایع لہ بالمدینۃ طلحۃ والزبیر

قال أبو عمر: واجتمع علی بیعتہ المھاجرون والأنصار، وتخلف عن بیعتہ نفر، فلم یکرھھم، وسئل عنھم فقال: أولئک قوم قعدوا عن الحق ولم یقوموا مع الباطل، وتخلف عنہ معاویۃ ومن معہ بالشام وکان منھم فی صفین ما کان، فغفر اللہ لھم أجمعین. ثم خرج علیہ الخوارج فکفروہ وکل من معہ إذ ارضی بالتحکیم فی دین اللہ بینہ وبین أھل الشام، فقالوا: حکمت الرجال فی دین اللہ عزوجل، واللہ تعالی یقول (إن الحکم إلا للہ) ثم اجتمعوا وشقوا عصا المسلمین، ونصبوا رایۃ الطغیان وسفکوا الدماء وقطعوا السبیل، فخرج الیھم بمن معہ، ودام رجعتھم، فأبوا إلا القتال فقاتلھم بالنھروان، فقتلھم واستأصل جمھورھم، ولم ینج منھم إلا القلیل. وقال أبو عمر: وبایع لہ أھل الیمن بالخلافۃ یوم قتل عثمان

یعنی شروع کردی، آپ کو حکومت کا شوق نہیں تھا۔ بلکہ اس شخص کے غیرت دلانے پر ایسا کیا (آپ یوم ازل سے خلیفۂ رسول تھے)

ابن اسحاق نے کہا عثمان کے قتل کے بعد علی علیہ السلام کی مسجد رسول میں بیعت عامہ کی گئی، اہل بصرہ نے آپ کی بیعت کی، طلحہ اور زبیر نے مدینہ میں آپ کی بیعت کی پھر بعد میں منحرف ہوگئے اور جمل کی جنگ میں بی بی عائشہ کیساتھ شرکت کی۔

ابو عمر نے کہا علیؑ کی بیعت متفقہ طور پر مہاجرین اور انصار نے کی۔ چند لوگ آپ کی بیعت سے باز رہے، آپ نے ان کو اپنی بیعت کرنے پہ مجبور نہ کیا۔ اس بارے میں کسی نے آپ سے سوال کیا فرمایا ان لوگوں نے حق کا ساتھ نہیں دیا اور باطل کی بھی تائید نہیں کی، معاویہ اور اہل شام نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی، بیعت نہ کرنے والے وہ تھے جو جنگ صفین میں معاویہ کیساتھ مل کر آپ سے لڑے تھے۔

خوارج نے آپ کے خلاف محاذ قائم کر لیا اور آپ اور آپ کے ساتھیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا اور کہا کہ آپ نے دین خدا کے بارے میں لوگوں کو حکم ٹھہرا دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحکم للہ حکم صرف خدا کا ہے، یہ لوگ

آپ کے خلاف جمع ہو گئے، مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا، آپ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا، انہوں نے مسلمانوں کا خون بہایا، رہ زنی کی، حضرت کیساتھ جو لوگ تھے کچھ خوارج سے جا کر مل گئے، حضرت نے انہیں توبہ کرنے کی دعوت دی، مگر انہوں نے جنگ کرنے کے سوا کوئی تجویز نہ مانی، آپ نے ان سے نہروان کے مقام پر جنگ کی، ان کی کمر کو توڑ دیا، تھوڑے سے باقی رہ گئے باقی سب کو نیست و نابود کر دیا۔

ذکر حاجبہ ونقش خاتمہ

آپ کے دربان اور انگوٹھی کے نقش کا ذکر

کان حاجبہ قنبر مولاہ۔ ذکر ہ الخجندی، وکان نقش خاتمہ (اللہ الملک) رواہ أبو جعفر محمد بن علیۃ، أخرجہ السلفی وأخرجہ الخجندی

(ذکر ابتداء شخوصہ من المدینۃ وأنہ لم یقم فیما قام فیہ إلا احتسابا للہ تعالی)

عن مالک بن الجون قال: قام علی بن أبی طالب بالربذۃ، فقال: من أحب أن یلحقنا فلیلحقنا، ومن أحب أن یرجع فلیرجع ما أذوفالہ غیر حرج، فقام الحسن بن علی فقال: یا أبۃ۔ أو یا أمیر المؤمنین

آپ کے دربان، آپ کے غلام قنبر تھے آپ کی انگوٹھی کا نشان اللہ الملک تھا۔

آپ جتنا عرصہ مدینہ میں رہے، صبر سے کام لیتے رہے، مدینہ سے روانگی

مالک بن جون نے کہا کہ علی علیہ السلام نے ربذہ میں فرمایا کہ جو شخص ہمارے ساتھ جانا پسند کرے وہ ہمارے ساتھ چلے اور جو شخص ہمیں چھوڑ کر جانا چاہے وہ جا سکتا ہے اسے اجازت ہے اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی، امام حسنؑ نے کھڑے ہو کر "بابا جان" یا امیر المومنینؑ کہہ کر

لو كنت في جحر وكان للعرب فيك حاجة لاستخرجوك من جحرك. فقال: الحمد لله الذي يبتلي من يشاء بما يشاء ويعافي من يشاء بما يشاء، أما والله لقد ضربت هذا الأمر ظهرا لبطن - أو ذنبا ورأسا فوالله إن وجدت له إلا القتال أو الكفر بالله، يحلف بالله عليه، اجلس يا بني ولا تحن على حين الجارية. أخرجه أبو الجهم

وقد تقدم في باب الشيخين قول ابن الكوا وقيس بن عباد له في قتاله وأنه هل هو بعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم أو شيء من عندك؟ وجوابه لهما فلينظر ثمة.

عرض کیا اگر عرب کو آپ کی ضرورت ہوگی تو آپ چاہے کسی بل کے اندر ہی کیوں نہ چلے جائیں وہ آپ کو تلاش کر کے نکال لائیں گے فرمایا "خدا کا شکر ہے جو کسی چیز سے جسکا چاہتا ہے امتحان لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کسی چیز کی وجہ سے معاف کر دیتا ہے خدا کی قسم میں نے اس امر کا ظاہر اور باطن میں جائزہ لیا ہے اور اس کے آغاز اور انجام میں غور کیا۔ خدا کی قسم میں اس میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں یا تو ان سے جنگ کروں یا خدا کا منکر ہو جاؤں، بیٹے بیٹھ جاؤ، لونڈی کے رونے پر توجہ نہ دو"

ذكر ما رواه أبو بكر في فضل علي وروى عنه

وقد ذكرنا ذلك مفرقا في الأبواب والفصول، ونحن ننبه عليه لتوفر الداعية * فمنه حديث النظر اليه عبادة في الفضائل، وحديث استواء كفه وكف النبي صلى الله عليه وسلم من ربه، وحديث: لا يجوز أحد

وہ احادیث جو حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ کے بارے میں فرمائیں

حضرت ابوبکر نے کہا، علیؑ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کی ہتھیلی برابر ہے" علی علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی نسبت ہے جو رسول خدا

الصراط الا یجوز یکتبہ علی کل ذلک فی الخصائص ۔ وقولہ، من سرہ ان ینظر الی اتقی الناس وابرہ واحلمہ علی علی لما سئل عن وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفضائل وحدیث مشاورۃ ابی بکر لہ فی قتال اھل الردۃ فی اتباعہ للسنہ

کو اللہ تعالیٰ سے تھی۔ جب تک علی علیہ السلام جنت کا ٹکٹ نہ دیں گے کوئی شخص پل صراط عبور نہ کر سکے گا۔

جو شخص یہ بات پسند کرے کہ تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ کے قریبی شخص کو دیکھے تو وہ علی علیہ السلام کو دیکھے۔

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر سے رسول اللہ کا کوئی وصف دریافت کرتا تو آپ اسے علی علیہ السلام کے پاس بھیج دیتے۔

ابوبکر نے آپ سے مرتدین سے لڑنے کا مشورہ لیا۔

ذکر ما رواہ عمر فی علی وروی عنہ مختصرا

وقد تقدم جمیع ذلک مفرقا فی ابوابہ

فمنہ حدیث الرایۃ یوم خیبر، وحدیث ثلاث: خصال لان یکون لی واحدۃ منھن وحدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی علی ثلاث خلال لو وددت ان لی واحدۃ منھن، وحدیث: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی، وحدیث رجحان ایمانہ بالسموات السبع والارضین۔ وحدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ، وقولہ

وہ احادیث جو حضرت عمر نے علی علیہ السلام کے حق میں بیان فرمائیں

مندرجہ ذیل احادیث حضرت عمر نے علی علیہ السلام کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیں۔

حدیث رایت یوم خیبر، حدیث ثلاث خصال جس میں آپ کا خواہش کرنا کہ ان تین باتوں میں سے ایک بات مجھے حاصل ہوتی، حدیث تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا، حدیث اگر

ما أجبت الامارة إلا يومئذ، لما قال لعلي: لأبعثنه إلى كذا كذا، وقوله أصبحت مولى كل مؤمن ومؤمنة وقوله علي مولى من النبي صلى الله عليه وسلم مولاه، وقوله في علي: إنه مولاي، وإحالته في المسألة عليه غير مرة في القضاء * وقوله: أقضانا علي، ورجوعه إلى قوله في مسائل كثيرة. كل ذلك في الخصائص والفضائل مفرقا في بابه

تمام آسمانوں اور زمینوں کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور علی علیہ السلام کا ایمان دوسرے پلڑے میں تو علی علیہ السلام کے ایمان کا وزن زیادہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس کو آپ نے خم غدیر کے مقام پر بیان فرمایا کہ جس کا میں حاکم ہوں اس کے علیؑ حاکم ہیں۔

حضرت عمر کا قول کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے موقعہ پر فرمایا میں کل علم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا اور بھاگنے والا نہیں ہوگا۔ اس روز مجھے سرداری کا شوق پیدا ہوا۔ حدیث غدیر کے موقع پر حضرت عمر کا علیؑ سے کہنا کہ آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے حاکم ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر کا کئی دفعہ مشکل مسائل علی علیہ السلام سے حل کرانا۔

حضرت عمر کا کہنا کہ علی علیہ السلام ہم سب سے اچھا فیصلہ کرتے ہیں۔

حضرت عمر نے بہت سے مسائل میں علی علیہ السلام کی بات کو مان لیا۔

یہ تمام باتیں علی علیہ السلام کی خصوصیات اور فضائل کے ابواب میں الگ الگ بیان ہو چکی ہیں۔

الفصل الحادی عشر فی مقتله وما یتعلق به ذکر إخباره عن نفسه أنه یقتل

تقدم فی الذکر قبله حدیث فضالة وفیه طرف منه

وعن زید بن وهب قال: قدم علی علی قوم من أهل البصرة من الخوارج فیهم رجل یقال له الجعد بن بعجة فقال له: اتق الله یا علی، فانك میت، قال علی بحریة علی هذه تخضب هذه یعنی لحیته من رأسه. عهد معهود. وقضاء مقضی وقد خاب من افتری

وعن عبد الله بن سبع قال: خطبنا علی فقال: والذی خلق الحبة وبرأ النسمة لتخضبن هذه. قال: فقال الناس أعلمنا من هو لنریحه. أو لنبیرن عشیرته. قال أنشدکم بالله ان یقتل بی غیر قاتلی فإن کنت قد علمت ذلك فاستخلف قال. لا ولکن أکلم الی من وکلم رسول الله

آپ کی شہادت

اِس سے خود آگاہ کرنا

زید بن وہب نے کہا حضرت علی علیہ السلام بصرہ کے کچھ خوارج کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا، جس کا نام جعد بن بجہ تھا اس نے حضرت سے کہا آپ ڈریں آپ مرنے والے ہیں، فرمایا اس پر ضرب لگے گی اور یہ اس خون سے خضاب ہوگی۔ یعنی ڈاڑھی سر کے خون سے خون آلود یہ بات طے ہو چکی ہے اور یہ فیصلہ مقدر ہو چکا ہے، جو اس بات کو غلط سمجھے گا وہ ناکام ہوگا۔

عبداللہ بن سبع نے کہا علی علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا اور روح کو خلق کیا، یہ اس سے ضرور رنگی جائے گی، لوگوں نے عرض کیا ہمیں اس شخص سے آگاہ کریں جو یہ کام کریگا ہم اس کو اور اس کے کنبہ کو ہلاک کر دیں، فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں ایسا نہ کرنا میری وجہ سے میرے قاتل کے سوا اور شخص قتل کیا جائے۔

حسین بن کثیر اپنے والد سے روایت کرتے

صلی اللہ علیہ وسلم آخرجہما أحمد

(شرح) لبیہ أی نہلکہ، والبوار الہلاک وقوم بور أی ہلکی، وباد فلان: ہلک وأبادہ اللہ أہلکہ. ذکرہ الجوہری

عن مسکین بن عبد العزیز العبدی انہ سمع أباہ یقول جاء عبد الرحمن ابن ملجم یستحصل علیہ فحملہ ثم قال: أما ان ہذا قاتلی، قیل فما منعک منہ قال أنہ لم یقتلنی بعد وقیل لہ: ان ابن ملجم یسم سیفہ. وقال إنہ سیقتلک بہ قتلۃ یتحدث بہا العرب. فبعث الیہ وقال لم تسم سیفک، قال لعدوی وعدوک فخلی عنہ وقال: ما قتلنی بعد. أخرجہ ابن عمر

وعن الحسین بن کثیر عن أبیہ وکان قد أدرک علیا قال فخرج علی إلی الفجر، فأقبل الاوز یصحن فی وجہہ فطردہن، فقال فانہن نوائح فضربہ ابن ملجم قلت لہ یا أمیر المؤمنین ہل بینا وبین مراد، فلا تقوم لم ثاغیہ ولا داغیۃ أبدا قال: لا ولکن احبس الرجل فان أنامت فاقتلہ، وان أعش فالجرح قصاص. أخرجہ أحمد فی المناقب

ہیں جس نے علی علیہ السلام سے ملاقات کی تھی کہ علی علیہ السلام صبح کی نماز کی خاطر گھر سے باہر تشریف لائے اور بطخوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کو دیکھ کر چلانے لگیں حضرت نے ان کو ہٹا دیا اور فرمایا کہ یہ نوحہ خوانی کر رہی ہیں۔ جب ابن ملجم نے آپ پر تلوار کا وار کیا تو میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنینؑ ہمیں اس نامراد سے نپٹ لینے دیجئے نہ بچنے رہے گا اور نہ ہی بانسری، فرمایا الیسا مت کرو، اس شخص (ابن ملجم) کو قید کر لو، اگر میں مر جاؤں تو اس کو قتل کر دینا، اگر میں زندہ رہا تو قسم کا قصاص لینا ہوگا۔

مسکین بن عبد العزیز عبدی نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ عبد الرحمن بن ملجم حضرت پر حملہ کرنا چاہتا تھا، اس نے آپ پر حملہ کر دیا، فرمایا یہ میرا قاتل ہے۔ کسی نے کہا کہ آپ نے اس سے اپنا بچاؤ کیوں نہ کیا۔ فرمایا اس وقت تک اس نے مجھے قتل نہیں کیا تھا۔

کسی نے کہا عبد الرحمن تلوار زہر آلود کئے ہوئے ہے، عنقریب اس سے آپ کو قتل کر دے گا، جس سے عرب میں فساد برپا ہو جائے، آپ نے کسی کو بھیج کر

(شرح) ثاغية: شاة. وراغية: بعير. يقال ثغت الشاة تثغو ثغاء، ورغا البعير يرغو رغاء.

ذكر رؤياه في نومه ليلة قتله

عن الحسن البصري أنه سمع الحسن بن علي يقول أنه سمع أباه في سحر اليوم الذي قتل فيه يقول لهم: يا بني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في نومة نمتها، فقلت يا رسول الله ما لقيت من أمتك من اللأواء والدد؟! فقال ادع الله عليهم فقلت: اللهم أبدلني بهم خيرا منهم وأبدلهم بي من هو شر مني. ثم انتبه وجاء مؤذنه يؤذنه بالصلاة فخرج فقتله ابن ملجم. أخرجه أبو عمرو والقلعي وغيرهما

عبدالرحمٰن کو بلوایا، تلوار کے زہر آلود کرنے کا سبب پوچھا، کہا میں اپنے اور آپ کے دشمن کو اس تلوار سے قتل کروں گا۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

حضرتؑ کا قتل کی رات خواب دیکھنا

حسن بصری امام حسن علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو جس رات قتل ہوئے فرماتے ہوئے سنا "میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے یا رسول اللہؐ میں نے آپ کی امت سے بہت زیادہ رنج والم اٹھائے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجئے، میں نے کہا اے پالنے والے مجھے ان لوگوں کے بدلے ان سے اچھے انسان عطا فرمایئے، اور ان کو میرے بدلے بہت برا انسان مہیا کیجئے پھر میں بیدار ہوگیا۔

آپ کے مؤذن نے اذان دی، آپ نماز کے لئے تشریف لائے تو ابن ملجم نے آپ پر ضرب لگائی۔

ذكر قاتله وما حمله على القتل وكيفته قتله وأين دفن

قال زبير بن بكار: كان ممن بقي من الخوارج تعاقدوا على قتل علي ومعاوية وعمرو بن العاص، فخرج لذلك ثلاثة. فكان عبد الرحمٰن بن ملجم هو الذي التزم لهم قتل علي. فدخل الكوفة عازما على ذلك واشترى سيفا لذلك بألف، وسقاه السم فيما زعموا حتى نفضله وكان في خلال ذلك يأتي عليا يسأله ويستحمله فيحمله إلى أن وقعت عينه على قطام - امرأة رائعة جميلة كانت ترى رأي الخوارج وكان على قد قتل أباها وأخوتها بالنهروان فخطبها ابن ملجم، فقالت له ابنت: أنا لا أتزوج إلا على مهر لا أريد سواه، فقال وما هو؟ قالت ثلاثة آلاف دينار، وقتل علي قال: والله لقد تصدت قتل علي والفتك به، وما أفدمني هذا المصر غير ذلك، ولكني لما رأيتك آثرت تزويجك فقالت: إلا الذي قلت لك قال: وما يغنيك أو يغنيني منك قتل علي وأنا أعلم أني إن قتلت عليا لم أنت؟ فقالت

آپ کے قاتل کا ذکر، اس نے آپ کو کیوں قتل کیا، قتل کی کیفیت اور آپ کہاں قتل ہوئے۔

زبیر بن بکار نے کہا کہ جو خوارج بچ گئے تھے انہوں نے حضرت علیؓ، معاویہ اور عمرو عاص کے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ عبدالرحمٰن بن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل کرنا اپنے ذمہ لیا۔ اس لئے وہ کوفہ روانہ ہوا۔ ایک ہزار درہم میں تلوار خرید کر اس کو زہر آلود کیا۔ حضرت علیؓ کے پاس آیا اور آپ پر حملہ کرنا چاہتا تھا ایک دن اس کی نگاہ قطام پر پڑ گئی یہ ایک نہایت خوبصورت عورت تھی، یہ خوارج میں شامل ہو گئی تھی، کیونکہ حضرت علیؓ نے اس کے باپ اور بھائیوں کو جنگ نہروان میں قتل کیا ابن ملجم نے اس سے نکاح کی خواہش کی اس نے کہا کہ میں صرف ایسے حق مہر پر نکاح کروں گی جس کے سوا میں کسی اور حق پر نکاح نہیں کروں گی، اس نے پوچھا وہ حق مہر کیا ہے؟ کہا تین ہزار دینار اور علیؓ کا قتل، اس نے کہا خدا کی قسم میں نے علیؓ کو قتل کرنے کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے اور میں یہاں صرف

ان قتلته ونجوت فهو الذي أردت فتبلغ شفاء نفسي ويهنيك العيش معي وان قتلت فما عند الله خير من الدنيا وما فيها فقال لها: لك ما اشترطت فقالت له سألتمس لك من يشد ظهرك، فبعث إلى ابن عم لها يدعى وردان بن مجالد فجاءها ولقي ابن ملجم شبيب بن بجرة الأشجعي فقال يا شبيب هل لك في شرف الدنيا والآخرة؟ قال: وما هو؟ قال: تساعدني على قتل علي بن أبي طالب. قال ثكلتك أمك لقد جئت شيئاً إدا.

كيف تقدر على ذلك؟ قال: انه رجل لا حرس له، يخرج إلى المسجد منفرداً دون يحوسه، فنكمن له في المسجد فاذا خرج الى الصلاة قتلناه فاذا نجونا نجونا، وان قتلنا سعدنا بالذكر في الدنيا والجنة في الآخرة. فقال: ويلك ان عليا ذو سابقة في الاسلام مع النبي صلى الله عليه وسلم والله ما تنشرح نفسي لقتله. قال ويلك ان حكم الرجال في دين الله عز وجل وقتل اخواننا الصالحين، فنقتل بعض من قتل ولا تشكن في دينك فأجابه، وأقبلا حتى دخل علي قطام وهي معتكفة في المسجد

اسی لئے آیا ہوں، جب تجھے دیکھا تو تیرے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہو گیا ہوں، اور کہا کہ میں جانتا ہوں اگر میں نے علیؑ کو قتل کیا تو خود بھی نہیں بچ سکوں گا۔ کہنے لگی اگر تم نے علیؑ کو قتل کر دیا اور بچ گیا تو تو اپنے دل کی آگ بجھائے گا اور میرے ساتھ عیش کرے گا، اگر تم خود قتل ہو گئے تو دنیا میں اس سے بہتر تمہارے لئے اور کیا چیز ہو سکتی ہے ابن ملجم نے اس سے کہا آپ کے شرائط منظور ہیں۔ کہنے لگی اس کام میں میں تجھے مدد کرنے والا شخص تلاش کر دوں گی اپنے ابن عم وردان بن مجالد کو بلوا کر حالات سے آگاہ کیا، اس نے اس کی بات مان لی ابن ملجم شبیب بن بجرا شجعی سے ملا اس سے کہا دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتے ہو؟ اس نے کہا وہ کیا چیز ہے؟ کہا میں علی بن ابی طالبؑ کو قتل کرنا چاہتا ہوں آپ اس بارے میں میری مدد کریں۔ اس نے کہا تیری ماں تیرا ماتم کرے تو نے نہایت مکروہ چیز کا مطالبہ کیا ہے، تم یہ کام کیسے کرو گے کہا ایسے آدمی کا قتل کرنا نہایت آسان ہے جس پر پہرہ نہیں ہے، اور اکیلا مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے، اس کے

الاعظم فی قبة ضربتها لنفسها فدعت لهم واحذوا آسیافهم، وجلسوا قبالة السدة التی یخرج منها علی، فخرج علی الی الصلاة الصبح فبدره شبیب فضربه فأخطأه وضربه ابن ملجم علی رأسه وقال: الحکم لله یا علی لا لك ولا لأصحابك فقال علی: لا یفوتکم الکلب فشد الناس علیه من کل جانب، لیأخذوه، وهرب شبیب خارجا من باب کندة فلما أخذ قال: احبسوه فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا به، وان لم أمت فالامر الی فی العفو والقصاص

أخرجه أبو عمر۔

ساتھ کوئی نگران نہیں ہوتا، جب نماز پڑھنے جائے گا تو ہم اس کو قتل کر دیں گے۔ اگر بچ گئے تو ٹھیک ورنہ دنیا میں نیک نامی سے یاد کئے جائیں گے، اور آخرت میں جنت میں جائیں گے، کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو علیؓ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، خدا کی قسم میرا دل آپ کے قتل پر خوش نہیں ہوگا۔ کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو، علیؓ نے خدا کے دین میں لوگوں کو حکم مقرر کیا۔ ہمارے نیک بھائیوں کو قتل ہم اپنے مقتولین کے بدلے اس کو قتل کریں گے۔ اپنے دین میں شک نہ کرو شبیب

نے ابن ملجم کی بات مان لی اور دونوں قطام کے پاس آگئے۔ وہ مسجد اعظم میں قبہ لگا کر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی تھی، اس نے ان کو اندر بلالیا اور اپنی اپنی تلواروں کو تیز کرنے کے بعد مسجد کے دروازے کے سامنے بیٹھ گئے، یہ وہ جگہ تھی جہاں سے حضرت علیؓ صبح کی نماز کے لئے تشریف لاتے تھے، شبیب نے حضرت پر ضرب لگائی جو خطا ہوگئی، اور ابن ملجم نے آپ کے سر پر ضرب لگائی اور کہا:۔

"یا علیؓ! حکم اللہ کا ہے، نہ تیرا ہے اور نہ ہی تیرے اصحاب کا ہے"

حضرت علیؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کتا جانے نہ پائے" ہر طرف سے لوگ ان کے پیچھے دوڑ پڑے اور شبیب باب کندہ سے نکل کر بھاگ گیا، ابن ملجم پکڑا گیا، فرمایا اس کو قید کر دو، اگر میں مر گیا تو اس کو قتل کر دینا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا، اگر میں

نہ مرا تو اس کا معاملہ میرے بس میں ہوگا، خواہ میں اس کو معاف کر دوں یا اس سے قصاص لوں۔

(شرح) ۔ الفتك: أن يأتي الرجل وهو غار غافل حتى يشد عليه ويقتله وفيه ثلاث لغات: فتح الفاء وضمها وكسرها مع إسكان التاء كرد ودعم ۔ إدا: الاد بالكسر والادة الداهية والامر الفظيع ۔ ومنه قوله تعالى: لقد جئتم شيئا ادا ۔ فنكمن له: أي نختفي، تقول كمن كمونا ومنه الكمين في الحرب ۔ والسدة: باب الدار، وقد تقدم

وعن الليث بن سعد أن عبد الرحمن بن ملجم ضرب عليا في صلاة الصبح على دهش بسيف كان سمه بسم، ومات من يومه، ودفن بالكوفة ليلا أخرجه البغوي في معجمه

واختلفوا في أنه: هل ضربه في الصلاة أو قبل الدخول فيها؟ وهل استخلف من أتم الصلاة أو هو أتمها؟ والأكثر على أنه استخلف جعدة ابن هبيرة يصلي بهم تلك الصلاة، واختلفوا في موضع دفنه فقيل: في قصر الامارة بالكوفة. وقيل في رحبة الكوفة، وقيل: نجف الحيرة قال الخجندي: والأصح عندهم أنه مدفون من وراء المسجد غير الذي يؤمه الناس اليوم

(شرح) النجف والنجفة: بالتحريك مكان لا يعلوه الماء مستطيل منقاد والجمع نجاف بالكسر، والنجاف أيضا أسكفة الباب وهي عتبته العليا ۔

لیث بن سعد نے کہا کہ عبد الرحمن بن ملجم نے زہر آلود تلوار سے صبح کی نماز میں ضرب لگائی اور آپ اسی وقت فوت ہو گئے، کوفہ میں رات کے وقت دفن ہوئے

لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپ کو حالت نماز میں ضرب لگائی یا نماز سے پہلے وار کیا؟ آپ نے نماز تمام کرنے میں کسی کو اپنا قائم مقام کیا تھا یا خود نماز تمام فرمائی تھی۔ اکثر حضرات کا خیال ہے کہ آپ نے جعدہ بن ہبیرہ کو اپنا نائب مقرر کیا جس نے حضرت کی ادھوری نماز تمام فرمائی،

آپ کہاں دفن ہوئے اس میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا کہ آپ کوفہ کے قصر الامارہ میں دفن ہوئے، کسی نے کہا کہ کوفہ کی مسجد کے صحن میں دفن ہوئے، بعض نے کہا کہ حیرہ میں نجف کے مقام پر دفن ہوئے، خجندی نے کہا لوگوں کے نزدیک درست بات یہ ہے کہ آپ مسجد کے باہر دفن ہوئے

والحيرة : بالكسر مدينة بقرب الكوفة والنسبة اليها حيري وحاري أيضا على غير قياس ، وكأنهم قلبوا الياء ألفا

وعن أبي جعفر أن قبره مجهل موضعه ، وغسله الحسن والحسين وعبد الله بن جعفر ، ذكره الخجندي وصلى عليه الحسن بن علي وكبر عليه أربع تكبيرات . قال المنجدي وقيل : تسعا .

وروى هارون بن سعيد أنه كان عنده مسك أوصى أن يحنط به ، وقال فضل حنوط رسول الله صلى الله عليه وسلم . أخرجه البغوي

وعن عائشة رضي الله عنها لما بلغها موت علي قالت : لتصنع العرب ماشاءت ، فليس لها أحد ينهاها

(اس بارے میں ہماری کتاب "علیؑ ولی" ملاحظہ فرمائیں) امام حسن علیہ السلام نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں خجندی نے کہا نو تکبیریں کہیں ،

ہارون بن سعید نے کہا ، آپ کے پاس مشک تھی ، اور وصیت فرمائی کہ اس سے مجھے حنوط کیا جائے اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حنوط سے بچ گیا تھا۔

عائشہ کو جب آپ کی موت کا علم ہوا تو کہنے لگیں کہ

"عرب اب جو چاہیں کریں ، اب ان کو کوئی ٹوکنے والا نہیں ہے۔"

ذكر تاريخ مقتله

وكان ذلك صبيحة يوم سبع عشرة من رمضان صبيحة بدر ، وقيل ليلة الجمعة ، لثلاث عشرة - وقيل : لإحدى عشرة ليلة - خلت - وقيل بقيت من رمضان ، وقيل : لثمان عشرة ليلة منه

آپ کے قتل کی تاریخ

۱۷ ماہ رمضان کی صبح کو قتل ہوئے ، بعض نے کہا ۱۳ ماہ رمضان جمعہ کی رات کو قتل ہوئے ، بعض نے کہا ۱۱ کی رات کو قتل ہوئے ، بعض نے ۱۸ ماہ صیام کی رات تحریر کی ہے سن چالیس تھا۔

سنة أربعين. ذكر ذلك كله ابن عبد البر

(صحیح تاریخ ۱۹ ماہ رمضان ۴۰ھ کو آپ کے سر پر ضرب لگی اور ۲۱ ماہ رمضان ۴۰ھ کو انتقال فرمایا)

ذكر ما ظهر من الآية في بيت المقدس لموت علي

عن ابن شهاب قال: قدمت دمشق وأنا أريد العراق، فأتيت عبد الملك لأسلم عليه، فوجدته في قبة على فرش تفوت القائم، وتحته سماطان فسلمت ثم جلست، فقال لي: يا ابن شهاب، أتعلم ما كان في بيت المقدس صباح قتل علي بن أبي طالب؟ قلت: نعم، قال: فقمت من وراء الناس حتى أتيت خلف القبة وحول إلى وجهه وأحنى علي فقال ما كان؟ فقلت لم يرفع حجر في بيت المقدس إلا وجد تحته دم فقال: لم يبق أحد يعلم هذا غيري وغيرك فلا يسمعه أحد منك فما حديث به حتى توفي أخرجه ابن الضحاك في الآحاد والمثاني.

علیؑ کی موت سے بیت المقدس میں معجزہ ظاہر ہوا۔

ابن شہاب نے کہا میں دمشق میں عراق کے جانے کے ارادہ سے آیا، عبد الملک کے پاس سلام کرنے کی غرض سے گیا، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، مجھے کہا شہاب کے فرزند کیا تم کو اس بات کا علم ہے کہ جس صبح کو علی بن ابی طالبؑ قتل ہوئے اس وقت بیت المقدس میں کیا واقعہ پیش آیا؟

عرض کیا ہاں جانتا ہوں، کہا میں لوگوں کے پیچھے چل پڑا، قبہ کے پیچھے آگیا، اس نے میری طرف منہ کر کے کہا کہ پھر کیا ہوا؟ میں نے کہا بیت المقدس کا جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تھا، اس کے نیچے سے خون جاری تھا کہا اس بات کو میرے اور آپ کے سوا کوئی نہ جانے، اور کوئی شخص تم سے یہ بات نہ سنے، میں نے اس کی موت تک یہ بات کسی شخص کو نہ بتائی۔

ذکر وصف قاتلہ باشقی الآخرین

عن علی علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، أتدری من أشقی الأولین؟ قلت اللہ ورسولہ أعلم، قال: قاتلک، أخرجہ أحمد فی المناقب، وأخرجہ ابن الضحاک

وقال فی أشقی الآخرین الذی یضربک علی ھذہ فیبل منہا ھذہ۔ وأخذ بلحیتہ

وعن صہیب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی، من أشقی الأولین یا علی؟ قال: الذی عقر ناقۃ صالح۔ قال صدقت، فمن أشقی الآخرین؟ قال اللہ ورسولہ أعلم قال أشقی الآخرین الذی یضربک علی ھذہ۔ وأشارہ إلی یافوخہ فکان علی یقول لأھلہ: واللہ لوددت أن لو انبعث أشقاھا أخرجہ أبو حاتم والملاء فی سیرتہ

وعن ابن سبع قال: سمعت علیا علی المنبر یقول ما ینتظر أشقاھا؟ عہد إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتخضبن ھذہ من ھذا۔ وأشار إلی لحیتہ ورأسہ فقالوا: یا أمیر المؤمنین، خبرنا من ھو

آپکا قاتل اشقی الآخرین ہے

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یا علیؑ! کیا تم جانتے ہو اولین میں سب سے زیادہ بدبخت کون شخص ہے؟ عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اس بات کو بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ تمہارا قاتل ہے، فرمایا آخرین میں بدبخت وہ ہے جو تجھے اس سے تھوڑا سا پہلے ضرب لگائیگا۔ آپنے آپ کی داڑھی کو پکڑا،

صہیب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! اولین میں زیادہ بدبخت کون ہے؟ کہا یہ وہ شخص ہے جس نے صالح کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں، فرمایا تم نے سچ کہا، فرمایا آخرین میں زیادہ بدبخت کون ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ وہ شخص ہے جو اس پر ضرب لگائے گا۔ آنحضرتؐ نے آپ کے سر کی طرف اشارہ کیا، علیؑ اپنے گھر والوں سے فرمایا کرتے تھے، خدا کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس امت کا بدبخت آدمی کھڑا ہو جائے (مجھے شہید کردے)

حتی نبتدره. فقال: أنشد الله رجلا قتل بی غیر قاتلی. أخرجه المحاملی

ابن سبع نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدبخت کو کس چیز کا انتظار ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اس سے خضاب ہوگی، آپ نے اپنی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ ایسے شخص سے آگاہ فرمایئے ہم اس کو ہلاک کر دیں۔ فرمایا میں ایسے شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو میری وجہ سے میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے۔

ذکر وصیته

آپ کی وصیت

روی أنه لما ضربه ابن ملجم أوصی إلی الحسن والحسین وصیته طویلة فی آخرها یا بنی عبد المطلب: لا تخوضوا دماء المسلمین خوضا. تقولون قتل أمیر المؤمنین. ألا لا تقتلن بی إلا قاتلی. انظروا، إذا أنا مت من ضربته هذه فاضربوه ضربة ولا تمثلوا به. فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: إیاکم والمثلة ولو بالکلب العقور. أخرجه الفضائلی

روایت ہے کہ جب آپ کو ابن ملجم نے ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ اور حسینؑ کو ایک لمبی وصیت فرمائی جس کے آخر میں فرمایا "اے اولادِ عبد المطلب مسلمانوں کا خون نہ بہانا، میرے قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کرنا، اچھی طرح جان لو، اگر میں اس ضربت سے مر جاؤں تو ابن ملجم کو صرف ایک ضرب لگانا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ تمہیں ناک اور کان کاٹنے سے بچنا چاہیئے، اگرچہ باؤلا

وعن هشیم عن الفضل قال: لما قتل ابن ملجم علیا قال للحسن والحسین

عزمت عليكم لما جسمتم الرجل، فان مت فاقتلوه، ولا تمثلوا به فلما مات قام اليه حسين ومحمد وقطعاه وحرقاه ونهاهم الحسن اخرجه الضحاك في الآحاد والمثاني

کتا ہی کیوں نہ، میثم کے غلام فضل نے کہا جب ابن ملجم نے علیؓ کو قتل کیا، تو حضرتؓ نے حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا جب اس شخص کو قید کرلو تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں اگر میں مرجاؤں تو اس کو قتل کردینا اس کا مثلہ نہ کرنا جب حضرتؓ فوت ہوئے تو حسینؓ اور محمدؓ نے ابن ملجم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور اس کو جلادیا، حسنؓ نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا۔

ذكر سنه يوم مات ومدة خلافته

موت کے وقت آپکی عمر اور مدت خلافت

واختلف في ذلك، فقيل: سنة وستين، وقيل: ثمان وخمسون وقيل ثلاث وستون، وقيل خمس وستون، وقيل ثمان وستون ذكره أبو عمرو وغيره

وذكر أبو بكر أحمد بن الدارع في كتاب (مواليد أهل البيت) أن سنه خمس وستون، ولم يذكر وغيره صحب النبي صلى الله عليه وسلم منها بمكة ثلاث عشرة سنة، وعمره إذ ذاك اثنا عشرة سنة. ثم هاجر فصحبه بالمدينة عشر سنين وعاش بعده ثلاثين سنة

اس میں اختلاف ہے کہ موت کے وقت آپکی عمر کیا تھی، بعض نے کہا ۵۷ سال تھی بعض نے ۵۸ سال بعض نے ۶۳، بعض نے ۶۵ سال اور بعض نے ۶۸ سال بیان کی ہے، کتاب موالید اہل البیت میں تحریر ہے کہ موت کے وقت آپکی عمر ۶۵ سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ مکہ میں ۱۳ سال رہے، اس وقت آپ کی عمر ۱۲ سال تھی، ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تو رسول اللہ کیساتھ دس سال رہے اور رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد ۳۰ سال زندہ رہے

الفصل الثانی عشر فی ذکر ولدہ

وکان لہ من الولد أربعة عشر ذکر
أو ثمان عشرة أنثی

ذکر الذکور

الحسن والحسین، وقد استوعبنا ذکرهما فی مناقب ذوی القربی ولهما عقب وحسن، مات صغیرا، أمهم فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیها وعلیهما الأکبر، أمه خولة بنت ایاس بن جعفر الحنفیة، ذکره الدارقطنی وغیره، وقال: وأخته لأمه رعوانة بنت أبی مکمل الفقاریة، وقیل: بل کانت أمه من سبی الیمامة فصارت إلی علی، وأنها کانت أمة لبنی حنیفة سندیه سوداء، ولم تکن من أنفسهم؛ وقیل: إن أبا بکر أعطی علیا الحنفیة أم محمد من سبی بنی حنیفة أخوجه بن السمان، وعبد اللہ، قتله المختار، وأبو بکر قتل مع الحسین، أمهما لیلی بنت مسعود بن خالد النهشلی، وهی التی تزوجها عبد اللہ بن جعفر، خلف علیها بعد علی، جمع بین زوجة علی وابنته، فولدت له صالحا وأم

حضرت کی اولادِ نرینہ کا ذکر

۱۸ فرزند

۱، امام حسنؑ (۲) امام حسینؑ ان دونوں حضرات کی اولادیں ہوئیں ۱۲، محسن بچپن میں فوت ہوگئے۔ ان حضرات کی والدہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلعم ہیں۔ ۴، محمد اکبر جس کی والدہ خولہ بنت ایاس بن جعفر حنفیہ ہیں۔ (اس بات کو دار قطنی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔) آپ کی مادری بہن رعوانہ بنت ابو مکمل فقاریہ ہیں۔ بعض نے کہا ہے بلکہ آپ کی ماں یمامہ کی قیدیوں میں سے تھیں جو علیؑ کے عقد میں آئی۔ جو بنو حنیفہ سندیہ سوداء کی لونڈی تھیں، بعض نے کہا کہ ابوبکر نے علیؑ کو حنیفہ دی تھی جو محمد کی ماں ہیں۔ جو بنو حنیفہ کی قیدیوں میں سے تھی (۵) عبداللہ جس کو مختار نے قتل کیا (۶) ابوبکر جو امام حسین علیہ السلام کیساتھ شہید ہوئے۔ ان دونوں کی ماں لیلیٰ مسعود بن خالد نہشلی تھیں، یہ وہ مستورہیں جن سے عبداللہ بن جعفر نے اپنے چچا کے انتقال کے بعد شادی کی، علیؑ کی زوجہ اور آپ کی بیٹی بیک وقت آپ کے عقد میں تھیں۔ ۷) عباس الاکبر (۸) عثمان (۹) جعفر (۱۰) عبداللہ امام حسینؑ کیساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ ان کی ماں

ابنها وأم محمد بني عبد الله ابن جعفر. فهم إخوة عبد الله وأبي بكر ابني علي لأمهما ذكره الدارقطني والعباس الأكبر. و، عثمان. و جعفر. و، عبد الله. قتلوا مع الحسين أيضاً. أمهم أم البنين بنت حزام بن خالد الوحيدية ثم الكلابية. و، محمد الأصغر. قتل مع الحسين أيضا أمه أم ولد. ويحيى. وعون أمهما أسماء بنت عميس. فهما أخوا بني جعفر بن أبي طالب وأخوا محمد ابن أبي بكر لأمهم. وعمر الأكبر أمه أم حبيب الصهباء التغلبية. سبية سباها خالد في الردة فاشتراها علي. ومحمد الأوسط. أمه بنت أبي العاص

ام البنین بنت حزام بن خالد وحیدیہ ثم کلابیہ (۱۱) محمد اصغر حسینؓ کیساتھ شہید ہوئے آپ کی والدہ ام ولد ہے (۱۲) یحییٰ (۱۳) عون، دونوں کی ماں اسماء بنت عمیس ہیں (۱۴) عمر الاکبر آپ کی والدہ ام حبیب صہباء تغلبیہ ہیں، جو لونڈی تھیں، ان کو جنگ ردہ میں خالد نے گرفتار کیا تھا. حضرت علیؓ نے اس کو خرید لیا تھا محمد اوسط جس کی ماں ابو العاص کی بیٹی ہیں۔

ذكر الإناث

أم كلثوم الكبرى. و، زينب الكبرى شقيقتا الحسن والحسين. وبقية. شقيقة عمر الأكبر. و، أم الحسن. و، رملة الكبرى أمهما أم سعد بنت عروة بن مسعود الثقفي و أم هانئ. وميمونة. و، رملة الصغرى و، زينب الصغرى. و، أم كلثوم الصغرى و، فاطمة. و، أمامة. وخديجة. و، أم الحكم. و، أم سلمة. و، أم جعفر. و

حضرت کی لڑکیاں

۱۸ بیٹیاں

(۱) ام کلثوم کبریٰ (۲) زینب کبریٰ، امام حسنؓ اور حسینؓ کی حقیقی بہنیں (۳) رقیہ عمر اکبر کی حقیقی بہن (۴) ام الحسن (۵) رملہ الکبریٰ دونوں کی والدہ ام سعد بنت عروہ بن مسعود ثقفی ہے (۶) ام ہانی (۷) میمونہ (۸) رملہ الصغریٰ (۹) زینب الصغریٰ (۱۰) ام کلثوم صغریٰ (۱۱) فاطمہ (۱۲) امامہ (۱۳) خدیجہ (۱۴)

حـ ... و نقيه . لأمهات أولاد شتى . ذكر
ها ابن قتيبة وصاحب الصفوة
وعقبه من الحسن والحسين ومحمد بن
الحنفية وعمر والعباس
وتزوج بنات علي بنو عقيل وبنو العباس
ماخلا زينب بنت فاطمة كانت تحت عبد الله
بن جعفر ، وأم كلثوم بنت فاطمة كانت تحت
عمر بن الخطاب ، فمات عنها ، فتزوجها بعده
محمد بن جعفر بن أبي طالب . فمات عنها فتزو
جها بعده عون بن جعفر بن أبي طالب ، فماتت
عنده ، وأم حسن تزوجها جعفر بن هبيرة
المخزومي ، وفاطمة تزوجها سعد بن الأسود
من بني الحارث . والله أعلم

ام الکرام (۱۵) ام سلمہ (۱۶) ام جعفر (۱۷)
جمانہ (۱۸) تقیہ ، حضرتؑ کی لونڈیوں سے مختلف
اولادیں تھیں۔

مندرجہ ذیل فرزندوں سے آپ کا سلسلہ
نسب چلا ، امام حسنؑ ، امام حسینؑ ، محمد بن حنیفہ ،
عمر اور عباس ، علیؑ کی بیٹیوں کی شادی عقیل اور
عباس کے بیٹوں سے ہوئی ۔ زینب بنت
فاطمہؑ کی شادی عبداللہ بن جعفر سے ہوئی ، ام
کلثوم کی شادی محمد بن جعفر سے ہوئی ۔ محمدؑ کی
موت کے بعد عون بن جعفر بن ابی طالب سے
شادی کی ، ام حسن سے جعفر بن ہبیرہ مخزومی
نے اور فاطمہ سے سعد بن اسود نے جو جس کا تعلق
بنی حارث سے تھا ، شادی کی ۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
صلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

حررہ

محمد شریف عفی اللہ عنہ
۸۵ ۔ شمس آباد کالونی ، ملتان ، پاکستان
۱۲ ، جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۰ ، اگست ۱۹۷۸ء

صحت نامہ

غلط	درست	صفحہ	سطر
بن	بنت	۸	۱
فجندی اور سجلینی	جندی اور سلفی	〃	۸
طا	طائی	〃	۱۰
حبیب مری	حبیب بن مری	۹	۱۷
اپنی	آپکی	۱۰	۲۰
کر دیا کہو	کر دیا، کہا، کہو	۱۲	۱۹
ابوتراب پر ہے	ابوتراب پر	۱۲	۹
فجندی	جندی	۱۴	۹
رواتے	اتے	۱۵	۱۱
ایک	×	〃	۱۷
میں علیؑ	میں نے علیؑ	〃	۱۹
اگر	آپ کے	۱۶	۹
ریش	ریش	۱۶	۱۵
شبیبی	شعبی	〃	۱۶
آپ کا لڑکا	آپ کا ایک لڑکا	۱۹	۱۰
اے	×	۲۰	۱۳
اول المومنین	اول المسلمین	〃	۱۴
راوی	مروی	۲۱	۱
پہلے لایا	پہلے اسلام لایا	〃	۷
سلیمان	سلمان	〃	۱۲
نقول	منقول	〃	۱۵
اس شخص	اس شخص کے	۲۴	۲۰
کے ساتھ	×	۲۵	〃
اقائم	اقام	۲۷	۷
کے علیؑ	کے بعد علیؑ	۲۷	۸
پلنے والے	پالنے والے	۲۹	۲
تشریف	تشریف لائے	۳۰	۱
پاس شخص	پاس اس شخص	۳۱	۲۰
ملازمت	ملامت	۳۱	۱۸
بھیج جو تمہارے اور جو	بھیج جو تمہارے اور	۳۱	۱۹
جنگلوں	جنگوں	۳۳	۱
علیؑ گالیاں	علیؑ کو گالیاں	۳۶	۱۴
میرے بعد	تیرے بعد	۳۹	۲
بعض	بغض	۴۵	۵

غلط	درست	صفحہ	سطر
بعض	بغض	۴۵	۱۳
تم تمہارا بھائی ہو	میں تمہارا بھائی	۵۰	۳
بات کے تیار	بات کیلئے تیار	۵۱	۱۴
ہاتھ پر مارا	ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا	〃	۲۰
عبداللہ بن عمر	عمر بن عبداللہ	۵۲	۱۳
حدیث	سے	۵۷	۱
مدت	موت	〃	۶،۴
حضرت نے	حضرت عمر نے	[illegible]	۱۱
عن	عنہ	〃	۳
جہنم کو پل صراط کو	پل صراط کو جہنم پر	۶۳	۱۶
انہ	جعرانہ	۶۶	۲۰
نبی	بن کر	۶۷	۲۰
انہ	جعرانہ	۶۸	۱۱
سورۂ برأت	سورۂ برأت کی	۶۹	۲۴
غزالمعجلین	غزالمجلین	۷۳	۵
غزالمجلین	غزمجلین	〃	۱۴
آنحضرت کی	×	۷۵	۴
ایک	آپ	〃	۱۷
ان کو	تو	۷۶	۶
دوست علی کو	دوست کو	۷۷	۱۹
گھوڑا	کہا، گھوڑا	۸۰	۶
فرمایا	فرمایا، ہاں	〃	۲۲
مردود کی	مردود سے	۸۱	۷
ریجھ	الجھ	۸۲	۷
اپنی	آپکی	۸۴	۱۴
اس ارحام کو ملایا	اس نے ارحام کو ملایا	۸۷	۱
مجھے نے	مجھے اللہ نے	〃	۲۲
نصب	نسب	〃	۵
تم دونوں کو	تم دونوں سے	۸۸	۲۳
جس کے	جس کے ہاتھ پر	۹۰	۶
جائیں	جائیں فرمایا	〃	۲۰
ٹکرے	ٹکڑے	۹۵	۳
نیزہ لگا	نیزہ لگاتا	〃	۱۰
کل	فرمایا کل	۹۶	۱۳

غلط	درست	صفحہ	سطر
طرف	طرف بھیجا	۹۸	۲
اشوب چشم	آشوب چشم میں	۹۸	۱۲
خصوصیات	خصوصیت	۱۰۰	۱۵
کو ذلیل	اس کو ذلیل	۱۰۲	۱۷
نے	نے فرمایا	۱۰۳	۵
ان	×	〃	۸
کمرے	خیمے	〃	۱۳
جوز کو	جن کی	〃	۱۵
لگایا	میری آنکھ میں لگایا	۱۰۴	۷
اور مجھے	جب مجھے	〃	۱۲
ایسا شخص	ایسا شخص جدا	۱۰۶	۴
نعمر	معمر	۱۰۹	۹
نازل پر	نازل ہونے پر	۱۱۱	۸
عمر نے فرمایا	عمر نے عرض کیا	〃	۱۰
ماسوائے علی	×	۱۱۲	۱۸
رسول اللہ	رسول اللہ نے	۱۱۳	۲
کے حکم	ارشاد	〃	۴،۳
عمر	×	〃	۲۴
میں ضرار	میں نے ضرار	۱۱۵	۱۳
بڑھ	بڑھے	۱۱۷	۷
تنفس	متنفس	۱۱۸	۱۶،۱۳
دریافت	دریافت کرو	۱۲۱	۱۵
لور	لوار	۱۲۴	۱۵
نہ ہوا	ہوا	۱۲۷	۵
عمر علیہ السلام	علی علیہ السلام	۱۳۱	۹
ہدایت	ایت	۱۳۲	۲۱
کے	کے پاس	۱۳۵	۱۶
سب	بہت	۱۳۷	۹
ماننے	اس نے ماننے	۱۳۶	۹
دیت	ایت	[illegible]	۱
دیت کو دوسری ریت	آیت کو دوسری آیت	〃	۶
اکھاڑ کیا	اکھاڑ دیا	۱۴۲	۱۷
حاکمی نے علی	حاکمی نے کہا	〃	۱۰
سے پہلے قیامت میں حساب ہوگا	سب سے پہلے قیامت میں حساب لیا جائیگا	۱۴۴	۶

غلط	درست	صفحہ	سطر	غلط	درست	صفحہ	سطر	غلط	درست	صفحہ	سطر
لوا راحمد کے	لوا احمدؐ آپ	۱۴۹	۵	صرار	ضرار	۱۷۳	۱۰	بوجھ	بوجھ ختم	۱۸۴	۱۶
صی	حتی	۱۵۱	۱	اگر	اگر بیان	″	۱۳	نیکر	نکیر	۱۸۵	۶
صہ	طرح	۱۵۲	۴	مساکین	قوی	۱۷۴	۹	دیا	×	۱۸۹	۱۴
تم نے	تم یہ	۱۵۳	۱۲	صاحب نفل	صاحب فضل	۱۷۵	۷	طرف	طرف دیکھتے رہتے	۱۹۵	۴
طوال نے	طوال میں	″	۱۴	میں حضرت	میں نے حضرت علیؑ	۱۷۷	۹	پاس	پاس لے گئے	۱۹۶	۱۷
اپنی	آپ کی	۱۵۴	۷	صحبت	محبت	۱۷۸	۸،۶	ہو	ہو کہا	۱۹۷	۷
نے محمدؐ	نے کہا محمدؐ	۱۵۵	۱۰	رکھا	رکھا اس نے مجھ سے	″	۱۲	آپ	آپ کو	۲۰۰	۱
بالغہ	نابغہ	″	۱۴		بغض رکھا			ابوہراء	ابوالزہراء	۲۰۱	۱
ولی	ولی اللہ	۱۶۰	۱	دلوں	دونوں	″	۱۴	حضری	حضرمی	″	۱۰
ہوئی	کی	۱۶۱	۴	گا	بغض رکھے گا	۱۷۹	۵	عمر بن	عمر بن سعید	۲۰۲	۱۶
[illegible]	[illegible]	۱۶۴	۱۰	حقلی	×	۱۸۰	۶	بعلام	کلام	۲۰۴	۳
جا جنتی	جنتی	۱۶۵	۱۷	ہے	نے	″	۱۱	اب	تقوتقی	۲۰۵	۱۵
اس امت	آپ اس امت کے	۱۶۶	۱۰	منافقین	منافقین	″	۱۷	محمد بن جعفر	جعفر بن محمد	۲۱۷	۷
کو تفسیر	کی تفسیر	″	۱۶	ہے	ہے جس طرح آگ لکڑی کو	۱۸۱	۱۰	ابجر	ابوابجر	۲۲۳	۱۱
ذوالقرنین	ذوالقرنین نے	″	″	صحبت	محبت	۱۸۲	۲	کرے گا	کرے گی	۲۴۶	۶
عنبر	×	۱۶۹	۳	سنا	سنائی	۱۸۳	۵	رقم کا	تو	۲۶۵	۱۲
کا	اس کا	۱۷۲	۱۳	موثرہ	حوثرہ	۱۸۴	۱۰				

فوق بلگرامی کی اہم تصانیف

اسوۃ الرسول (اول) — سراج المبین فی تاریخ امیر المومنین

اسوۃ الرسول (دوئم) — ذبح عظیم

اسوۃ الرسول سوئم) — ماثر الباقریہ

اسوۃ الرسول (چہارم) — آثار جعفریہ

الزہراءؑ — در مقصود

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DVD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE